خلیفۂ اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان

قبالۂ بخشش

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مدّاحُ الحبیب
مولانا محمد جمیل الرحمٰن رضوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

قبالۂ بخشش
خلیفۂ اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان
قبالۂ بخشش
۱۳۴۰ھ
عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی
مَدّاحُ الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمٰن رضوی
پیش کش
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

نام کتاب: قبالۂ بخشش

کلام : مَدّاحُ الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ

پہلی بار : جمادَی الآخرہ ۱۴۴۰ھ، فروری 2019ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

01	❀…… کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	❀…… لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 042-37311679
03	❀…… سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	❀…… میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	فون: 05827-437212
05	❀…… حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	❀…… ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	❀…… راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	❀…… نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	❀…… سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	❀…… گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441919
11	❀…… گجرات: مکتبۃ المدینہ سیالہ (قوبارہ چوک)	فون: 053-3021911

Email: ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: " نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر طبرانی، ٦/١٨٥، الحدیث ٥٩٤٢، داراحیاء التراث العربی بیروت)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

"کلامِ جمیل" کے 8 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی آٹھ نیتیں

۞ ہر بار حمد و ۞ صلوٰۃ اور ۞ تعوّذ و ۞ تسمیہ سے کتاب کا آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی عربی عبارت پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ و ۞ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے اس کتاب کا مُطالَعہ کروں گا ۞ دوسروں کو یہ کتاب خریدنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ۞ اس کتاب کے مُطالَعے کا ساری امت کو ایصالِ ثواب کروں گا۔

"تصوُّرِ مدینہ کیجئے" کے 14 حُروف کی نسبت سے نعت پڑھنے کی چودہ نیّتیں

۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ۞ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے ۞ حَتَّی الْوَسع باوُضو ۞ قبلہ رُو ۞ آنکھیں بند کیے ۞ سر جھکائے ۞ گنبد خضرا ۞ بلکہ مَکینِ گنبد خضرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصور باندھ کر نعت شریف پڑھوں ۞ سنوں گا ۞ کسی کی آواز بھلی نہ لگی تو اس کو حقیر جاننے سے بچوں گا ۞ مذاقاً کسی کم سُریلی آواز والے کی نقل نہیں اُتاروں گا ۞ نعت خواں زیادہ اور وقت کم ہوا تو مختصر کلام پڑھوں گا ۞ دوسرا صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوگا تو بیچ میں پڑھنے کی جلدی مچا کر خود شروع نہ کرکے اس کی ایذا رسانی سے بچوں گا ۞ انفرادی کوشش یا مائیک کے ذریعے دعوت اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلے، مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دوں گا۔

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنّتوں بھرا بیان "نیّت کا پھل" اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب فرمائیں۔

”نعتِ رسولِ پاک“ کے 10 حُروف کی نسبت سے نعت سننے کی دس نیّتیں

۞ اللہ عزّوجلّ اور رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کے لیے ۞ حَتَّی الْوَسْع باوُضو ۞ قبلہ رُو ۞ آنکھیں بند کیے ۞ سر جھکائے ۞ دوزانو بیٹھ کر ۞ گنبدِ خضرا ۞ بلکہ مکینِ گنبدِ خضرا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا تصور باندھ کر نعت شریف سنوں گا ۞ رونا آیا اور رِیا کاری کا خدشہ محسوس ہوا تو رونا بند کرنے کے بجائے رِیا کاری سے بچنے کی کوشش کروں گا ۞ کسی کو روتا تڑپتا دیکھ کر بدگمانی نہیں کروں گا۔

”نعت خوانی“

نعت خوانی حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ثناخوانی اور محبت کی نشانی ہے اور حضور پُرنور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ثناخوانی اور محبت اعلٰی درجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا جب بھی اجتماعِ ذکرو نعت میں حاضری ہو تو با اَدب رہنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' المدینۃ العلمیۃ '' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت ﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتب ﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتب ﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کتب ﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج[1]

---

1 ...تادمِ تحریر (محرم الحرام ۱۴۴۰ھ) ان شعبوں کی تعداد 15 ہو چکی ہے: ﴿7﴾ فیضانِ قراٰن ﴿8﴾ فیضانِ حدیث ﴿9﴾ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت ﴿10﴾ فیضانِ صحابیات وصالحات ﴿11﴾ شعبہ امیرِ اہلسنّت ﴿12﴾ فیضانِ مدنی مذاکرہ ﴿13﴾ فیضانِ اولیا وعلما ﴿14﴾ بیاناتِ دعوتِ اسلامی ﴿15﴾ رسائلِ دعوتِ اسلامی۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رِسالت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مَدّاحُ الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمٰن رَضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، واعظِ خوش بیاں، مَدّاحُ الحبیب، حضرت مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت بریلی شریف (یو۔پی، ہند) میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم وتربیت والدگرامی حاجی عبدالرحمٰن خان چشتی نظامی کے زیرسایہ ہوئی، پھر بریلی شریف کی معروف دینی درس گاہ مدرسہ منظرالاسلام میں تعلیم حاصل کی۔ بیعت وخلافت کا شرف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے حاصل کیا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ نعت گوشاعر، واعظِ خوش بیاں اور بہترین مصنف تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے سے قبل آپ کے معمولات عام نوجوانوں کی طرح تھے، ایک دن والدِ گرامی آپ کو لے کر بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ حضور! ان پر نگاہِ کرم فرما دیجئے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے آپ پر نگاہِ ولایت فرمائی اور اپنے پاس سے کھانے کے لیے کوئی چیز

دی، آپ نے تناول فرمائی، اس کی برکت سے دل کی دنیا زیروزبر ہوگئی اور دل علم وتصوُّف کی طرف مائل ہوگیا۔ آپ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت بابرکت میں رہنے لگے اور خوب اِکتسابِ فیض کیا۔ دیگر عُلوم وفُنون کے علاوہ نعتیہ شاعری کا فن خاص طور پر آپ سے سیکھا۔ پھر استاذِ زمن، شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے سامنے بھی اس فن میں زانوے تلمُّذ تہہ کیے۔ آپ ایک اچھے نعت گو شاعر کے علاوہ ایک منفرد نعت خواں بھی تھے اور بہت ہی خوش اِلحانی سے بارگاہِ رسالت میں گُلہائے عقیدت پیش فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو "مدّاحُ الحبیب" کا خطاب عطا فرمایا تھا (یعنی حبیبِ کبریا کی نعت وتوصیف کثرت سے بیان کرنے والا) جس پر آپ کو بڑا ناز وتمکنت تھا اور ہونا بھی چاہیے کہ انہیں نُفوسِ قُدسیہ کے روحانی فیضان سے آپ کو چار دانگِ عالم میں شہرتِ دَوام حاصل ہوئی، آپ نے اپنے نعتیہ دیوان میں اس خطاب کا اس طرح ذکر کیا ہے:

کردیا تیرا لقب مُرشد نے مدّاحُ الحبیب
کر جمیلِ قادری مِدحت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

۷ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ/ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء میں امامِ اہلسنت مجدد دین و

ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جماعت رضائے مصطفےٰ کا قیام فرمایا تھا آپ اس کی مجلس شوریٰ اور شعبۂ تبلیغ و ارشاد کے رکن اور واعظ و مُبلّغ جماعت کے عہدے پر فائز رہے۔آپ کی تالیفات میں حیاتِ ذاکر، کفیلِ بخشش، برکاتِ قادریت اور نعتیہ دیوان قبالۂ بخشش وغیرہ علمی یادگار ہیں جن میں قبالۂ بخشش کو لازوال شہرت حاصل ہے۔آپ نے اپنے دور میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں اور فتنہ سامانیوں کا بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو مُرتد بنانے والی شُدھی تحریک کے خلاف مختلف علاقوں کا دورہ فرمایا اور مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے نبرد آزما رہے،آپ کی برکت سے مسلمانوں کو تحفظِ ایمان اور تجدیدِ ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں وِصال پُرملال ہوا،آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار مبارک قبرستان بہاری پور سوِل لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف میں استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پہلو میں ہے۔اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،ص۱۳۲۔برکاتِ قادریت ،ص۱۵۔تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت،ص۲۷۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پیش لفظ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَدّاحُ الحبیب، حضرت مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ممتاز عالم دین، صاحبِ قلم مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ نعت گوشاعر اور خوش اِلحان نعت خواں بھی تھے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہونے اور استاذِ زمن، شہنشاہِ سخن علامہ مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے تلمیذ ارشد ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام بھی مُنفرد و اَعلیٰ اور جملہ شرعی خامیوں اور لَغزِشوں سے پاک وصاف ہے۔ آج عالمِ اسلام میں جہاں مولانا امام احمد رضا خان، مولانا حسن رضا خان اور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمَنّان کے نعتیہ کلام کی دھوم مچی ہوئی ہے، وہیں مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے نعتیہ نغمات کا بھی چار دانگِ عالم میں شُہرہ ہے، آپ کا کلام بھی نعت خوانی کی بابرکت محافل ومجالس میں نہایت ذوق وشوق اور محبت و اُلفت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے بعض اَشعار تو بہت مشہور اور زبان زدِ خاص

وعام ہیں: ؎

آنکھوں کا تارا نامِ محمد دل کا اجالا نامِ محمد

یَارَسُوْلَ اللّٰہ آکر دیکھ لو یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

اور یہ سلام تو بے حد مشہور و معروف ہے:

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام

زینتِ عرشِ مُعلّٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام

میں وہ سُنّی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد

میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت گوئی میں فَنّی محاسن سے زیادہ یہ بات ضروری اور اہم ہے کہ ہر شعر شریعت کی حدود میں رہ کر کہا گیا ہو اور بارگاہِ رسالت کے آداب کا بھرپور خیال رکھا گیا ہو، ملفوظات شریف میں امام اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دَھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان

میں کمی وگستاخی) ہوتی ہے، البتہ ''حمد'' آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ''حمد'' میں ایک جانب اَصلاً حد نہیں اور '' نعت شریف '' میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔''

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ٢/ ٢٢٧، مکتبۃ المدینہ)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: نعتیہ شاعری ہر ایک کا کام نہیں اور چونکہ کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پَرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیت نہیں ہوتی لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ مُستَنَد علمائے اہلسنت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً ''نعتِ رسول'' کے سات حروف کی نسبت سے سات اَسمائے گرامی حاضر ہیں ﴿١﴾ امام اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (حدائقِ بخشش) ﴿٢﴾ استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (ذوقِ نعت) ﴿٣﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی (قبالۂ بخشش) ﴿٤﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (سامانِ بخشش) ﴿٥﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجۃ الاسلام حضرتِ مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (بیاضِ پاک) ﴿٦﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی (ریاضِ نعیم) ﴿٧﴾ مُفسِّرِ شہیر حکیم

الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان (دیوانِ سالک)۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۶، مکتبۃ المدینہ)

ان نُفوسِ قُدسیہ کے لکھے ہوئے کلام پڑھنے اور سننے میں ایک عجیب لطف وسُرور حاصل ہوتا ہے، طبیعت پر ایک کیفیت طاری ہوتی اور دلوں کو محبتِ رسول کی لذت اور چاشنی ملتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس " المدينة العلمية " ان تمام بزرگوں کے مذکورہ کلام، دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں شائع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں حدائقِ بخشش، بیاضِ پاک، ذوقِ نعت اور سامانِ بخشش طبع ہوکر منظرِ عام پر آچکے ہیں اور اب مدّاح الحبیب حضرت مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی برکاتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا کلام " قبالۂ بخشش " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۞ قبالۂ بخشش پر کام کے لیے ان قدیم نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے:
(1) حسنی پریس محلّہ سوداگراں بریلی ہند (2) مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور (فیصل آباد) (3) ضیاء الدین پبلیکیشنز باب المدینہ کراچی (کسی بھی مطبوعے پر سن طباعت نہیں لکھا لیکن مکتبہ نوریہ رضویہ والے مطبوعے کے آخر میں کتابت کا جو سن لکھا ہے وہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ ہے اور اس کی قیمت اور حسنی پریس بریلی شریف کے مطبوعے کی

قیمت میں زیادہ فرق نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں مطبوعے ۱۳۷۵ھ کے آس پاس کے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَاب) ۞ کمپیوٹر کمپوزنگ کے تقابل کے دوران مطبوعوں کے اِختلاف کو حواشی کی صورت میں بیان کیا گیا ہے ۞ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے کی گئی ہے ۞ کلام کے پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے ۞ جا بجا الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بالخصوص امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں اُنہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوْضُھُم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مُطّلع فرمائیے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینة العلمیة" اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ

حمد ہے اس ذات کو جس نے مسلماں کردیا

حمد ہے اُس ذات کو جس نے مسلماں کردیا
عشقِ سلطانِ جہاں سینہ میں پنہاں کردیا

جلوۂ زیبا نے آئینے کو حیراں کردیا
مہر و مہ کو اُن کے تلووں نے پشیماں کردیا

اے شہِ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظِ کُن سے پیدا ساز و ساماں کردیا

کیا کَشِش تھی سَروَرِ عالم کے حُسنِ پاک میں
سیکڑوں کُفّار کو دَم میں مسلماں کردیا

ہوگئی کافور ظُلمت دِل مُنوّر ہوگئے
جس طرف بھی اُس نے اپنا رُوئے تاباں کردیا

نعمتِ کونین دے کر ان کے دَستِ پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے ان کا مہماں کردیا

یاد فرما کر قَسَم حق نے زمینِ پاک کی
خاکِ نعلِ مصطفٰے کو تاجِ شاہاں کردیا

دُور ہی سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھ کر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کردیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرّے کو اپنے ماہِ تاباں کردیا

سیکڑوں مُردہ دلوں کو نُورِ ایماں بخش کر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کردیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تیری ابرِ کرم
مِثلِ گُل صُبحِ قِیامت ہم کو خنداں کردیا

یارَسولَ اللّٰہ اَغِثْنِیْ وقت ہے اِمداد کا
نفسِ کافر نے مجھے بےحد پریشاں کردیا

تیری نُصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہے
نجدیوں نے یانبی لاکھوں کو شیطاں کردیا

ہے جمیلؔ قادری پر فضلِ اللّٰہ و رسول
تیرا مُرشد حضرتِ اَحمد رضا خاں کردیا

قبول بندۂ در کا سلام کرلینا

قبول بندۂ دَر کا سلام کرلینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کرلینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطفِ تام کرلینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دلوں پہ نقش محمد کا نام کرلینا

مِلا ہے خوب ہی نسخہ گناہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کرلینا

تمہارے حُسن میں رکھ کر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کرلینا

یہ ہے حضور کا ہی مرتبہ شبِ معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کرلینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا مُیَسَّر کلام کرلینا

خدا نے کہہ دیا محبوب سے کہ محشر میں
گناہگاروں کا تم اِنتظام کرلینا

ہے نَزْع و قبرْ و قِیامت کا خوف اگر تم کو
تو وِردِ نامِ نبی صبح و شام کرلینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو اُن سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اِک سلام کرلینا

جمیلِ قادری اُٹھو جو عزمِ طیبہ ہے
چلو یہ عُمْر وَہیں پر تمام کرلینا

ھے ذکر میرے لب پر ھر صبح و شام تیرا

ہے ذِکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رُخ کا جلوہ
ہر کان سُن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائبِ خدا ہے محبوبِ کبریا ہے
ہے مُلک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھ کو قدرت ہر اک عطا کی
اِک معجزہ ہے پیارے یُحْیِ الْعِظَام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوا دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھ کو بھی کوئی ٹکڑا ہے جُود عام تیرا

اے پیاری پیاری زُلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھ کو غلام تیرا

اے مُجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا تکیں گے روزِ قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہِندی غلام تیرا

فریاد سننے والے لِلّٰہ شاد کردے
بیکس تڑپ رہے ہیں لے لے کے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آ کر صبا یہ کہہ دے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دستِ عطا میں تیرے رحمت کی کُنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

اِنس و مَلَک کو کیا ہو معلوم تیری رِفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
اَقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی اِمام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے
مکہ ہے تیرا مَولِد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دَم محبوب ہو خدا کا
گر صدقِ دِل سے کہ دے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ تیرا منکر مَردُودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھے گی اُتنی

منظور ہے خدا کو اِحترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے

بخشش کو عاصیوں کی یہ اِہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا

نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

دُشوار گو بہت ہے راہِ صِراط لیکن

اِک پل میں طے کریں گے ہم لے کے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھ کو جمیلِؔ رضوی

ہو جائے اُن کے دَر پہ قِصّہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اِکا تمہارا

دو عالَم میں روشن ہے اِکّا تمہارا
ہوا لامکاں تک اُجالا تمہارا

نہ کیوں گائے بُلبل ترانہ تمہارا
کہ پاتی ہے ہر گُل میں جلوہ تمہارا

زمیں والے کیا جانیں رُتبہ تمہارا
ہے اُونچا فلک سے پھریرا تمہارا

پڑھا بے زبانوں نے کلِمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

چُھڑائے گا غم سے اِشارہ تمہارا
اُتارے گا پُل سے سہارا تمہارا

تمہیں ہو جوابِ سُوالاتِ محشر
تمہیں کو پکارے گا بندہ تمہارا

فَتَرْضٰی کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

مرے پاس بخشش کی مہری سَنَد ہے
یہ کہتا ہے خطِ شَفیعا تمہارا

پھریں کس لیے تِشنہ کامانِ محشر
ہے لَبریز رحمت کا دریا تمہارا

بہت خوش ہیں عُشّاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارا تمہارا

نہیں ہے اگر زُہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولیٰ تمہارا

ہو تم حاکم و فاتِحِ بابِ رحمت
کہ ہے وَصْف اِنَّا فَتَحْنَا تمہارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکما تمہارا

جو اَنبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہادے گا اِک دم میں اَبلا تمہارا

ڈرے آفتابِ قیامت سے کیونکر
جو بندہ ہوا میرے آقا تمہارا

بنایا تمہیں حق نے مُختار و حاکم
وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا

کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارہ تمہارا

مُیَسَّر کسی کو نہیں ایسی رِفعت
کہ جیسا ہُوا پایہ بالا تمہارا

رَفَعْنَا کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نامِ والا تمہارا

قبائل کے حصے کِیے جب خدا نے
کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمہارا

اَذانوں میں خطبوں میں شادی وغم میں
غرض ذِکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

یہ فرشِ زمیں ہے تمہاری ہی خاطر
بنا ہے سما شامیانہ تمہارا

مُنَوَّر ہوا آسمانِ رِسالت
اُجالا ہے ایسا دِل آرا تمہارا

بھرے اس میں اَسرار و علمِ دو عالم
کُشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا

بحکمِ خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا

تمہاری صِفَت حق نے فرمائی شاہِد
ہر اِک جا ہے موجود جلوہ تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر
لقب ہے سِرَاجًا مُّنِیْرا تمہارا

جسے حق کے دِیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرہ تمہارا

خدا ہم کو بخشے وہ چشمِ خدا بیں
رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمہارا

کیا تم کو نورِ مُجَسَّم خدا نے
زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمہارا

کمالوں کا مَخْزَن جمالوں کا گلشن
خدا نے بنایا گھرانا تمہارا

دِلِ پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا

وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق
ہُوا جو بھی دنیا میں بندہ تمہارا

صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا

شبِ وَصل میں اَنبیا و مَلک نے
پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمہارا

گُمی عقلِ کونین رازِ دَنیٰ میں
سمجھ میں نہ آیا مُعَمّا تمہارا

مُبَدّل ہوئے اَنبیا کے صحائف
مُحَرّف نہ ہوگا صحیفہ تمہارا

ہوا کُفر کافور پھیلا اُجالا
قدم جب ہوا زیبِ دنیا تمہارا

جو عبد الصَّنَم تھے ہوئے بُت شکن وہ
سنا جب نبوت کا دعویٰ تمہارا

مُقدّر میں تھا جن کے اِیمان لانا
وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا

رَضاعت کے اَیام میں یہ حکومت
کہ تھا قُرصِ مہ اِک کھلونا تمہارا

شَہِ دِیں تمہاری وِلادت کے باعث
ہے جُمُعہ سے اَفضل دوشنبہ تمہارا

بُتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا
ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا

بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا
جو شاہا نہ ہوتا مدینہ تمہارا[1]

۱: مکتبہ نوریہ رضویہ کے مطبوعہ میں یہ مصرعہ یوں ہے: جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمہارا

جمادات نے دی تمہاری شہادت
پڑھا سنگریزوں نے کلِمہ تمہارا

صدا دے رہا ہے حَجَر موم ہو کر
مَہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا

تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم
ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا

اَزَل سے اَبَد تک دوعالَم پلیں گے
مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا

خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری
یہ عرش و فلک سب عِلاقہ تمہارا

غریبو سوائے درِ مصطفےٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا

فقیرو بجُز وَالیِٔ بیکساں کے
نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا

گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے
کہ بابِ اِجابت ہُوا وا تمہارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں
کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

کوئی بھیج دو ابرِ رحمت کا ٹکڑا
کہ ہم پر برس جائے جھالا تمہارا[1]

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی
ہے ہر سَمت رحمت کا دورا تمہارا

اُسی وقت دُھل جائیں عصیاں کے دفتر
شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمہارا

خدا نے بہت آستانے بنائے
مگر اَصل ہے آستانہ تمہارا

مَطالِب کا قِبلہ ہے گر سبز گنبد
مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا

---

[1]: ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعہ میں یہ مصرعہ یوں ہے: کہ ہم پر برس جائے جھارا تمہارا

یہ ہے دابِ شاہی کہ ربُّ العُلا نے
دِلایا مَلائک سے پہرہ تمہارا

سِوائے درِ پاک کے میرے داتا
بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا

مرے تن میں جب تک رہے سانس باقی
رَٹے جاؤں ہر وقت کلِمہ تمہارا

نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں مُنکر
جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا

کُھدا ہے مرے دل کی انگُشتری پر
وہ نامِ خدا نامِ والا تمہارا

نکیرین کیا مجھ سے سختی کریں گے
ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمہارا

تڑپ کر بصد شوق اُن سے کہوں میں
میں بے حد ہی ممنون ہُوں گا تمہارا

دُعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو دل میں اَحَد لب پہ کلِمہ تمہارا

خدا نے حیاتِ اَبد اس کو بخشی
اگر مرگیا کوئی شیدا تمہارا

دُعا ہے کہ جب قبر میں مجھ کو رکھیں
مدینے سے اُٹھ جائے پردہ تمہارا

سُوالِ نکیرین پر میں لحد میں
دِکھا دوں گا مولے یہ طُغرا تمہارا

دمِ نزع و قبر اور روزِ قیامت
غرض ہر جگہ ہے سہارا تمہارا

گرے سارے مُنکِر جہنم میں پل سے
نہ پھِسلا کوئی نام لیوا تمہارا

نہ حُوروں کا طالب نہ کچھ فکرِ جنت
دکھادے خدا مجھ کو صحرا تمہارا

عجب نکہت جانفِزا ہے تمہاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جُویا تمہارا

اسی سے ہوئے عنبر و مُشک مُشتَق
ہے خوشبو کا مَصدَر پسینہ تمہارا

جَلیں مُنکِرانِ قیام و وِلادت
رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمہارا

سنو مُنکِرانِ قِیام و مَحافِل
عَجَب رنگ کا ہے عقیدہ تمہارا

بتاتے ہو شِرک اور ہوتے ہو شامل
یہ ہے بےحیائی کا آنا تمہارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو نِدا آرہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا
دُرُود اُس پر ہو وہ حاکم بنا مُلکِ رِسالت کا

وہ ماحی کُفر و ظُلمت شِرک و بِدعات و ضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی اُمت کا

مَداوا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فُرقت کا
کہ دِیدارِ نبی مرہم ہے اس دِل کی جَراحت کا

اَثر کیا ہوسکے گا مِہرِ محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ اُن کی رحمت کا

کبھی دِیدارِ حق ہوگا کبھی نَظّارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامۂ عیدَین ہوگا دن قِیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذَرّہ ذَرّہ میں
شہنشاہِ مَدینہ تو ہے پَرتَو نورِ وَحدت کا

دَمِ آخر سرِبالیں خرامِ ناز فرماؤ
خدارا حال دیکھو مبتلائے دَردِ فرقت کا

دَمِ آخر سرِ بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوفِ مَرقَد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لے لو قافلہ والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارماں ہے مَدینے کی زیارت کا

مری آنکھیں مَدینے کی زِیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا میری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدَین سے بڑھ کر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد اُن کی تُربت کا

میں سمجھوں گا مری کِشتِ تمنا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد اُن کی تربت کا

کلی کِھل جائے گی دل کی جگر ہو جائے گا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد اُن کی تربت کا

میں سمجھوں گا ہُوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد اُن کی تربت کا

دِکھا دے فیضِ اُستادِ حَسَن حُضَّارِ محفل کو
جمیلِ قادری پھر ہو بَیاں پُرلُطف مِدحَت کا

خداوند جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا

خداوندِ جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا
تو عالَم کیوں نہ ہو بندہ ترے حُسن و مَلاحت کا

شَرَف حاصل ہوا سرکار تم سے جس کو بیْعَت کا
اُسے مُژدہ مِلا حق سے دُخولِ قصرِ جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مُرادیں لے کے جاتے ہیں
تمہارے دَر پہ اِک میلا لگا ہے اہلِ حاجت کا

جو ہاتھ اُٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطانِ رِسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گَرد اُٹھی
کہیں بُت ہو گئے اوندھے عجب عالَم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دَم میں خدا والے
زبانِ پاک سے جس دَم سنا دعویٰ نبوت کا

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانہ میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شِرک و ضَلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قَمَر پر ایک پَرتَو پڑ گیا تھا ان کی طَلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا سب اُمتوں سے فَضْل بڑھ کر تیری اُمت کا

اسی امید پر ہے زندگی عُشَّاقِ حضرت کی
کبھی تو عُمْر میں ہوگا نظارہ اُن کی تُربت کا

مرا دل ہے مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیبِ حق کی تربت کا

کرے گر اِستِغاثہ آپ کے دَر پر نہ یہ بندہ
تو پھر کس کو سنائے جا کے اَفسانہ مصیبت کا

تمہارے گیسوئے مُشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ جھالا اَبرِ رَحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رَسُوْلُ اللّٰہ کی چشمِ عنایت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائبِ رحمٰن نے دروازہ جنت کا

اِشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا

تعَالَی اللّٰہ بحکمِ حق فرشتے چرخ سے آ کر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

وہ ہے زورِ یَدُ اللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالَم میں
نہ کوئی اُن کی قوت کا نہ کوئی اُن کی طاقت کا

رہے گا روز افزوں آپ کا شُہرہ قیامت میں
بَلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غَزَل اِک اَور بھی پڑھ اے جمیلِ قادری رضوی
کہ تجھ پر فیض ہے احمد رضا پیرِ طریقت کا

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی نیابت کا

تو وہ ہے ظلِّ حق نورِ مُجسّم پرتَوِ قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی تیرے صدقے میں ہم سے نابکاروں نے
لقب قرآں میں پایا ہے خدا سے خیرِ اُمت کا

اُنھیں کیا خوف ہو عُقْبٰی کا اور کیا فِکْر دُنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انہیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریلِ اَمیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کرتو لیں اِک بار رِضواں میری جنت کا

رَجا و یاس و اُمید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رَسُوْلُ اللّٰہ کا جو ہوگیا رب ہوگیا اس کا
فقط ذاتِ مقدس ہے وسیلہ حق کی قُربت کا

بُلندیِ فلک کا جب کبھی مجھ کو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زِیارت کا

بجُز دِیدار جاسکتی ہے کیونکر تشنگی اُس کی
جو پیاسا ہے مرے مولا تری رُویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جانِ مشک وعنبر ہوں
کہ جن کے واسطے شانہ بنا ہے دستِ قدرت کا

عَبَث ہے اُس کو اہل بیت سے دعویٰ محبت کا
جو مُنکِر ہوگیا صدیقِ اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہے گا بول بالا اہلسنّت کا

ابوجہلِ لعیں عالَم ہے جس کے کُفر پر شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شانِ رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھ کر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
بروزِ حشر لے کر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تُخمِ بُوجہلِ لعیں کا ایک پودا ہے
ثَمَر لاتا ہے محبوبِ الٰہی کی عَداوت کا

علومِ غیب کا مُنکِر تری تنقیص کا جُویاں
وہابی بن گیا پُتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیلِؔ قادری کی یانبی اتنی تمنا ہے
چُھپالے روزِ محشر اس کو دامن تیری رحمت کا

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا

وہ حُسن ہے اے سیدِ اَبرار تمہارا
اللّٰہ بھی ہے طالبِ دِیدار تمہارا

محبوب ہو تم خالقِ کُل مالکِ کُل کے
کیوں خَلْق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرتِ یوسف
اللّٰہ کا دِیدار ہے دِیدار تمہارا

اللّٰہ نے بنایا تمہیں کونین کا حاکم
اور رکھا لقب احمدِ مختار تمہارا

بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دل سے کوئی گر نام لے اِک بار تمہارا

اُمت کے ہو تم حامی و غمخوار طرفدار
اللّٰہ تعالیٰ ہے طرفدار تمہارا

تم اوّل و آخر ہو تمہیں باطن و ظاہر
رب کرتا ہے یہ مرتبہ اِظہار تمہارا

کیا جانیے مَا اَوْحٰی میں کیا راز ہیں مُخفی
تم جانتے ہو یا وہی ستّار تمہارا

تم پیارے نبی نورِ جلی سِرِّ خفی ہو
اللّٰہ تعالیٰ ہے خبردار تمہارا

سر ہے وہی سر جس میں ترا دھیان ہے ہر آن
اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمہارا

جس کو مَرضِ عشق نہیں ہے وہ ہے بیمار
اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا

ہر وقت ترقی پہ رہے دَردِ محبت
چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا

دِل میں نہیں کچھ اس کے سوا اور تمنا
اللّٰہ دِکھا دے ہمیں دَربار تمہارا

یہ اَرض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ
سرکار نہیں کون نمک خوار تمہارا

ہر دَم ہے تمہیں اپنے غلاموں پہ عنایت
دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمہارا

بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں
دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمہارا

کیوں عرض کروں مجھ کو ہے اس چیز کی حاجت
سب جانتا ہے یہ دلِ بیدار تمہارا

بالیں پہ چلے آؤ دمِ نزع خدارا
دَم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمہارا

لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے
مرجائے اگر ہند میں بیمار تمہارا

پرواز کرے جسم سے جب رُوح تو دِل میں
اللّٰہ ہو اور لب پہ ہو اِقرار تمہارا

اُمت بھی تمہاری ہوئی اللّٰہ کو پیاری
اللّٰہ سے وہ پیار ہے سرکار تمہارا

اُٹھ جائے مدینے سے لَحد کا مری پردہ
میں دیکھ لوں وہ چاند سا رُخسار تمہارا

دن رات جو کرتے ہیں خطاؤں پہ خطائیں
بخشش کے لیے ان کی ہے اِصرار تمہارا

اللّٰہ نے وعدہ یہ کیا ہے شبِ معراج
دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا

جب تم کو بلایا شبِ معراج خدا نے
جبریل بنا غاشیہ بردار تمہارا[1]

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بُھلایا
ہے اُمتِ عاصی پہ عجب پیار تمہارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل اَفگار تمہارا
غمخوار تمہارا ہے وہ دلدار تمہارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمہارا
بیڑا ہوا اے اَہلِ سنن پار تمہارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہہ دو
سرکارِ مَدینہ ہے خریدار تمہارا

میدانِ قیامت میں بجُز ذاتِ مقدس
اور عاصیو ہے کون خریدار تمہارا

---

[1] : ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعہ میں یہ مصرعہ یوں ہے: جبریل بنا حاشیہ بردار تمہارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو آ پہنچا مددگار تمہارا

اَعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مُقابِل
جس وقت سجے حشر میں دَربار تمہارا

دنیا میں قیامت میں سرِ پُل پہ لَحد میں
دامن نہ چُھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا

اے کاش مَلائک سرِ محشر کہیں مجھ سے
لو دُھل گیا سب جُرموں کا طومار تمہارا

اَعدا کو جلانے کے لیے نارِ حسد میں
ہم ذِکر کیے جائیں گے سرکار تمہارا

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللّٰہ کا اِنکار ہے اِنکار تمہارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے اُنہیں رَبّ واحدِ قہّار تمہارا

بُلبل ہے جمیلِؔ رضوی اے گُلِ وَحدت
مِل جائے اسے رہنے کو گلزار تمہارا

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا

خدا نے اس قدر اُونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رُتبہ محمد کا

تجمّلِ حق اُترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کِیا کرتے ہیں جب اَہلِ سُنَن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انساں گزارے عُمر مِدحت میں
ثنا خواں ہے دوعالَم میں ہر اِک ذرّہ محمد کا

سِیہَ کاروں کی کیا گنتی کہ دَرگاہِ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈتے ہیں حضرتِ موسیٰ محمد کا

عدِیمُ المِثل و لاثانی ہے وہ ذاتِ مبارک یُوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظُلمتِ کُفر و ضلالَت بزمِ دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اِکّا محمد کا

کسی تیراک کو اُس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحرِ وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہِ مدینہ بادشاہِ ہفت کشور ہے
ہُوا اللّٰہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدُّق ایسی رِفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سناتے آئے مُژدہ حضرتِ عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمعِ باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دِل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مُقدر عرش کی تقدیر پر قرباں
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

رَفَعْنَا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پَھریرا عرشِ اَعظم پر اُڑا کس کا محمد کا

نہ کیونکر مُشک وعنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دستِ قدرت ہوگیا شانہ محمد کا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ سے یوں آواز آتی ہے
کُشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جن کی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھ کے ہر ذرّہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے اُن کے جلوے کو
کہ عالَم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بِلا وَصلِ نبی وَصلِ الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھ کر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے جو غلامِ مصطفٰے بندہ ہے شیطاں کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہُوا بندہ محمد کا

جمیلِؔ قادری ایسی سُنا رنگیں غزل کوئی
کہ بے خود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا

ہمارے دِل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پُتلی میں ہے جلوہ محمد کا

خَس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لیے تھا اے گنہگارو سیہ کارو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جس دم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامانِ محمد کے سروں سے بارِ عصیاں کو
اُڑا لے جائے گا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اَعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دُھلنے کے لیے چھینٹا محمد کا

نِدا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو اَبرِ رحمت جھوم کر اُٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامانِ عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط اِیما محمد کا

لَحد کا خوف کیوں ہو روزِ محشر کا ہو کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر لکھ کے میں طُغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جس دم تو کہہ دوں گا
بُرا ہوں یا بَھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر مُنہ پھیر لے جنت سے شیدائی
کہ ہے رَشکِ بہارِ خُلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائے گا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچے گا
مَدینے کی طرف دوڑے گا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تنِ خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں اَحد اور وردِ لب کلمہ محمد کا

نکالیں رُوح تن سے قابِضُ الْاَرواح جب آ کر
خدایا وِردِ لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھُوَ الْمُعْطِیْ وَاِنِّیْ قَاسِمٌ سے صاف ظاہر ہے
بٹے گا حَشر تک کونین میں باڑا محمد کا

نہیں موقوف کچھ اُن کی عطا اس ایک عالَم پر
ملے گا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیلِؔ قادری مشکل ہے مِدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیلِؔ قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو لکھے رتبہ اعلیٰ ان کا

کون ہے وہ جو لکھے رُتبۂ اعلیٰ اُن کا
وَصف جب خود ہی کرے چاہنے والا اُن کا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا اُن کا
دونوں عالَم میں چمکتا ہے تجلّی اُن کا

نعمتوں کا ہے خزانہ دَرِ والا اُن کا
دونوں عالَم میں بٹا کرتا ہے باڑا اُن کا

ایک عالَم ہی نہیں والِہ و شیدا اُن کا
ہے خُداوندِ جہاں چاہنے والا اُن کا

تِشنگی دِل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا اُن کا
خوانِ اَفضال پہ مہماں ہے زمانہ اُن کا

سربسر نورِ خدا ہے قد بالا اُن کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اُجالا اُن کا

مَلک و جن و بَشر پڑھتے ہیں کلِمہ اُن کا
جانور سَنگ و شَجَر کرتے ہیں چرچا اُن کا

کونسی شے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ اُن کا
کعبہ و اَرض و سما عرشِ مُعَلّٰے اُن کا

زندگی پاتا ہے کونین میں مُردہ اُن کا
دَم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مَسیحا اُن کا

حَشر میں پُل سے اُتارے گا سہارا اُن کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اِشارہ اُن کا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جن سا شافع نہیں ہے مجھ کو وسیلہ اُن کا

ذِکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فِکْر سے ہوگیا آنکھوں کو نظارا اُن کا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جس نے جو مانگا دیا کام ہے دینا اُن کا

چاند سورج شبِ اَسریٰ میں مقابل ہی نہ تھے
منہ چھپالیتے اگر دیکھتے تلوا اُن کا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو مُنوَّر کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقشِ کفِ پا اُن کا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اِک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ اُن کا

جان و دل کرتیں فدا نقش قدم پر اُن کے
دیکھ لیتیں جو کبھی حُسن زُلیخا اُن کا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اِک بندۂ شیدا اُن کا

دی منادی نے نِدا حشر میں اے مشتاقو
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ اُن کا

سب مہینوں میں مبارک ہے رَبیعُ الاوّل
جُمعہ سے فَضْل میں بَرتَر ہے دوشنبہ اُن کا

میں رضا کا ہوں رضا اُن کے تو میں اُن کا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ اُن کا

تجھ کو کیا فِکْر ہے بخشش کی جمیلِ رضوی
ہاتھ میں ہے تیرے دامانِ مُعَلّٰے اُن کا

جان و دل یارب ہو قربان حبیب کبریا

جان و دِل یارب ہو قربانِ حبیبِ کِبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کِبریا

آنکھ میں ہو نورِ دَندانِ حبیبِ کبریا
سر میں ہو سودا و اَرمانِ حبیبِ کبریا

اُن کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالَم پر ہے احسانِ حبیبِ کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حال میں
میں ہوں یارب اور بَیابانِ حبیبِ کبریا

کیسا فخر و ناز ہو اپنے مُقدر پر اگر
سگ بنائیں مجھ کو دَربانِ حبیبِ کبریا

اِک نظر دیکھو جمالِ آفتابِ ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیبِ کبریا

بَن کے منگتا ان کے دَر کے شاہِ عالم ہوگئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا

تار ہے گورِ غریباں وقت ہے اِمداد کا
میں فِدا شمعِ شبستانِ حبیبِ کبریا

لُٹ رہی ہے ساقیِ کوثر کے میخانہ میں مے
جوش میں ہیں آج مَستانِ حبیبِ کبریا

صاحبِ لَوْلَاک کے باعث ہوئی اِیجادِ خَلق
ماسِوَی اللّٰہ سب ہے سامانِ حبیبِ کبریا

راہِ حق میں دے کے سر قربانِ جاناں ہوگئے
کیوں نہ ہوں زِندہ شہیدانِ حبیبِ کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اُسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا

عہد رب نے روزِ میثاق انبیا سے لے لیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیبِ کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں
اس قدر اُونچا ہے ایوانِ حبیبِ کبریا

اپنی اُمت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھ پہ جاں قربان احسانِ حبیبِ کبریا

کون ہے جو اُن کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا

جس کے بُلبل ہیں ابوبکر و عُمر عُثماں علی
رشکِ جنت ہے وہ بُستانِ حبیبِ کبریا

غارِ تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیبِ کبریا

خوابِ مولیٰ پر نمازِ عَصر کو قرباں کیا
ایسے ہوتے ہیں فِدایانِ حبیبِ کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جُز ترے اے چشمِ گریانِ حبیبِ کبریا

عَقلِ عالَم کی رَسائی اُن کے رتبے تک مُحال
ہاں خدا سے پوچھئے شانِ حبیبِ کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مِدحت اے جمیلِ قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

فیضِ مرشد ہے جمیلِ قادری تم پر کہ سب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا
وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا

جو یاں عشقِ احمد میں سَرشار ہوگا
وہ دُنیا و عقبیٰ میں ہُشیار ہوگا

نبی کی بدولت بروزِ قِیامت
خداوندِ عالَم کا دِیدار ہوگا

بھٹکتے پھریں کس لیے اُن کے عاصی
شفیعُ الوریٰ سب کا غم خوار ہوگا

نہ گھبرائیں عاصی کہ روزِ قِیامت
فَتَرضٰی کا جلوہ نمودار ہوگا

جسے چاہیں بخشیں کہ خُلد و جِناں میں
خدا کی قسم دخلِ سرکار ہوگا

شفاعت کا دولہا بنائیں گے ان کو
انہیں تاجِ بخشش سزاوار ہوگا

یہاں اُن کا دامن پکڑ لو وگرنہ
مَدد چاہنا واں پہ بیکار ہوگا

عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے
مُخالف نبی کا گرفتار ہوگا

مَدینے کی گلیاں دکھا دے خدایا
یہ اچھا وَہیں پر دِلِ زار ہوگا

جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا
ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا

مَدینے پہنچنے تو دو ہم سفیرو
بسیرا مرا زیرِ دِیوار ہوگا

نہ چُھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا

بِحَمْدِ اللّٰہ عَبْدُ اللّٰہ کا نورِ نظر آیا
مبارک آمنہ کا نورِ دل لختِ جگر آیا

یہ عَبْدُالْمُطَّلِب کی خوبیِ قسمت کہ ان کے گھر
چراغِ لامکاں کون و مکاں کا تاجْوَر آیا

وہ خَتْمُ الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سُناتا یہ خَبر آیا

رَبیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

ہوئے جب جلوہ فرما شاہِ ذِیشاں بزمِ دُنیا میں
ہر اِک قُدسی فلک سے بَہرِ پا بوسی اُتر آیا

جُھکا جاتا ہے سجدے کے لیے اِس واسطے کعبہ
کہ مسجودِ ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا

نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر
کہ ہمراہی میں اپنی لے کے وہ فتح و ظفر آیا

کہانت مٹ گئی بالکل کہ اب وہ مُخْبِرِ صادِق
بِفَضْلِ اللّٰہ اِک اِک بات کی دینے خبر آیا

علومِ اَوّلین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذَرّہ ذَرّہ کی جسے وہ باخبر آیا

نِفاقِ جاہلیت سے کہو اب منہ چُھپا بیٹھے
قَبائل کو وہ کرنے کے لیے شِیر و شکر آیا

شبِ میلادِ اَقدس تھی مُسَرَّت ذَرّہ ذَرّہ کو
مگر اِبلیس اپنے ساتھیوں میں نَوحہ کر آیا

زمیں بولی کہ بُت خانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
نِدا کعبہ سے اُٹھی اب مرا مقصود بَر آیا

گنہگارو کدھر ہو فردِ عصیاں اپنی دھو ڈالو
رَسُوْلُ اللّٰہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو اے مُفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا اَرض و سَما کا تاجْوَر آیا

حکومت ایسی نافِذ ہے کہ ان کا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹ کر آیا

دیا حکمِ حُضوری جس گھڑی سرکارِ والا نے
زمیں کو چیرتا سَجْدہ کُناں فوراً شَجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
خیالِ اُمتِ عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اُٹھوں وہ میری قبْر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظُلْمتِ مَرقَد کہ وہ جانِ قمر آیا

وہابی محفلِ اَقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں کُفری بوجھ لادے جیسے خَر آیا

جمیلِ قادری جب سبز گنبد اُن کا دیکھوں گا
تو سمجھوں گا مری نَخْلِ تمنا میں ثَمر آیا

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا
رنگ عالَم کا بالکل نیا ہوگیا

منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی
نامِ پاک آپ کا مصطفےٰ ہوگیا

مِل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کا تُو واسطہ ہوگیا

آپ وہ نورِ حق ہیں کہ قرآن میں
وصفِ رُخ آپ کا وَالضُّحٰی ہوگیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہوگیا

لامکاں میں بُلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو وَرا ہوگیا

ایسی نافِذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہوگیا

مہ دو پارہ ہوا سورج اُلٹا پھرا
جب اِشارہ تمہارا ذرا ہوگیا

کُن کی کُنجی نہ کیونکر ہو تیری زباں
حکمِ رحمٰن تیرا کہا ہوگیا

لبِ عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہوگیا

سیر کر جائیں آ کر جنابِ مسیح
شہرِ طیبہ بھی دارُالشِّفا ہوگیا

خاک روضہ کی کُحلُ الْجَوَاہِر ہوئی
تاجِ شاہاں ترا نقشِ پا ہوگیا

آتشِ عشقِ مولیٰ سے جو دِل تپا
میل سے صاف ہو کر کھرا ہوگیا

جس نے نَظّارہ سبز گنبد کیا
اس کا پُورا ہر اِک مُدّعا ہوگیا

ہم بھی طیبہ کو اُڑ جائیں گے ایک دن
ناز کیوں تجھ کو بادِ صبا ہوگیا

تیرے ہی نور سے دونوں عالَم بنے
تو ہی تو اِبتدا اِنتہا ہوگیا

اس نے واللہ اللہ کو پالیا
جو کوئی تجھ پہ دل سے فِدا ہوگیا

حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے
سچے دل سے جو بندہ ترا ہوگیا

پار گردابِ عصیاں سے کیونکر نہ ہو
جس کی کشتی کا تو ناخُدا ہوگیا

تیرے صدقے کہ ہر دَرد و غم میں تو ہی
نام لیوں کا مشکل کُشا ہوگیا

نامِ نامی ترا نامِ حق یا نبی
ناتُوانوں کے حق میں عصا ہوگیا

اس کو فرصت غمِ دوجہاں سے ملی
جو بھی دِل سے غلام آپ کا ہوگیا

رُوسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا
ہاں بھروسہ تیری ذات کا ہوگیا

عاصیوں کا نہیں کوئی پُرسانِ حال
اِک سہارا فقط آپ کا ہوگیا

روزِ محشر ہر اِک نام لیوا ترا
اِک اِشارے میں ترے رِہا ہوگیا

لو مبارک تمہارے لیے عاصیو
بابِ رحمت محمد کا وا ہوگیا

خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار
جو ترے آستاں کا گدا ہوگیا

سَروَروں کی اسے سَروَری مل گئی
تیرے روضہ پہ جو سَر فدا ہوگیا

کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیاتِ اَبَد
روضۂ پاک پر جو فنا ہوگیا

یا نبی تیری چوکھٹ پہ عُشّاق کو
موت اور زندگی کا مزا ہوگیا

کچھ بَشر ہی نہیں بلکہ جن و مَلک
سب کو صدقہ تمہارا عطا ہوگیا

واہ وا تری عزت کہ تیرے سبب
تیری اُمت پہ فَضْلِ خدا ہوگیا

نام تیرا شہا ہر مَرَض کے لیے
نام لیوؤں کو تیرے دوا ہوگیا

داغِ اُلفت کی ایسی بڑھی تازگی
زخم دِل کا ہمارے ہَرا ہوگیا

گور میں حشر میں داغِ عشقِ نبی
غیرتِ شمس و بدرُالدجٰے ہوگیا

نام تیرا دمِ نزع جس نے لیا
اس کا اِیمان پر خاتمہ ہوگیا

دشمن و دوست مفلس غریب و امیر
تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہوگیا

علمِ غیبِ نبی کا جو مُنکر ہوا
قہرِ قہّار میں مبتلا ہوگیا

دیکھ آئینہ نجدی کہ توہین سے
تیرا چہرہ تو اُلٹا توا ہوگیا

ناز کر اے جمیلؔ اپنی قسمت پہ تو
خاکِ نعلینِ احمد رضا ہوگیا

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا

اَفلاک سے اُونچا ہے ایوان محمد کا
مخلوقِ الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے دَرِ اَقدس سے
ہر ذَرّۂ عالَم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اِک نعمت تقسیم مَدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں مَلک پہرہ سرکار کے رَوضے پر
جبریلِ مُعَظَّم ہے دَربان محمد کا

عالَم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہانِ جہاں کیونکر رکّھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمانِ الٰہی ہے فرمان محمد کا

حُور و مَلک و غِلماں جن و بَشَر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں مَلک باہم
لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیفِ سفر سے تو دِل تنگ نہ ہو زائر
برسے گا ترے اُوپر باران محمد کا

رُویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے اَرمان محمد کا

افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گُلستاں ہے بُستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دِل کیوں فوجِ اَلم گھیرے
سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو وِردِ زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا مُنہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیرِ جمیلؔ اپنی شاہوں سے رہے بڑھ کر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تیری رحمت کا

شاہا دوجہاں میں ہے شُہرہ تری رحمت کا
ہر ذرّہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رِفعت کا

کچھ صِرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کُفّار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھ کو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس مُنہ سے کریں پھر ہم دعویٰ تری چاہت کا

خود اُمتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جس دَم رُتبہ تری اُمت کا

مخلوقِ الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا

اس سر کی سراَفرازی عالَم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نِیابَت کا

دربارِ عدالت میں ہوتا جو نہ تُو حامی
غرقاب ہی ہوجاتا بیڑا تری اُمت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذِمہ تو لیا تو نے اُمت کی حمایت کا

پڑتی ہے نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اُٹھتا ہے تری جانب مُنہ ساری ہی خَلقت کا

میدانِ قِیامت میں جتنے بھی کھڑے ہوں گے
مُنہ حشر میں دیکھیں گے پیاری تری اُمت کا

اللّٰہ تعالٰی کو اس بَزمِ قِیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی
سردارِ مَدینہ جب دولھا ہے شَفاعت کا

فِہرِست کُھلی جس دَم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری اُمت کا

اِک آن میں دھو دینا عصیاں کے سِیَہ نامے
ادنٰی سا کرشمہ ہے اس چشمِ عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جس وقت کُھلے گا دَر مولیٰ تری جنت کا

یہ حکمِ مَلِک ہوگا مَالِک سے کہ اے مَالِک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی اُمت کا

سب اَہلِ مَعاصی کے جب وَزن ہوئے عِصیاں
ان سب پہ ہُوا بھاری پَلہ تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہم کو آقا کی شَفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دَربارِ عدالت میں اللہ سے کہہ دوں گا
دیدے تو صلہ مجھ کو محبوب کی مِدحت کا

دونوں ہوں بَہَم یکجا کعبہ بھی مَدینہ بھی
گر کعبۂ دِل میں ہو نقشہ تری تُربَت کا

پھر قلب میں بندوں کے اِک زَلزلہ پیدا ہو
گر ذِکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زُنّار و صَنَم توڑے اِیماں کے دیئے توڑے
اعلان کیا تم نے جس وقت رِسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا اُنگُشتِ شہادت کا

فرزندوں کو جابِر کے اِک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندوں کو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

اَعدا نے تو اِیذا دی مولیٰ نے دُعا یوں کی
دِکھلا دے انہیں یارب رَستہ تو ہدایت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہہ دوں گا یہ آقا سے
یاں کھینچ کے لایا ہے اَرمان زِیارت کا

بُوجہل کو شان ان کی کس طرح نظر آتی
کذّاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضَلالت کا

سُنّی کی زباں پر تو ہے ذِکرِ نبی ہر دَم
نجدی کا وَظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیلؔ اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھ کو
اس نور کا بندہ ہوں مَظْہر ہے جو وَحدت کا

غیر ممکن ھے ثنائے مصطفےٰ

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ
خود ہی واصِف ہے خدائے مصطفےٰ

دِل میں دے یارب وِلائے مصطفےٰ
اور ہو سینہ میں جائے مصطفےٰ

تیرے پیارے کا میں دیوانہ بنوں
یہ دُعا ہے اے خدائے مصطفےٰ

مصطفےٰ ہیں ساری خلقت کے لیے
ساری خلقت ہے برائے مصطفےٰ

ڈھونڈتے ہیں سب رضا اللّٰہ کی
چاہتا ہے حق رضائے مصطفےٰ

کیا نَسیمِ خُلد خوش آئے اسے
جس کے سر میں ہے ہَوائے مصطفےٰ

رِزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ
دِین رب کی ہے عطائے مصطفٰے

رہ گئے سِدرہ پہ جبریلِ امیں
عرش سے بھی پار جائے مصطفٰے

دشتِ طیبہ میں بہارِ خُلد ہے
جانِ جنت ہے سرائے مصطفٰے

منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے
وِرد ہے جس کا ثنائے مصطفٰے

میری اُمت میری اُمت بخش دے
ہے یہی ہر دَم دُعائے مصطفٰے

روزِ محشر اُن کے بندوں کے لیے
راہبر ہوگی ضیائے مصطفٰے

حکمِ حق ہوگا کہ جائے سب سے قَبْل
خلد میں ہر ہر گدائے مصطفٰے

پُل سے گزریں ان کے بندے بے خطر
رَبِّ سَلِّم ہے صدائے مصطفےٰ

یوں پکارے گا مُنادی حشر میں
عاصیوں مُژدہ وہ آئے مصطفےٰ

اپنی اُمت کو چُھڑانے کے لیے
حشر میں تشریف لائے مصطفےٰ

جاں کُنی کے وقت اَزراہِ کرم
چہرۂ انور دِکھائے مصطفےٰ

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
بندۂ حق ہُوں گدائے مصطفےٰ

قبر و محشر کا یہی ہے اِک جواب
بندۂ حق ہُوں گدائے مصطفےٰ

مہرِ محشر مجھ پہ ہوجائے گا سرد
بندۂ حق ہُوں گدائے مصطفےٰ

کیوں ڈرائے گی مجھے نارِ جحیم
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ

دو قدم میں ہوگی طے راہِ صراط
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ

زُہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس
بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ

روزِ محشر دھوپ میں ہوں گے عَدو
ہم گدا زیرِ لوائے مصطفےٰ

چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا
مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفےٰ

ہے تمنائے جمیلِ قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفےٰ

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا
کب ترے دَر سے کوئی لوٹ کے بے داد آیا

لے گیا دِل کی مُرادوں سے وہ بھر کر دامن
جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا

ترے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں
لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا

نام نے تیرے ہر اِک غم سے بچایا ہم کو
رَنج سب بھول گئے تُو ہمیں جب یاد آیا

جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا
آن کی آن میں تُو بَرسرِ اِمْداد آیا

تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذاتِ خدا
اِک نظر دیکھ لیا تجھ کو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ اَحباب کہیں
اے جمیلِ رَضوی دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذِکر کی رِفعت کیا کہنا

ہے سر پر تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا اُمت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر فرمائے ترے حق میں داوَر
وَحدت کا کیا تجھ کو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحٰی دِل پہ کُھلے یہ عزت وحشمت کیا کہنا

حُوروں نے کہا سُبْحٰنَ اللّٰہ غلماں نے پکارا صَلَّی اللّٰہ
اور قُدسی بولے اِلَّا اللّٰہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رِسالت کیا کہنا

سب مِثلِ ہتھیلی پیشِ نظر ہر غیب عِیاں ہے سینے پر
یہ نورِ نظر یہ چشمِ بَصر یہ علم و حکمت کیا کہنا

ہو حُسنِ نبی کی کیسے صِفت جس کی ہے خدا کو بھی چاہت
وَالشَّمۡسِ چمک طٰہٰ رنگ پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

ہر ذَرّہ ترا دیوانہ ہے ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تیری پروانہ ہے اے شمعِ ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحابِ نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رَفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مُرُوّت کی حیدر کی وِلایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اِک سبز ہوئے اِک سرخ ہوئے[1]
بغداد و عرب جن سے مہکے اُن پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کُھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جم کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابرِ رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دُعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامیِ اُمت کیا کہنا

عالَم کی بھریں ہر دَم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زُہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مدّاحِ نبی سب اہلسنّت کیا کہنا

---

[1]: ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعہ میں یہ مصرعہ یوں ہے:
وہ پھول بتولی گلشن کے ایک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے

وہ ماہِ عرب آج کعبہ میں چمکا

وہ ماہِ عرب آج کعبہ میں چمکا
جو مَالِک ہے سارے عرب و عجم کا

نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ جلوہ ہے عالَم میں سب اس کے دم کا

ہوا اس طرف رحمت حق کا دورہ
جدھر ہوگیا ایک پھیرا کرم کا

میں اس عدل وانصاف ورحمت کے قرباں
مِٹا نام عالَم سے ظلم و ستم کا

کیا سارے عالم کو سرشارِ وَحدت
اُٹھا دَور دنیا سے کُفْر و صَنَم کا

ملی ہم کو اِسلام و اِیماں کی دولت
یہ ہے فیض سب تیرے جودِ اَتَم کا

ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں
اِشارہ فقط تیری چشمِ کرم کا

عرب والے آقا کی دی جب دُہائی
اسی دَم ہوا رنگ فق ہر اَلَم کا

یہاں پر لَحد میں قیامت میں پُل پر
سہارا ہے بس اِک شفیعُ الامم کا

عرب کے قمر مجھ کو صورت دکھادو
میں دنیا میں مہماں ہوں کوئی دَم کا

خدا نے انہیں لامکاں میں بُلایا
بیاں کس سے ہو اُن کے جاہ و حَشَم کا

جو رِضواں مدینے کو دیکھیں تو کہہ دیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغِ اِرَم کا

ترے عِلْم و سَمْع و بصیرت کا مُنکِر
وَہابی ہے کم بخت اندھا جنم کا

کہے شرک جس کو اسی میں ہو شامل
اَدھرمی ہے کیا ٹھیک تیرے دَھرم کا

جمیلؔ اپنے آقا کا مِدحت سَرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہِ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نارِ دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث کا
لے چلے گا خُلد میں اَدنیٰ اِشارہ غوث کا

نزع میں مَرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالقِ کون و مکاں نے پہلے ہی روزِ اَزل
لکھ دیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب بے پوچھے مجھ کو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھ کر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مَرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامانِ مُعلّٰے غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خَس و خاشاکِ عصیاں آن میں بہ جائے گا
جوش پر آجائے گا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کے لیے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کے لیے مل جائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہِ جن و اِنساں آپ کا نقشِ قدم
تاج والوں کے لیے ہے تاج تلوا غوث کا

روشنیِ شمع سے کیا کام اَندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشمِ دِل میں ہے اُجالا غوث کا

سلطنت شاہِ مدینہ نے عطا فرمائی ہے
رائج اِقلیمِ وِلایت میں ہے سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے ان کے ذِکر و فکر سے
وِرد سب اللّٰہ والے کرتے ہیں یاغوث کا

کر رہے ہیں اَشقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز اَفزوں ہورہا ہے بول بالا غوث کا

نقشۂ شاہِ مَدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تَصَوُّر میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دَین کے
ہم سے کتے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اُٹّھا ہُوا ہے رُوئے اَنور سے نِقاب
عاشقو دِل کھول کے کرلو نظارہ غوث کا

عُمر بھر رکھنا جمیلِ قادری وِردِ زباں
نام حق کا اور حبیبِ کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیلؔ
ہے رضا مرشد تمہارا جب کہ پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

بَلیّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قِیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا

سِجِل ان کو دیا وہ رب نے جس میں صاف لکھّا ہے
کہ جائے خُلد میں ہر نام لیوا غوثِ اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

جہازِ تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انہوں نے پڑھ لیا یا غوثِ اعظم کا

گئے اِک وقت میں سَتّر مُریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا مُعَمّا غوثِ اعظم کا

شِفا پاتے ہیں صَدہا جاں بَلَب اَمراضِ مُہلِک سے
عجب دارُالشِفا ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

نہ کیونکر اَولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اِقلیمِ وِلایت پر ہے قبضہ غوثِ اعظم کا

بُلا کر کافِروں کو دیتے ہیں اَبدال کا رُتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوثِ اعظم کا

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِی سے یہ ظاہر ہے
کہ عالَم میں ہر اِک شے پر ہے قبضہ غوثِ اعظم کا

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا صاف کہتا ہے
کہ ہر اِک قُطْب ہے عالَم میں چیلا غوثِ اعظم کا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہُوا ظاہر
تَصَرُّف اِنس و جن سب پر ہے آقا غوثِ اعظم کا

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ اُن کے رُعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کُتّا غوثِ اعظم کا

ہوئی اِک دیو سے لڑکی رِہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وَظیفہ غوثِ اعظم کا

ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اَہلِ مجلس پر
جو پایا اَبْرِ باراں نے اِشارہ غوثِ اعظم کا

نیا ہفتہ نیا دن سال نو جس وقت آتا ہے
ہر اِک پہلے بجا لاتا ہے مُجرا غوثِ اعظم کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظم کا

فقیہوں کے دِلوں سے دھو دِیا ان کے سوالوں کو
دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا

وہ کہہ کر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰه جلا دیتے ہیں مُردوں کو
بہت مشہور ہے اِحیائے موتیٰ غوثِ اعظم کا

جِلایا اُستخوانِ مُرغ کو دَستِ کرم رکھ کر
بیاں کیا ہوسکے اِحیائے موتیٰ غوثِ اعظم کا

اِلیَّ یَامُبَارَک آتی تھی آواز خَلْوَت میں
یہیں سے جان لے مُنکر تو رُتبہ غوثِ اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

سفر سے واپسی میں دِینِ اَقدس کو کیا زِندہ
مُحیُّ الدّیں ہُوا یوں نامِ والا غوثِ اعظم کا

جو فرمایا کہ دَوشِ اَولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوثِ اعظم کا

دَمِ فرماں خُراساں میں مُعینُ الدّین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوثِ اعظم کا

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی ان کو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوثِ اعظم کا

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مختار نے ان کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوثِ اعظم کا

رَسُوْلُ اللہ نے خِلْعَت پہنایا بَر سَرِ مجلس
بجے کیوں کر نہ پھر عالَم میں ڈنکا غوثِ اعظم کا

مُحرِّر چارسو 400 مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہُوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

اگرچہ مُرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولے گا ہمیشہ غوثِ اعظم کا

کُھلے ہفتاد دَر اِک آن میں علمِ لَدُنّی کے
خزینہ بن گیا عِلموں کا سینہ غوثِ اعظم کا

ہمارا ظاہر و باطن ہے ان کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالَم میں پردہ غوثِ اعظم کا

پڑھی لَاحَوْل اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارَت
عُلوم و فَضْل سے وہ نُور چمکا غوثِ اعظم کا

قصیدے میں جنابِ غوث کے دیکھو نَظَرُتْ کو
تو سُوجھے دُور کی ظاہر ہو رُتبہ غوثِ اعظم کا

رہے پابند اَحکامِ شریعت اِبتداء ہی سے
نہ چُھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوثِ اعظم کا

ہے جب عرشِ الٰہی پہلی منزل ان کے زینے کی
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رُتبہ غوثِ اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے اَفضل اَولیا میں یوں ہی رُتبہ غوثِ اعظم کا

عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللّٰہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا غوثِ اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں اپنی اَولیا زندہ
حیاتِ دائمی پاتا ہے کُشتہ غوثِ اعظم کا

مری جاں کُنْدَنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سرِ بالیں اگر ہوجائے پھیرا غوثِ اعظم کا

رہائی مل گئی اس کو عذابِ قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوثِ اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اس پہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جس کے دل پہ طُغرا غوثِ اعظم کا

عزیزو کرچکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

نِدا دے گا مُنادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

چلا جائے بِلا خوف و خَطر فردوسِ اعلیٰ میں
فقط اِک شرط ہے ہو نام لیوا غوثِ اعظم کا

فرشتوں روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا

جنابِ غوث دولہا اور براتی اَولیا ہوں گے
مزہ دِکھلائے گا محشر میں سہرا غوثِ اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدانِ قیامت میں
نِقاب اُٹھا ہوا ہے آج کس کا غوثِ اعظم کا

یہ محشر میں کُھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کس کے
برستا ہے کرم کا کس کے جھالا غوثِ اعظم کا

یہ قیدی چھوٹ رہے ہیں اس لیے میدانِ محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوثِ اعظم کا

گزاری کھیل میں کل اَب ہوئی اَعمال کی پُرسش
مگر کام آ گیا اس دَم وسیلہ غوثِ اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتادوں گا کہ یوں چُھٹتا ہے بندہ غوثِ اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوثِ اعظم کا

خداوندا دُعا مقبول کر ہم رُوسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوثِ اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھ کو سگ اپنا جو کُتا غوثِ اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عُشّاق کی آنکھیں
کہ ہوجائے یہیں شاید نظارہ غوثِ اعظم کا

صدائے صُور سُن کر قبر سے اُٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

کچھ اِک ہم ہی نہیں ہیں آستانِ پاک کے کُتے
زمانہ پَل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوثِ اعظم کا

نبی نورِ الٰہی اور یہ نورِ مُصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوثِ اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انہیں دیکھے
سراپا نورِ احمد ہے سراپا غوثِ اعظم کا

رَسُوْلُ اللّٰہ کا دشمن ہے غوثِ پاک کا دشمن
رَسُوْلُ اللّٰہ کا پیارا ہے پیارا غوثِ اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین کا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

دَرد اپنا دے اس قدر یارب

دَرْد اپنا دے اس قَدَر یارب
نہ پڑے چین عُمْر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

وِرد میرا ہو تیرا کلمۂ پاک
جب کہ دنیا سے ہو سفر یارب

شجرِ نعت دِل میں بویا ہے
جلد اس میں لگا ثَمَر یارب

تیرے محبوب کا میں واصف ہوں
دے زباں میں مری اثر یارب

بطفیلِ رسولِ ہر دو سرا
ساتھ میرے رہے ظفر یارب

تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے
مجھ کو کس کا ہو پھر خطر یارب

ایسا مجھ کو گُما دے اُلفت میں
نہ رہے اپنی کچھ خبر یارب

دیکھنے کے لیے مجھے ترے
عُمْر بھر میری چشمِ تر یارب

جان نکلے تو اس طرح نکلے
تیرے دَر پر ہو میرا سر یارب

قَبْر میں اور جاں کَنی کے وقت
جب ہو حالت مری دِگر یارب

سختیوں سے مجھے بچا لینا
رکھنا رحمت کی تُو نظر یارب

ایسی دے میرے دل کو اپنی تلاش
مجھ کو مل جائے تیرا گھر یارب

آستانے کا اپنے رکھ منگتا
نہ پھرا مجھ کو دَربدر یارب

میں نے پھیلایا دامنِ مقصود
بھردے رحمت کے تُو گُہر یارب

دِلِ وِیراں کو نور سے بھردے
کہ ہو آباد یہ کھنڈر یارب

عرش اس کو کہوں کہ بیت اللّٰہ
میرے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز
شام سے میں کروں سَحَر یارب

میرے سینے کو اپنی اُلفت سے
بطفیلِ حبیب بھر یارب

ذَرَّہ ذَرَّہ سے آشکارا ہے
تو کسی جا نہیں مگر یارب

تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نَحۡنُ اَقۡرَب سے کُھل گیا کہ تُو ہے
رگِ جاں سے قریب تر یارب

تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم
مور و مار و شَجَر حَجَر یارب

کرتے ہیں صبح و شام لیل و نہار
تیری تسبیح خشک و تَر یارب

میرے جرم و قصور پر تُو نہ جا
اپنی رحمت پہ کر نظر یارب

نہ ٹھکانہ مرا لگے گا کہیں
تو نے چھوڑا مجھے اگر یارب

اپنے محبوب کا مجھے واصِف
رکھ تو رحمت سے عُمْر بھر یارب

اُڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں
میرے لگ جائیں ایسے پر یارب

یوں اُٹھوں قبر سے دَرَخشاں رُو
جیسے نکلا کوئی قَمر یارب

میرے پیارے تیرے حبیب جنہیں
تو نے بُلوایا عرش پر یارب

اُن کا اور اُن کی آل کا صدقہ
خاتِمہ تو بخیر کر یارب

میری اولاد اور مری بہنیں
اور مرے مادَر و پِدَر یارب

جملہ اَحباب اور سب اَہلِ سُنَن
کُل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب

دشمنوں پر طفیلِ غوثِ وَریٰ
میرے مرشد کو دے ظفر یارب

میرے اُستاد تھے حَسَن مرحوم
نور سے اُن کی قبْر بھر یارب

اِتحاد ایسا سُنّیوں میں دے
کہ رہیں شِیر اور شکّر یارب

ذِکرِ محبوب کی یہ محفل ہے
اس میں حاضر ہے جو بشر یارب

مرد و عورت گدا غریب و امیر
سب کی پوری مُرادیں کر یارب

نیک کاموں کی ان کو دے توفیق
کر عطا سب کو زور و زَر یارب

جو ہیں کم رِزق مفلس و محتاج
رِزق دے ان کو پیٹ بھر یارب

لاوَلَد کی مُراد پوری کر
نیک بیٹوں سے گود بھر یارب

بانیِ مجلسِ مبارک کا
رہے ٹھنڈا دِل و جگر یارب

جو کہ جلتے ہیں ذکرِ مَوْلِد سے
کر عطا ان کو تُو سَقَر یارب

نیچری و وہابی و رفاض
قہر کی ان پہ کر نظر یارب

اور جتنے ہیں دشمنِ اِسلام
جلد دوزخ میں ان کو بھر یارب

مَسْخ کردے کہ اُن کی ہوجائے
صورت و صوت مِثْلِ خَر یارب

دے یہ توفیق تیرے اَعدا سے
اہلسنّت کریں حَذَر یارب

زیرِ ہر دَم رہیں تیرے دشمن
دِین تیرا رہے زَبَر یارب

قادِری ہے جمیلؔ اے غَفّار
سب گنہ اس کے عَفْو کر یارب

چودھویں کا چاند ہے رُوئے حبیب

چودھویں کا چاند ہے رُوئے حبیب
اور ہلالِ عید اَبروئے حبیب

جان کو قرباں کروں مِثْلِ چکور
خواب میں دیکھوں اگر رُوئے حبیب

عرض کرنا ہے گَلی میری صبا
ہو گزر تیرا اگر سُوئے حبیب

زاہدو ہے فِکْر تم کو خُلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کُوئے حبیب

جو فنا ہیں عشقِ مولیٰ میں اُنہیں
آتی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اُٹھی کالی گھٹا
وہ کُھلے پُرنور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریلِ امیں
اس قَدَر مرغوب تھا کُوئے حبیب

عشق میں پاسِ شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دُعا
میں ترے قربان اے خُوئے حبیب

اس کو شیروں پر شَرَف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگِ کُوئے حبیب

ڈھونڈتے ہیں سب رضا مندیِ حق
حق تعالٰی ہے رضا جُوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرتِ خالد کا ہے یہ تجرِبہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اُوپر بار عالَم کا لیا
مرحبا اے زورِ بازوئے حبیب

اے جمیلِ قادری ہُشیار ہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو ورد کرو صَلِّی عَلٰی آج کی رات

عاشقو وِرد کرو صَلِّ عَلٰی آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مَدْح وثنا آج کی رات

زیبِ دنیا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آج کی رات
دونوں عالم میں ہے یہ شور بپا آج کی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضِیا آج کی رات
مہ وخورشید نے منہ ڈھانک لیا آج کی رات

مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات
وا درِ پاک اِجابت کا ہوا آج کی رات

نارِ فارس کی بجھی نورِ الٰہی چمکا
قالِعِ شِرک ہوا جلوہ نما آج کی رات[1]

خشک ساوا ہے سماوا میں ہے دریا جاری
لو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آج کی رات

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
قاطعِ شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات

اس لیے نَصب کیا سبز عَلَم کعبے پر
ہفت اِقلیم کا مَالِک وہ ہوا آج کی رات

اَہلِ توحید سے تکبیر کا وہ شور اُٹھا
کہ صَنَم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات

زلزلہ آگیا شَق ہوگیا قصرِ کِسریٰ
ٹوٹ کر کُنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات

شمعِ توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کُفرِ کُفّار کا کافور ہوا آج کی رات

سرنگوں ہوگئے بُت رُوئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آج کی رات

سرِ اَفلاک خَمیدہ ہے فلک کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے زِسَما آج کی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہہ کر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آج کی رات

جانور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شیاطیں میں ہے فریاد و بُکا آج کی رات

گُل وہ پُھولا ہے مہک جائیں گے دونوں عالم
کہتی گلشن میں ہے یہ بادِ صبا آج کی رات

خَلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
جُھوم کر کعبے سے ہے ابْر اُٹھا آج کی رات

آ رہے ہیں درِ اَقدس پہ مُرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آج کی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہرِ خدا آج کی رات

اپنے محبوب کی اللّٰہ نے اُمت میں کیا
سُنّیو مل کے کرو شُکرِ خدا آج کی رات

اے جمیلِ رضوی وَصفِ نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آج کی رات

کروں کیا حال دل اظہار یاغوث

کروں کیا حالِ دل اِظہار یاغوث
کہ تم ہو عالِمُ الْاَسْرار یاغوث

نکالو بحرِ غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں مَنْجَدھار یاغوث

سوا تیرے کہوں کس سے غم اپنا
نہیں میرا کوئی غمخوار یاغوث

مَدد کا وقت ہے اِمداد کیجئے
مری حالت ہوئی ہے زار یاغوث

دلِ تاریک پر فرما دے صَیقَل
مرا سینہ ہو پُرانوار یاغوث

عطا کر صِحَّت کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یاغوث

بُلا بغداد میں لِلّٰہ آقا
دکھا اپنا مجھے دَربار یاغوث

اِشارے سے تری رحمت کے بَن جائے
یہ اُجڑا بَن مرا گلزار یاغوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے اَنوار یاغوث

نہ گھبراؤں شبِ تارِ لحد سے
نظر آئیں ترے اَنوار یاغوث

کُھلے جب خوابِ مَرقَد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپ کا دِیدار یاغوث

تمہارے رُوئے روشن کو کہوں کیا
قَمَر یا مَطْلَعِ اَنوار یاغوث

رَہِ مُوصل ہوئی اِک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یاغوث

مَدد فرمایئے یاغوثِ اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یاغوث

مَدد کا وقت ہے سرکار آؤ
کِیا غم نے مجھے لاچار یاغوث

نکالا سیکڑوں ڈوبے ہُوؤں کو
مرے بیڑے کو کردو پار یاغوث

بڑھا کر ہاتھ اِک ٹکڑا اُٹھا دو
کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یاغوث

اَغِثْنِیْ یَاحَبِیْبِی غوثُ الاعظم
ہُوا ہے غم گلے کا ہار یاغوث

کہاں تک میں پھروں بے کار شاہا
مجھے کر دیجیے باکار یاغوث

پڑا سوتا ہے میرا بختِ خُفتہ
ذرا کر دیجیے بیدار یاغوث

مئے عرفاں کا اِک ساغر پلا کر
مجھے کردیجیے ہُشیار یاغوث

خودی ایسی مٹا دل سے کہ مل جائیں
خدا اور احمدِ مختار یاغوث

مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی
نہ بھولوں میں تجھے زنہار یاغوث

فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں
ترا دربارِ پُرانوار یاغوث

تمنا بُلبلِ شیدا کی یہ ہے
ملے بغداد کا گُلزار یاغوث

مجھے دنیا میں جنت ہو جو مل جائے
تمہارا سایۂ دیوار یاغوث

کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن
تمہارا طالبِ دیدار یاغوث

ہوں میں بھی قادری یاعبدِقادِر
نہ ہُوں دونوں جہاں میں خوار یاغوث

رہے سرسبز میرا غُنچۂ دل
چُبھے کوئی نہ غم کا خار یاغوث

پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم
رہے جب تک نفس کا تار یاغوث

رہوں ہر وقت سرگرمِ اِطاعت
مجھے ایسا بنا دِیں دار یاغوث

تیرے اک قطرۂ رحمت سے دُھل جائے
گناہوں کا مرے طُومار یاغوث

پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا
عبورِ پُل نہ ہو دُشوار یاغوث

کرو سو مرتبہ اُس کی مدد تم
پکارے جو تمھیں اِک بار یاغوث

کہے جاؤ مُریدی لَا تَخَفْ تم
پکارے جاؤں میں ہر بار یاغوث

زہے قسمت قِیامت تک رہے گا
مُریدوں پر تمہارا پیار یاغوث

تمامی اَولیا کے تا قِیامت
تمہیں ہو قافِلہ سالار یاغوث

کریں گے روزِ محشر ہم پہ سایہ
تمہارے گیسوئے خَمدار یاغوث

سفارش کیجیے محشر میں میری
کہ مجھ کو بخش دے غفّار یاغوث

مسلماں کیجیے ایسا خدارا
کہ ٹوٹے نفس کا زُنّار یاغوث

اَطِبّا کرسکیں جس کا نہ چارہ
تو کھو دیتا ہے وہ آزار یاغوث

مریضوں کے لیے دَارُالشِّفا ہے
ترا دَربارِ پُراَنوار یاغوث

ہیں ملتی نامُرادوں کو مُرادیں
ترا دَربار ہے دُربار یاغوث

سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں
ترا دَربار ہے دُربار یاغوث

اَغِثْنِیْ کہہ کے جو مانگا وہ پایا
ترا دَربار ہے دُربار یاغوث

رسولُ اللّٰہ کا تُو لاڈلا ہے
علی کرتے ہیں تجھ کو پیار یاغوث

قدم تیرا ہے دَوشِ اَولیا پر
تجھے حق نے کیا سردار یاغوث

نبی کے معجزوں کا تُو ہے مَظہر
بتاتے ہیں تیرے آثار یاغوث

رَسُوْلُ اللّٰہ نے سینے میں تیرے
بھرے ہیں غیب کے اَسرار یاغوث

علومِ مصطفٰے و مرتضٰے کے
تمہیں پر ہیں کُھلے اَسرار یاغوث

لقب ہے مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن تیرا
ہیں جاری تجھ سے سب اَنہار یاغوث

عراق اَجمیر و مارہرہ بریلی
نہیں کس جا ترے اَنوار یاغوث

دلِ مغموم سے میری بصد آہ
نکلتی ہے صدا ہر بار یاغوث

ہے میری تاک میں شیطانِ مردود
مدد تری رہے تیار یاغوث

تمہارے دشمنوں کے کاٹنے کو
زباں میری بنے تلوار یاغوث

خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ
کیا جس نے ترا اِقرار یاغوث

خدا بھی ہوگیا ناراض اس سے
تو جس سے ہوگیا بیزار یاغوث

بلاشک ہوگیا مشہورِ ایزَد
کیا جس نے ترا اِنکار یاغوث

ہوئی ذلت اسے دونوں جہاں میں
پڑی جس پر تری پھٹکار یاغوث

دوبارہ دِین کو اب زندہ کیجے
ہوئی ہے یورشِ کُفّار یاغوث

رہے منگتا ہمیشہ شاد آباد
اور اَعدائے لَعِیں فِی النّار یاغوث

جمیلِؔ قادری کی لاج رکھنا
حضورِ واحدِ قہار یاغوث

پردہ رخِ انور سے جو اٹھا شب معراج

پردہ رُخِ اَنور سے جو اُٹّھا شبِ معراج
جنّت کا ہوا رنگ دوبالا شبِ معراج

حُوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شبِ معراج
خالق نے محمد کو بُلایا شبِ معراج

گیسو کُھلے گھَنگُھور گھٹا اُٹّھی کہ ہم پر
بارانِ کرم جُھوم کے برسا شبِ معراج

اے رحمتِ عالم تیری رحمت کے تَصدُّق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

جس وقت چلی شاہِ مَدینہ کی سُواری
سجدے میں جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ مُعراج

خورشید و قمرَ اَرض و سما عرش و مَلائک
کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شبِ معراج

وہ جوش تھا اَنوار کا اَفلاک کے اُوپر
مِلتا نہ تھا نظّارہ کو رَستہ شبِ معراج

مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شبِ معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی اَدب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رُتبہ
سِدرہ سے قدم جب کہ بڑھایا شبِ معراج

جبریل تھکے ہوگئے سرکار روانہ
مُنہ تکتا ہوا رہ گیا سِدرہ شبِ معراج

ہمراہ سُواری کے تھیں اَفواجِ مَلائک
بن کر چلے اس شان سے دولہا شبِ معراج

یوں مسجدِ اَقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی
طالب سے ملیں پڑھ کے دوگانہ شبِ معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب اَفلاک کے قُدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خُطبہ شبِ معراج

جانِ دوجہاں رِفعتِ سرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کر رَفَعۡنَا شبِ معراج

مُدت سے جو اَرمان تھا وہ آج نکالا
حوروں نے کیا خوب نظارہ شبِ معراج

آراستہ ہو خُلد مؤدب ہوں فرشتے
یوں ہاتفِ غیبی نے پکارا شبِ معراج

پیہم چلی آتی تھیں دُعاؤں کی صدائیں
ہر رات نبی کی ہو خدایا شبِ معراج

تھی راستہ بھر اُن پہ دُرُودوں کی نِچھاور
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شبِ معراج

دولہا تھے محمد تو بَراتی تھے فرشتے
اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شب معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گُلِ وحدت
خوشبو سے بسا عالَمِ بالا شبِ معراج

روشن ہوئے سب اَرض و سما نُور سے اس کے
جب ماہِ عرب عرش پہ چمکا شبِ معراج

تھا چرخِ چہارُم پہ کوئی طُور کے اُوپر
سرکار گئے عرش سے بالا شبِ معراج

جب پہنچے مقامِ فَتَدَلّٰی پہ محمد
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شبِ معراج

اے صَلِّ عَلٰی بزمِ تَدَلّٰی میں پہنچ کر
اس ذات میں گم ہوگئے آقا شبِ معراج

ممکن ہی نہیں عَقْلِ دوعالم کی رَسائی
ایسا دیا اللہ نے رتبہ شبِ معراج

عرش و مَلَک و اَرض و سما جنّت و دوزخ
اس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شبِ معراج

تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طُرّہ
اِک پل میں یہ طے ہوگیا رَستہ شبِ معراج

زنجیر درِ پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اور گرم تھا وہ بسترِ اعلیٰ شبِ معراج

اے ماہِ مَدینہ تری تنویر کے قرباں
چمکا دیا اُمت کا نصیبہ شبِ معراج

لو عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
کاٹا گیا عصیاں کا سیاپا شبِ معراج

اے مومنو مُژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بخشائش اُمت کا قَبالہ شبِ معراج

بھیجوں گا میں اُمت کو تری خُلد میں پہلے
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیؔل رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

ذکر حضور پاک ھے میرے لیے غذائے روح

ذِکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غِذائے رُوح
قَلْب کا چین اسی سے ہے کہیے اسے دَوائے رُوح

ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فَنا
ہر رَگ وپے میں عشقِ شاہ میرے رہے بجائے روح

مدحتِ شاہِ دیں کا نور ہر رَگ وپے میں ہے ضرور
قبْر میں تھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح

طیبہ پہ ہے ادھر نظَر حُوروں کا اشتیاق ادھر
دیکھئے بعد انتقال کونسی سَمت جائے روح

کرلو قبول یانبی عرضِ جمیلِ قادری
جب کہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہ رُوئے محمد

روشن ہے دو عالم میں مہ رُوئے محمد
کونین ہے عکسِ رُخِ نیکوئے محمد

تاباں ہے ہر اِک شے میں رُخِ پاک کا جلوہ
ہر گُل سے چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ظاہر یہ ہوا آیۂ اَللّٰہُ رَمٰی سے
ہے قوتِ حق طاقتِ بازوئے محمد

جب نائب و محبوبِ خدا آپ ہی ٹھہرے
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد

کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا
جھکتا نہ اگر وہ سُوئے اَبروئے محمد

مخلوق ہے جُویائے رضا مندیِ خالق
اللّٰہ تعالیٰ ہے رضا جُوئے محمد

دیتی ہے دُعاؤں سے تو اِیذاؤں کا بدلہ
کیا خوب ہے عادت تری اے خوئے محمد

جب حشر میں کوئی بھی کرے گا نہ سفارش
گھبرائے ہوئے آئیں گے سب سوئے محمد

سب منتظرِ رحمتِ معبود ہیں لیکن
ہے داورِ محشر کی نظر سوئے محمد

اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالَم کی نگاہیں
ہے داورِ محشر کی نظر سوئے محمد

برسے گی شفاعت کی جھڑن اُمتِ شہ پر
جس وقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد

مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگِ کوئے محمد

تاریکیٔ مرقد سے جو گھبرائے دلِ زار
پُرنور بنائیں اسے گیسوئے محمد

جنت تو منائے گی چلو میری طرف کو
اور میں یہ کہوں گا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیلِ رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگِ کوئے محمد

ہر شے میں ہے نورِ رخِ تابانِ محمد

ہر شے میں ہے نورِ رُخِ تابانِ محمد
ہر پھول میں خوشبوئے گلستانِ محمد

اللہ نے محبوب کو بے مِثْل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہم شانِ محمد

مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت
رب عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے شانِ محمد

آ سکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یارانِ محمد

سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو مَحبت
ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جُویانِ محمد

وہ دِل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مَدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربانِ محمد

اَعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے مُنکِر
اور سنگ و شجر تابعِ فرمانِ محمد

محبوبِ خدا حاکمِ مخلوقِ الٰہی
مخلوق خدا تابعِ فرمانِ محمد

تفسیر نے لَوْلَاکَ لَمَا کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمد

رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز
واللہ وہ ہے گنبد ایوانِ محمد

عُشّاق سمجھتے ہیں اسے گلشنِ جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمانِ محمد

شیروں پہ شَرف رکھتے ہیں دَربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد

لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو
اور رُوح بنے بُلبلِ بُستانِ محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
او دیکھ لو دِل چیر کے اَرمانِ محمد

ٹکراؤں گا سرِ تختۂ مرقد سے لحد میں
یاد آئے گا جس وقت بیابانِ محمد

کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامانِ محمد

قیدی کو چھڑا دیتا ہے ایک اُن کا اشارہ
مُجرم کو چُھپا لیتے ہیں دامانِ محمد

یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمد

پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دے گا
جنت میں چلے جائیں گدایانِ محمد

ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہہ کر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامانِ محمد

توصیف و ثنا لکھے جمیلِ رضوی کیا
جب صانعِ مطلق ہے ثنا خوانِ محمد

آنکھوں کا تارا نامِ محمد

آنکھوں کا تارا نامِ محمد
دل کا اُجالا نامِ محمد

اَللّٰہُ اَکْبَر ربُّ العُلا نے
ہر شے پہ لکھا نامِ محمد

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
سب سے ہے پیارا نامِ محمد

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کرلو وظیفہ نامِ محمد

شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں
رب کو ہے پیارا نامِ محمد

اللّٰہ والا دَم میں بنادے
اللّٰہ والا نامِ محمد

صَلِّ عَلٰی کا سہرا سجا کر
دولہا بنایا نامِ محمد

نُوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سب کا ہے آقا نامِ محمد

سارے چمن میں لاکھوں گُلوں میں
گُل ہے ہزارا نامِ محمد

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پکارا نامِ محمد

دونوں جہاں میں دنیا و دیں میں
ہے اِک وسیلہ نامِ محمد[1]

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دِل پر ہے کَندہ نامِ محمد

رکھو لحد میں جس دم عزیزو
مجھ کو سُنانا نامِ محمد

پڑھتی دُرودیں دوڑیں گی حوریں
لاشہ جو لے گا نامِ محمد

روزِ قیامت میزان و پُل پر
دے گا سہارا نامِ محمد

---

[1]: یہ شعر بریلی شریف والے مطبوعے میں ہے باقی دونوں مطبوعوں میں نہیں۔

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نامِ محمد

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر
کردے اِشارہ نامِ محمد

رَنج و اَلم میں ہیں نام لیوا
کردے اِشارہ نامِ محمد

بیڑا تباہی میں آ گیا ہے
دیدے سہارا نامِ محمد

زخمی جگر پر مَجروح دل پر
مرہم لگا جا نامِ محمد

دل میں عداوت خَر کے بھری ہے
نجدی نہ لے گا نامِ محمد

اپنے رضا کے قربان جاؤں
جس نے سکھایا نامِ محمد

آنکھوں میں آ کر دِل میں سما کر
رنگت رَچا جا نامِ محمد

اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں
آجا سما جا نامِ محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت ان کی لکھا کر

دِل کہتا ہے ہر وقت صفت اُن کی لکھا کر
کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر

اس محفلِ میلاد میں اے بندۂ سرکار
جب آئے دُرود اس شہِ عالَم پہ پڑھا کر

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو
اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ اُٹھا کر

خود اپنے بھکاری کی بَھرا کرتے ہیں جھولی
خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بَھلا کر

اَعدا سے جفا پر ہو جَفا اور یہ دعا دیں
یارب انہیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر

کُفّارِ بداَطوار سے پڑھواتے ہیں کِلمہ
اِک چاشنیٔ لذتِ دیدار چکھا کر

اے اَبر کرم بارشِ رحمت تری ہوجائے
ہو جائیں گنہگار ابھی پاک نہا کر

کیا دُور ہے سرکارِ مَدینہ کے کرم سے
تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بُلا کر

گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشقِ صادِق
لے جاتے ہیں طیبہ میں مَلَک اس کو اُٹھا کر

بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا
اِیمان یہ کہتا ہے مَدینے میں رہا کر

اے بادِ صبا اِتنا کرم بہرِ خدا کر
لے جا تو مَدینے کو مری خاک اُڑا کر

جو خُلد نہ چاہیں گے مَدینے کے عِوَض میں
لے جائیں گے رِضواں اُنہیں جنت میں مَنا کر

ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عَبدِ نبی ہیں
ہاں آتشِ دوزخ ہمیں دیکھے تو جَلا کر

کیا مہرِ قیامت ہمیں دِکھلائے گا تیزی
سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چُھپا کر

مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ
ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر

ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ اُمتِ عاصی
مولیٰ یہ کہیں گے کہ رِہا اس کو خدا کر

تو حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا
محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رِہا کر

ہے کون وہ دولت جو نہ دی اُن کو خدا نے
وہ کون سی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر

مُختار بنا کر انہیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے جو چاہے عطا کر

یہ عزت و رِفعت کہ ہر اِک شے پہ خدا نے
نام اُن کا لکھا نام سے ہے اپنے مِلا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ قوت
مُردوں کو جِلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالَم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا
بھیجا ہے خدا نے انہیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اِک نام کو جبریلِ امیں نے
عالِم کیا اللّٰہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجانا مَدد کے لیے اے ماہِ مَدینہ
اَحباب چلیں قَبْر میں جب مجھ کو سُلا کر

اِک جام مئے عشق کا بندہ کو پِلا کر
یا شاہِ عرب اپنی محبت میں فَنا کر

یہ حکم ملا رُوحِ امیں کو شب معراج
جبریل ابھی لا مرے پیارے کو بُلا کر

حاضر درِ اَقدس پہ ہوئے رُوحِ مُعَظَّم
اور عرض یہ کی رحمتِ عالَم سے جَگا کر

حاضر ہے بُراق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولہا بنے تیار ہوئے صاحب معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ تھکے بازوئے جبریل تو آگے
رفرف نے انہیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدیق کی آواز سُنا کر

پھر عرش سے پار اپنے قریں ان کو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دِیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ مولیٰ مری امت
تو آج کی شب نارِ جہنم سے رہا کر

جانِ دوجہاں رحمتِ عالم پہ ہو قرباں
آیا شب معراج غلاموں کو چُھڑا کر

وہ روز جمیلؔ رضوی کو ہو مُیَسّر
کچھ نعت پڑھے روضہ پُرنور پہ آ کر

اس کوکب ہو گل و گلزار عزیز

اُس کو کب ہو گُل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھ کو مبارک بُلبل
مجھ کو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طبیبو نہ کرو میرا علاج
مجھ کو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سِدرہ سے امیں
کہ ہے ان کو دَرِ سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
اُمتِ احمدِ مُختار عزیز

نیچری رافضی و وہابی
سُنیوں کو نہیں زِنْہار عزیز

یہ ہیں سب دُشمنِ اللہ و رسول
کیسے رکھے انہیں دِیندار عزیز

اہلسنّت کو ہے جنت مرغوب
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حُور کیا دیکھوں جمیلؔ رضوی
مجھ کو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز

رکھتا ہے جو غوثِ اعظم سے نیاز
ہوتا ہے خوش اُس سے مولیٰ بے نیاز

ہوں گی آساں ساری تیری مشکلیں
صدقِ دل سے غوث کی کر دے نیاز

ہے فضیلت گیارھویں تاریخ میں
اس لیے افضل ہے اس میں دے نیاز

ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
جو مُیَسَّر ہو اسی پر دے نیاز

ہاں اَدب تعظیم لازم ہے ضرور
بے اَدب ہرگز نہ یہ پائے نیاز[1]

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
بے اَدب ہرگز نہ کھائے یہ نیاز

ہیں جو بدمذہب وہابی رافِضی
ہے حرام اُن کو اگر کچھ دے نیاز

گاندھوی بھی بے ادب گمراہ ہے
ہے حرام اس کو اگر کچھ دے نیاز

اے جمیلؔ قادری ہُشیار باش
عُمْر بھر چُھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

جلا ہوا بچہ اچھا ہوگیا

محمد بن حاطِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک صحابی ہیں یہ بچپن میں اپنی ماں کی گود سے آگ میں گر پڑے اور کچھ جل گئے، ان کی ماں ان کو لے کر خدمتِ اقدس میں آئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعابِ دہن ان پر مَل کر دعا فرما دی۔ محمد بن حاطِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ماں کہتی تھیں کہ میں بچے کو لے کر وہاں سے اٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ بچے کا زخم بالکل ہی اچھا ہوگیا۔ (سیرتِ مصطفٰے ص۸۰۳ بحوالہ الخصائص الکبری، باب ایاتہ فی ابراء المرضی...الخ، ۲/۱۱۵)

مجھ کو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس

مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مُختار کے پاس
حالِ دل عرض کروں سَیّدِ اَبرار کے پاس

جس کو دیکھو وہ اِسی دَر پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی دَرِ سرکار کے پاس

بے طلَب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں مرے مَالک و مُختار کے پاس

دولت و فَضْل و کرم نعمت و جاہ و اِقبال
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس

بادشاہانِ جہاں دَست نگر ہیں ان کے
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دَربار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آوازِ اَغِثْنِی سن کر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

دل پہ کَندہ ہے ترا اِسمِ گرامی شاہا
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مُشتاقوں کی
کہ چلے آتے ہیں وہ طالبِ دِیدار کے پاس

یارسولِ عربی میری شَفاعت کرنا
پیش اَعمال ہوں جب واحدِ قہار کے پاس

دیکھ کر روضۂ پُرنور کو ایسا تڑپوں
دم نکل جائے مرا آپ کی دیوار کے پاس

ہے شہیدی کی طرح عرضِ جمیلِ رَضوی
میری تُربت بھی بنے آپ کی دیوار کے پاس

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق
یانبی سب ہے تمہاری رونق

عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن
فرش پر بھی ہے تمہاری رونق

دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہہ دیں
ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق

خُلد و اَفلاک مُزَیَّن ہیں سبھی
پھر ہے طیبہ کی نرالی رونق

مسکرا دیجیے یاشاہ کہ ہو
دوجہاں میں ابھی دُونی رونق

حور و غلماں مَلَک و جن و بشر
ہے یہ سب آپ کے دم کی رونق

تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی
تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق

میں ہوں محبوبِ خدا کا مَدّاح
میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیلِؔ رَضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تم پہ میری جان قربان غوث پاک

جان و دِل سے تم پہ میری جان قربان غوثِ پاک
ہے سلامت تم سے میرا دِین وایمان غوثِ پاک

میں ترا اَدنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دِین و اِیمان غوثِ پاک

میں ترا مَملوک تو مالک میں بندہ تو ہے شاہ
تو سلیماں اور میں مورِ سلیماں غوثِ پاک

سجدہ گاہِ اَولیائے دَہر ہے نقشِ قدم
اور تری نعلِ مقدس تاجِ شاہاں غوثِ پاک

اَولیا ہیں سب سلاطیں ہم رعایا و غلام
اولیا سب ہیں رَعیّت اور سلطاں غوثِ پاک

ہاتھ خالی رُوسیہ عاصی یہ سب کچھ ہُوں مگر
نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوثِ پاک

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

آپ کی چشمِ کرم کا اِک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوثِ پاک

ناز قسمت پہ کروں پاؤں جہاں کی سَروَری
تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوثِ پاک

کب بلائیں اپنے در پر کب رُخِ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوثِ پاک

میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر
میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوثِ پاک

زندگی میں نَزْع میں مَرقَد میں حشر و نشر میں
ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوثِ پاک

آپ کا نامِ مُقدّس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کے لیے کافی ہے ساماں غوثِ پاک

ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کے لیے
حَشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دُکّاں غوثِ پاک

کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں
حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پُرساں غوثِ پاک

پُرسشِ اَعمال کا ہے وقت مولےٰ المدد
نام لیوں کو چُھپالو زیرِ داماں غوثِ پاک

بھیجا تو نے ہی مُعینُ الدّین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوثِ پاک

تیرے ہوتے سا تے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبدِ قادِر شاہِ جیلاں غوثِ پاک

کالے کالے کُفر کے بادَل اُمنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قُطبِ عالَم شاہِ جیلاں غوثِ پاک

لُٹ رہا ہے قافِلہ بغداد والے لے خبر
المدد محبوبِ سُبحاں شاہِ جیلاں غوثِ پاک

ظالموں نے ظُلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہِ جیلاں غوثِ پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہِ جیلاں غوثِ پاک

لاج والے سُنّیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولہا شاہِ جیلاں غوثِ پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پر اُن کا لطف ہو
اُن کا داماں ہم پہ اُن پر تیرا داماں غوثِ پاک

کیجئے امداد عزت دوجہاں میں دیجئے
ہے جمیلؔ قادِری اَدنیٰ ثنا خواں غوثِ پاک

کیا لکھوں عزو علائے غوثِ پاک

کیا لکھوں عِزّ و عُلائے غوثِ پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوثِ پاک

شاہ کردے چور کو اِک آن میں
میں فدا تجھ پر عطائے غوثِ پاک

اس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر لے جو پائے غوثِ پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اس کے سامنے
ہوگئی جس پر عطائے غوثِ پاک

یاخدا بہرِ شہیدِ کربلا
ہو ترقی پر وِلائے غوثِ پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دِکھائے غوثِ پاک

قبر سے اُٹھوں تو اے ربِّ کریم
میرا سر ہو اور پائے غوثِ پاک

غوثِ اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوثِ پاک

کاش ہم سے رُوسیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پہ بلائے غوثِ پاک

کیجیے اُس کو مہرِ محشر کیا ستائے
لَا تَخَف جس کو سنائے غوثِ پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوثِ پاک

منکر بددیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیرِ لوائے غوثِ پاک

قادری دولہا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوثِ پاک

ناز ہے گر زاہدوں کو زہد پر
ہم کو کافی ہے دُعائے غوثِ پاک

نام لیووں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوثِ پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھ کو کہتے ہیں گدائے غوثِ پاک

ہم پہ برسادے خدا کے واسطے
اِک بھرن ابر سخائے غوثِ پاک

کھول دے لِلّٰہ مشکل کی گرہ
میں فدا بند قبائے غوثِ پاک

کس طرح وہ راہ بھٹکے دَہر میں
راہِ حق جس کو دکھائے غوثِ پاک

کیوں نہ ہو محبوبِ سبحانی لقب
ہے پسندِ حق اَدائے غوثِ پاک

اس رضا کا ہے جمیلِ قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول
مجھ سے عاصی کو کیا تو نے ثناخوانِ رسول

یاالٰہی عشقِ مولٰی میں مجھے ایسا گما
تا اَبد نکلے نہ میرے دل سے اَرمانِ رسول

اَمر اُن کا اَمرِ رب ہے نَہْی اُن کی نَہْیِ رب
وہ ہے فرمانِ الٰہی جو ہے فرمانِ رسول

دو جہاں میں آفتابِ ہاشمی کی ہے ضِیا
آئینہ ہیں ہر دوعالَم پیشِ چشمانِ رسول

ہیں مَلَک روضے پہ حاضر دابِ شاہی کے لیے
ورنہ خود مولٰی تعالٰی ہے نگہبانِ رسول

بھول جائے باغ و گُل کو چھوڑ دے سیرِ چمن
عندلیب زار گر دیکھے بیابانِ رسول

اُن کے دَر سے بھیک پاتے ہیں سلاطینِ جہاں
بادشاہانِ زمانہ ہیں گدایانِ رسول

ایک ہم ہیں جو فِراق و ہِجْر میں تڑپا کریں
اِک وہ ہیں جو بے قسمت سے دَربانِ رسول

چل دیئے جو روضۂ شہ کی زیارت کے لیے
ہوگئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمانِ رسول

ہے بیابانِ مَدینہ جان اَہل خلد کی
آبروئے جنت الماویٰ گلستانِ رسول

سَوْفَ یُعْطِیْکَ فَتَرْضٰی مُہر ہے اِس بات پر
خُلد میں بے شُبہہ جائیں گے گدایانِ رسول

اس طرح آئیں گے اُن کے نام لیوا حشر میں
لب پہ ہوگا نامِ حق ہاتھوں میں دامانِ رسول

یاالٰہی آفتابِ حشر جب تیزی دکھائے
سایہ گُستر ہو گنہگاروں پہ دامانِ رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہِ جیلاں کا طفیل
عاصیوں کے جرم دھو دے چشمِ گریانِ رسول

اُن کے قدموں پر کیے قربان اپنے جان و مال
آفریں صد آفریں اے جاں نثارانِ رسول

مُنکِرانِ مجلسِ میلاد سے کہہ دے کوئی
محفلِ اقدس میں آکر دیکھ لیں شانِ رسول

جس طرح وَاصِف ہے دنیا میں جمیلِ قادری
حَشر میں بھی ہو یونہیں یارب ثنا خوانِ رسول

ایسی قدرت نے تیری صورت سنواری یارسول

ایسی قدرت نے تیری صورت سنواری یارسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یارسول

ہے چمک تیرے دُرِ دنداں میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یارسول

اے تیری رِفعت کہ تیرے رب نے کی تجھ کو عطا
تاجدارانِ جہاں کی تاجداری یارسول

ہے کہاں مادَر کو اُلفت اس قدر فرزند سے
تجھ کو ہے اُمت کی جتنی پاسداری یارسول

خوابِ غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اَشکباری یارسول

رات کاٹی ہم نے سوکر دن گزارا لَہْو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یارسول

وَقتِ پیدائش شبِ معراج مَرقَد میں کہیں
تم نے اُمت کی نہ چھوڑی غمگساری یارسول

عاصیوں کی مُلحِدوں کی مشرک و کُفّار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یارسول

حق کے پیارے آپ اور اُمت ہے پیاری آپ کو
اس لیے حق کو ہوئی اُمت بھی پیاری یارسول

ایک قطرہ ہو عطا جامِ مئے عرفان سے
دُور ہو دِل سے مرے غفلت شعاری یارسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدرِ کرار نے
تیرے سونے پر نمازِ عَصر واری یارسول

زندگی بھر بعدِ مُردَن روزِ محشر تک رہے
تیرے دَر سے مجھ کو حاصل ہمکناری یارسول

شانِ رحمت جوش پر آئی چُھڑایا قید سے
بے کَلی کے ساتھ جب ہرنی پکاری یارسول

کوئی بھی دنیا و عُقبیٰ میں نہیں پُرسانِ حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یارسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نامِ پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یارسول

گر خدا چاہے تو اُٹھ جائے گا پردہ قبْر سے
مر کے بھی دیکھا کروں گا شکل پیاری یارسول

کعبۂ دل میں مَدینہ اور مَدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تُربت تمہاری یارسول

اس لیے عُشّاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یارسول

یاحبیبَ اللّٰہ یاغوثُ الْوریٰ جس دم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یارسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نارِ جحیم
دونوں عالَم میں وہابی کی ہے خواری یارسول

ہے فقط اتنی تمنا اے جمیلؔ قادری
ہو تری خالص محبت دِل میں ساری یارسول

دل میں ہو میرے جائے محمد

دل میں ہو میرے جائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
سر میں رہے سودائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

فرش کی زینت رونقِ جنت باعثِ خلقت مظہرِ وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

طور پہ پہنچے حضرتِ موسیٰ چوتھے فلک پر حضرتِ عیسیٰ
عرشِ مُعلّٰی جائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قبلہ کعبہ روضہ والا عرش سے اعلیٰ قبر مُعلّٰی
جانِ جناں صحرائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جِنّ ومَلَا ئِک حور وغِلماں سب ہیں نام پہ اُن کے قرباں
کون نہیں جُویائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حق نے انہیں بے مِثْل بنایا پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نورِ خدا اَعضائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جب کہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نزع میں تھا بیمارِ محبت یاد جو آئی ان کی صورت
بر سرِ بالیں آئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
تاجِ فَتَرْضٰی سر پر رکھ کر حق نے کہا کہ بروزِ محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
قَبْر سے جس دَم سر کو اُٹھاؤں ساری مرادیں دل کی پاؤں
دیکھوں رُخِ زیبائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
اَہلِ مَعَاصی پائیں خلاصی دفترِ بد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دَریائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
جب گھبرائیں گے عاصی ڈر کر رحمتِ حق یہ کہے گی بڑھ کر
چین کریں شیدائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
وِرد کرو اَسمائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
سن کے نبی کا ذِکرِ وِلادت دیکھ کے ان کی رِفعت و شوکت
خاک ہوئے اَعدائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ہے یہ دُعائے جمیلِ مضطر حشر کے دن اے داورِ محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جا کے صبا تو کوئے محمد

جا کے صبا تو کوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
لا کے سنگھا خوشبوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہرِ مدینہ[1]
چشم لگی ہے سُوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حشر کا خوف ہے سب پر غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے سُوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تِشنہ دَہانو غم ہے تمھیں کیا اَبرِ کرم اب جھوم کے برسا
لو وہ کُھلے گیسوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

رنگ ہے ان کا باغِ جہاں میں ان کی مہک ہے خُلدِ جِناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہو شہرِ مدینہ

شمس و قمر میں اَرض و فلک میں جن و بشر میں حُور و مَلک میں
عکس فِگَن ہے رُوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

مُشک و گلاب وعُود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا ہلالِ عید ہو قرباں
دیکھے اگر اَبروئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

سیفِ خدا پر جنگ ہو آساں ہو غَزَوات میں فتح نمایاں
اے تری شوکت موئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

دین کے دشمن ان کو ستائیں دیں یہ ہمیشہ ان کو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

ہو نہ جمیلِ قادِری مُضطَر ہاتھ اُٹھا کر حق سے دعا کر
مجھ کو دِکھا دے کُوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
زینتِ عرشِ مُعلّٰی اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر دُرود
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرود
ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

سر جھکا کر باادب عشقِ رَسُوْلُ اللّٰہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بُلبلیں
گُل کھلا باغِ اَحد کا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

شہ عرش اعلیٰ سلام علیکم

شَہِ عرشِ اعلیٰ سَلامٌ عَلَیْکُمْ
حبیبِ خدایا سَلامٌ عَلَیْکُمْ

مرے ماہِ طیبہ سَلامٌ عَلَیْکُمْ
شہنشاہِ بطحا سَلامٌ عَلَیْکُمْ

خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سَلامٌ عَلَیْکُمْ

جو تشریف لائے وہ سلطانِ عالَم
تو کعبہ پکارا سَلامٌ عَلَیْکُمْ

وہ عالَم کا آقا و مولیٰ بنا کر
تمھیں حق نے بھیجا سَلامٌ عَلَیْکُمْ

یہ آواز ہر سَمت سے آرہی ہے
شَہِ دین و دنیا سَلامٌ عَلَیْکُمْ

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر
کہوں پیشِ روضہ سَلامٌ عَلَیْکُمْ

دعا ہے کہ جب وَقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سَلامٌ عَلَیْکُمْ

جمیلؔ اپنے آقا شفیعُ الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سَلامٌ عَلَیْکُمْ

تیرے جد کی ہے بارھویں غوث اعظم

تیرے جَد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم
ملی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم

کوئی ان کے رُتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوثِ اعظم

تو ہے نور و آئینۂ مصطفائی
نہیں کوئی تجھ سا حَسیں غوثِ اعظم

ہوئے اَولیا ذی شَرَف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظم

جہاں اَولیا کرتے ہیں جَبْہَ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوثِ اعظم

ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلبِ حَزیں غوثِ اعظم

مجھے بھی بلالو خدارا کہ میں بھی
گِھسوں آستاں پر جبیں غوثِ اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوثِ اعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہردم ہیں سب سے قریں غوثِ اعظم

ہماری بھی لِلّٰہ بگڑی بنا دو
غلاموں کے تم ہو مُعیں غوثِ اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دِیں غوثِ اعظم

چُھپالے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اُٹھیں غوثِ اعظم

وہ ہے کون سا ان کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوثِ اعظم

حُسین و حَسن کی تُو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوثِ اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتحِ مُبیں غوثِ اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دُھومیں مچیں غوثِ اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے
کھنچی گردنیں جھک گئیں غوثِ اعظم

نہ تھے مُطلقاً اَولیا جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوثِ اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کُھلیں غوثِ اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوثِ اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوثِ اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دِلوں کی کِھلیں غوثِ اعظم

کرم گر کرو میرے مدفن میں آؤ
تو ہو قبر خُلدِ بریں غوثِ اعظم

الٰہی ترا کلمۂ پاک مجھ کو
سکھائیں دَم واپسیں غوثِ اعظم

بسُوئے جمیلؔ از نگاہِ عنایت
بَبیں غوثِ اعظم بَبیں غوثِ اعظم

ھے دِل کو تری جستجو غوثِ اعظم

ہے دِل کو تری جُستُجو غوثِ اعظم
زَباں پر تری گفتگو غوثِ اعظم

ترا ذِکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گُلوں میں ترا رَنگ و بو غوثِ اعظم

نظر میں کوئی خوبُرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوثِ اعظم

ہیں سورج اگر مصطفےٰ چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوثِ اعظم

لگا زخم تیغِ مَعاصی کا دل پر
تو رحمت سے کردے رَفو غوثِ اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اَعدا بہت جنگجو غوثِ اعظم

قوی کر قوی مجھ کو دے ایسی قوّت
کہ ہو سرنگوں ہر عَدو غوثِ اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوثِ اعظم

طفیلِ حُسین و حَسَن لاج رکھ لے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوثِ اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے رُوبرُو غوثِ اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دِل پُرمَعاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرُو غوثِ اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے رُوبرُو غوثِ اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوثِ اعظم

بچالے غلاموں کو بہرِ پیمبر
چلی کُفْر و بدعت کی لُو غوثِ اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
تری دِید کی آرزو غوثِ اعظم

مِلیں اب تو بغداد کی مجھ کو گلیاں
میں کب تک پھرں کُو بکُو غوثِ اعظم

جمیلؔ اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گُل ہیں اور اُن میں بُو غوثِ اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث الاعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوثُ الاعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بَل غوثُ الاعظم

ترا دامنِ پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عُمْر کا مَا حَصَل غوثُ الاعظم

حُسین و حَسَن پھول باغِ نبی کے
اسی باغ کا تو ہے پھل غوثُ الاعظم

ہے قولِ خضر یہ کہ سب اَولیا میں
نہیں کوئی تیرا بدل غوثُ الاعظم

بھکاری ترے شَمْس و زُہرہ عطارِد
گدا مُشْتَرِی و زُحَل غوثُ الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو اُس کو کوئی خَلَل غوثُ الاعظم

کیا تو نے آرام اس جاں بلب کو
وہ تھے دست و پا جس کے شَل غوثُ الاعظم

شفا خانہ عام دربارِ عالی
تو شافیِ جملہ عِلَل غوثُ الاعظم

کیا اِک نگاہِ کرم نے تمہاری
کوئی قُطْب کوئی بَدَل غوثُ الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ اُن سے
سنبھالیں گے کل اس کی کل غوثُ الاعظم

کھلا دے کلی دل کی میں تیرے صدقے
پریشان ہوں آج کل غوثُ الاعظم

دِلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دِل پر ہے رَنجوں کا دَل غوثُ الاعظم

ہیں مشکل کُشا جدِّ اَمجد تمہارے
کرو میرے عُقدوں کو حل غوثُ الاعظم

کرم کے ہیں پیاسے ترے نام لیوا
کُھلے آبِ رحمت کا نَل غوثُ الاعظم

تری خاکِ دَر کا بنائیں جو سرمہ
تو آنکھیں ہوں میری کَھرَل غوثُ الاعظم

تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں
وَہیں مجھ کو آئے اَجل غوثُ الاعظم

ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر
جب آئے پیامِ اَجل غوثُ الاعظم

مجھے شکل اپنی دکھانا خدارا
جب آئے پیامِ اَجل غوثُ الاعظم

بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے
کِھلے مرے دِل کا کنوَل غوثُ الاعظم

ہوئی چار جانب سے اَعدا کی یُورِش
ذرا تیغ لے کر سنبھل غوثُ الاعظم

کچھ ایسا ہُوا تیری عزت کا شُہرہ
کہ گونج اُٹھے دَشت وجَبَل غوثُ الاعظم

یہ قادِر کے گھر سے ملی تجھ کو عزت
قضا خواب سے دِی بدَل غوثُ الاعظم

عطا دِینِ اسلام کو ہو ترَقّی
مٹا سارے جھوٹے مِلَل غوثُ الاعظم

جمیلؔ آرزو ہے کہ مجھ کو بُلا کر
سُنیں مجھ سے خود یہ غزل غوثُ الاعظم

گلِ بوستان نبی غوثِ اعظم

گُلِ بُوستانِ نبی غوثِ اعظم
مَہِ آسمانِ عَلی غوثِ اعظم

جسے چاہے کردے عطا سربلندی
ملی ہے تجھے خُسروی غوثِ اعظم

وَلی ہوگیا وہ اِشارے سے تیرے
سدا جس نے کی رَہزَنی غوثِ اعظم

بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا
نظر تیری جانب اُٹھی غوثِ اعظم

وَلی بن گئے دَم میں فُسّاق و رَہزَن
نظر تیری جب پڑ گئی غوثِ اعظم

وَلی قُطْب و اَبدال و اَوتاد و کامِل
کریں تجھ سے کیا ہمسَرِی غوثِ اعظم

تو وہ گل ہے باغِ حُسین و حَسَن کا
کہ بُو تیری سب میں بَسی غوثِ اعظم

قدم کیوں نہ لیں اَولیا چشم و سر پر
کہ ہیں والیِ ہر وَلی غوثِ اعظم

خدا تک نہ کیونکر ہو اُس کی رَسائی
کرے جس کی تو رَہبری غوثِ اعظم

تو ہے شیخِ کل اور سب تیرے چیلے
تیرے زیرِ پا ہر وَلی غوثِ اعظم

وِلایت کا ہے مُلک زیرِ حکومت
ملی تجھ کو شاہَنشَہی غوثِ اعظم

وِلایت کرامت کو ہے ناز جن پر
وہ تجھ سے ہوئے مُلتَجی غوثِ اعظم

ملے ہیں ترے جَدِّ اَمجد سے تجھ کو
علومِ خَفی و جَلی غوثِ اعظم

تمھیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن
ہوئی ہے جو حالت مری غوثِ اعظم

ہزاروں اَلم سر پہ اَور میں اکیلا
مری دیکھ لو بے بسی غوثِ اعظم

ہے بگڑی ہوئی آج کل میری قسمت
تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوثِ اعظم

بدل دے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ
جو ہے مجھ میں خصلت بُری غوثِ اعظم

اِشارے سے تیری نگاہِ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوثِ اعظم

مری جھولیاں بھی مُرادوں سے بھر دے
سخی ہے تو اِبنِ سخی غوثِ اعظم

پھرے دَر بدَر کیوں بھکاری بھٹکتا
ترے گھر میں ہے کیا کمی غوثِ اعظم

تو خونِ شہیداں کے صدقے میں دھو دے
ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوثِ اعظم

لگا دے سہارا مدد کر خدارا
تلاطُم میں کشتی پھنسی غوثِ اعظم

ہو سرسبز شاداب باغِ تمنا
رہے شاخِ دِل کی ہری غوثِ اعظم

طفیلِ پیمبر یہی مُدعا ہے
کہ ہو سرنگوں مُدعی غوثِ اعظم

اگر تیری امداد آئے مدد کو
مُقدّر کی نکلے کجی غوثِ اعظم

ترے ذکر میں عیش و عزت سے گزرے
جو باقی ہے کچھ زندگی غوثِ اعظم

خدا کے لیے ایسا بےخود بنادے
کہ مٹ جائے ساری خودی غوثِ اعظم

مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے
جو ہے دل میں حسرت بھری غوثِ اعظم

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دمِ جاں کُنی غوثِ اعظم

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوثِ اعظم

سُنا لَاتَخَفْ تیرا فرمانِ عالی
غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم

قیامت کے دن ہوں گے تیری بدولت
ترے نام لیوا بَری غوثِ اعظم

سیہ کار کی قَبْر میں ہے اندھیرا
تو آجا کہ ہو چاندنی غوثِ اعظم

ذرا کھولدے اپنا نورانی چہرہ
کہ مٹ جائے سب تیرگی غوثِ اعظم

اگر بہرِ اِمْداد دِل سے پکاریں
ہوں تشریف فرما ابھی غوثِ اعظم

جو لڑکی تھی قبضے میں دیوِ لَعیں کے
ترے نام سے وہ بچی غوثِ اعظم

صبا دَست بستہ سلام عرض کرنا
جو مل جائیں تجھ کو کبھی غوثِ اعظم

جمیلؔ اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوثِ اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوثِ اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوثِ اعظم
ترا نام مومن کی جاں غوثِ اعظم

پناہِ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دَارُالاَماں غوثِ اعظم

زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوثِ اعظم

تری مجلسِ وَعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہِ مُرسَلاں غوثِ اعظم

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری مجلسوں کا سماں غوثِ اعظم

نہ لے بھول کر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گُلِستاں غوثِ اعظم

ہے بزمِ حُسین وحَسَن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمع داں غوثِ اعظم

ترے جدِّ امجد ہیں نورِ الٰہی
ہے نُوری تیرا خانداں غوثِ اعظم

علوم و فیوضِ شہنشاہِ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوثِ اعظم

ترے سامنے حالتِ دل ہے روشن
کروں زور سے کیوں فُغاں غوثِ اعظم

تمہاری وِلایت سیادت کرم کا
ہُوا شور تا لامکاں غوثِ اعظم

ترے وَعظ میں آکے شاہِ عرب نے
بڑھائی تری عِز و شاں غوثِ اعظم

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم

قلوبِ خلائق کی بابِ جِناں کی
ملی ہیں تجھے کُنجیاں غوثِ اعظم

بُخارا و اَجمیر و مارَہرَہ کلیَر
یہ سب ہیں تری نَدیاں غوثِ اعظم

کریں جبّہ سائی جہاں تاج والے
وہ ہے آپ کا آستاں غوثِ اعظم

مٹائے ترے دَر پہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوثِ اعظم

ملے اب تو گلزارِ بغداد مجھ کو
میں بلبل ہوں بے آشیاں غوثِ اعظم

ملے گی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دوعالَم میں امن و اماں غوثِ اعظم

دوعالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوثِ اعظم وہاں غوثِ اعظم

ذَرا صِدقِ دِل سے پکارو تو اُن کو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوثِ اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوثِ اعظم

اگر ذِکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عُمرِ رواں غوثِ اعظم

ملے رَنج و اَفکار سے مجھ کو مہلت
کہ ہوں آپ کا مدح خواں غوثِ اعظم

مرے دم میں جب تک رہے دم رہوں میں
ترے ذِکر سے تر زباں غوثِ اعظم

دَمِ صُور مَرقد سے کہتا اُٹھوں گا
وہاں لے چلو ہیں جہاں غوثِ اعظم

ہمارے قُصور و خطا بخشوا کر
دِلائیں قُصورِ جناں غوثِ اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب و تُواں غوثِ اعظم

جمیلؔ اب ہو ساکت مقامِ اَدَب ہے
کہاں تیرا منہ اور کہاں غوثِ اعظم

حق کے محبوب کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں

حق کے محبوب کی ہم مَدح و ثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینۂ دِل کی جِلا کرتے ہیں

راہ میں ان کی جو زَر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوسِ بَریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جَپا کرتے ہیں
تیر کب اُن کی دُعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخش دیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مَقاصِد دل کے
تیری ہی سَمت جو منہ کرکے دعا کرتے ہیں

کردیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں تری دَین کے قربان کہ تیرے منگتا

تجھ سے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ انہیں کس لیے عُمرِ جاوید

جو قضاؤں کو ترے دَر پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جِلانا مُردے

آپ کے دَر کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

خُلد دے دینا فقیروں کو غنی کردینا

آپ کے دَر کے گداوں کے گدا کرتے ہیں

ان کی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں

تیرے کوچہ میں جو دن رات پِھرا کرتے ہیں

بے زباں طائرِ وَحشی بھی اَلم کی اپنے

تیرے دَربار میں فریاد و بُکا کرتے ہیں

اُنگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے

سیکڑوں جس سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جا کے دیکھیں گے کسی روز بہارِ طیبہ

اسی امید پہ عُشّاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لے لو ہمیں اے قافلے والو لِلّٰہ

ہند میں بے سر و سامان پھرا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دل میں ٹھنڈک

آپ کے ذِکر سے مردُود جلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیلِ رضوی

لوگ مدّاحِ نبی تجھ کو کہا کرتے ہیں

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعالمین

اے شکیبِ جانِ مُضْطَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں
رحم گُستر بندہ پرور رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

اے کہ نورت ماہ پرور رحمۃٌ لِّلْعالَمیں
بر درِ تو مہر چاکر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقّ ست فرمانِ شُما
کاش بینم روئے انور رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

از سُمومِ رنج و غم ہَمّ و اَلَم مَن سوخْتَم [1]
شد دلِ مَنْ مثلِ اَخگر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

قطرۂ زابِ کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دِلے دارَم جو مجمر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں [2]

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
از سموم رنج وغم درد والم من سوختم

[2]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
چوں دِلے دارم چو مجمر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

تیرہ و تار ست شامِ ما غریباں صبح کن
آفتابِ ذرّہ پرور رحمۃٌ لِّلعالمیں

گر جمالِ احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوارِ حق در رحمۃٌ لِّلعالمیں

اوست گر ربِ جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلواتِ حق بر رحمۃٌ لِّلعالمیں

چوں بر آرم سر ز گورِ خود ببینم روئے اُو
چشم بادا یا خدا بر رحمۃٌ لِّلعالمیں

دامنِ احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جانِ ما بادا فدا بر رحمۃٌ لِّلعالمیں

من جمیلم مضطرم بر درگہ تو حاضرم[1]
رحم کن بر حالِ مضطر رحمۃٌ لِّلعالمیں

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
من جمیلؔ مضطرم بر درگہ تو حاضرم

میرے مولا میرے سرور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

میرے مولا میرے سروَر رحمۃٌ لِّلْعالمیں
میرے آقا میرے رہبر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

لاتے ہی تشریف فرمایا کہ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ
اے شفیع روزِ محشر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

دستِ اَقدس سینہ پر ہو رُوح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

روزِ محشر شانِ رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پر نور منظر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

میں پیامِ زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا دَر ہو مرا سر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

قدرتیں رب نے تمہارے تم کو دی ہیں بیشمار
میرا چمکا دو مُقَدَّر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

مدح خوانی کا صلہ دیدارِ حق خُلد بریں
ہو عطا یا شاہِ کوثر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

عالمِ عِلْمِ لَدُنّی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

کُفْر کی ظُلمت چھٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشیدِ مُنوَّر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

اپنے دامن میں چُھپا لینا خدا کے واسطے
تیز ہو جب مہرِ محشر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

دل میں آنکھوں میں جگہ ہے آپ ہی کے واسطے
آ سلیماں مور کے گھر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں خستہ خراب
اب بُلا لو اپنے دَر پر رحمۃٌ لِّلْعالمیں

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃٌ لِّلْعالمیں

مَظہرِ ذاتِ خدا محبوبِ رَبِّ دوسرا
بادشاہِ ہَفت کِشور رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

جس نے دیکھی تیری صورت حق اُسے یاد آ گیا
کیوں نہ ہوں آنکھیں مُنوَّر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

تو نے فرمایا ھُوَ الْمُعْطِیْ وَ اِنِّیْ قَاسِمٌ
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

روزِ محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لیے
ڈھونڈتے ہیں مِثْلِ مادر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

ہم کو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عُقبیٰ کی فِکْر
بس گئے ہیں دِل کے اندر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا اَبد
ہر صِفَت میں سب سے بڑھ کر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

دُور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

میری طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر
بس یہ ہے اِرشادِ سرور رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

دِین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو
دِین و دُنیا دیں گے یکسر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

جالیاں ہوں ہاتھ میں اور اِلتجائیں لب پہ ہوں
ہو مُقَدَّر یاوَری پر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

تیرے تیری آل کے صدقے میں اے جانِ جہاں
ہو مُیَسَّر حجِ اَکبر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

تیرا جلوہ تھا شبِ اَسریٰ کہ عرش و فرش میں
نورِ حق تھا جلوہ گُستَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

کیا زمین و آسماں کیا اَنبیا کیا اَولیا
سب ہیں مُشْتَق تو ہے مَصْدَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

بس خدا اُن کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے برتر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

ذِکْر تیرا دِلکُشا اور نام تیرا جاںفِزا
فِکْر تیری رُوح پَروَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

سب فَصِیحانِ زمانہ دَم بخود حیرت میں ہیں
کون ہے تم سا سخن وَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

رَمزِ محبوب و محبّ میں تیسرے کو دَخْل کیا
سِرِّ حق ہے ذاتِ اَطہر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

پنجتن ہیں فاطمہ خَیرُ النِّسا شیرِ خدا
سِبْطِ اَکبر سِبْطِ اَصغر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

سایۂ عرشِ الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عِصیاں سے دفتر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

بے پڑھے عالِم نے ہر عالَم پہ عِلْم اِلقا کیے
عِلمِ غیبِ حق کے مَظْہَر رحمۃٌ لِّلْعالَمیں

پنجۂ قدرت سنوارے جن کو وہ ہیں مُشک ساں
تیرے گیسوئے مُعَنبر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

تم سخی داتا ہو میں اَدنیٰ بھکاری آپ کا
دے دو ٹکڑا ہاتھ اُٹھا کر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

نیک بندوں پر تو رہتی ہے عنایت روز و شب
رُوسِیَہ پر بھی کرم کر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

سنتے ہی جاؤُ کَ اِستغفار میں کرنے لگا
ہوں جرائم عَفْو یکسر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

خادِمِ دَرباں بنالو بندۂ دَرگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار دَر دَر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

تشنگیِ شربتِ دِیدار سے مُضطَر ہوں میں
ہو عطا لِلّٰہ ساغر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

خوفِ محشر کیوں جمیلِ قادِری رَضوی کو ہو
دونوں عالَم میں ہیں سر پر رحمۃٌ لِّلعٰلمین

اُمنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں

اُمنگیں جوش پر آئیں اِرادے گُدگُداتے ہیں
جمیلِ قادری شاید حبیبِ حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جس کی دَم بھر میں
وہ جس کو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

اُنہیں مل جاتا ہے گویا وہ سایہ عرشِ اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مُقدَّر اس کو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آ کر
غبارِ فرشِ طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شَہِ طیبہ یہ قوت ہے ترے دَر کے گداؤں میں
جِلا دیتے ہیں مُردوں کو وہ جس دم لب ہلاتے ہیں

مرے مولیٰ یہ قوّت ہے ترے دَر کے گداؤں میں
وہ جس کو چاہتے ہیں شاہ دَم بھر میں بناتے ہیں

مَدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انہیں تشریف لا کر حضرتِ رِضواں مناتے ہیں

تَصَدُّق جانِ عالَم اس کریمی اور رحیمی کے
گُنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چُھپاتے ہیں

وَہابی قادیانی گاندھوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دَم اہلسنّت کو ستاتے ہیں

جمیلِ قادری کو دیکھ کر حُوروں میں غُل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعتِ حبیبِ حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں

ہُوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نِقاب اُٹھ گیا کیا رُوئے ماہِ طیبہ سے
کہ شَشْ جِہَت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گُلشنِ طیبہ
کِھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارۂ قسمت
بنے تمہارا اگر رہ گزار آنکھوں میں

تمہارے عارِضِ پُرنور دیکھنے کے لیے
ہے جانِ زار بہت بے قرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقتِ ذکرِ نبی
بھرے ہیں دُرِّ عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقتِ نزع تسلّیِ جانِ مضطر ہو
ذرا تو لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد مری جنت کا اِک مکاں بن جائے
میں لے کے آیا ہوں تصویرِ یار آنکھوں میں

جنہوں نے دیکھا تمہارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوۂ حق آشکار آنکھوں میں

میں لیکے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصوُّرِ یار
ہیں پُتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمینِ طیبہ کو یوں فخر ہوگیا حاصل
لگائی خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نامِ مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آگئے بے اِختیار آنکھوں میں

مہِ مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ روتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمینِ طیبہ نہ کیوں آسماں سے اُونچی ہو
بنایا اس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیلؔ نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خُمار آنکھوں میں

ہم رسولِ مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں

ہم رسولِ مَدَنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جُدا جانتے ہیں

دونوں عالَم تمہیں محبوبِ خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعدِ خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے دَر پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطفِ فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ اَدب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بے نوا اس کے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو ان سے پوچھے
ترے دَر پر جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں ان کے جلوے
ان کے دیدار کو دیدارِ خدا جانتے ہیں

اَصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یارسولِ عَرَبی کیوں نہ رکھیں وِردِ زبان
آپ کے نام کو ہم نامِ خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کی طرف دل ہے تمہاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عُشّاق رَوا جانتے ہیں

جانِ عیسیٰ ترے اِعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مُردوں کو جِلا جانتے ہیں

تیرے زوّار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے دَر دَر
بگڑیاں سب کی وہ اِک پل میں بنا جانتے ہیں

دَرِ اَقدس پہ تمہارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھ کے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی ان کے
جو اِشارے سے اَسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تم کو دیا تم بانٹتے ہو عالَم میں
جو ملا جس کو تمہارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب دشمنِ دِیں محفلِ میلاد ہے یہ
ان کے عُشَّاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

بے بَصَر ان کی وَجاہت کو بھلا کیا جانے
اَہلِ اِیمان اُنہیں شانِ خدا جانتے ہیں

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ آیت پڑھ لو
تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عَالِمُ الْغَیْب نے ہر غیب سکھایا ان کو
ذرّہ ذرّہ کی خبر شاہِ ہدیٰ جانتے ہیں

آیۂ عَلَّمَکَ ہے مرے دعوے کی دلیل
اس کا مُنکِر ہی کہے گا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالَم ہیں مثالِ کفِ دَشت
ان کے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

اَولیا کے لیے فرماتے ہیں مولانا روم
لوحِ محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہے علومِ سرکار
اَز اَزَل تا بہ اَبَد سب بعطا جانتے ہیں

علمِ سرکار ہے حادِث تو خدا کا ہے قدیم
اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اس کو جو شرک بتاتے ہیں وَہابی مُرتَد
تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دَوْلَۃُ الْمَکِّیَہ نے ان پہ قیامت توڑی
اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مُژدَہَ نار سُنا ان کو جمیلِ رَضوی
ذاتِ رحمٰن سے جو ان کو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اس کو کہتے ہیں

قمر کے دو کیے اُنگلی سے طاقت اس کو کہتے ہیں
ہُوا اِک دَم میں عودُ الشمس قدرت اس کو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اِس جہاں میں کُفر و بِدْعت کا
وہ اِک دم میں مٹا شمعِ ہدایت اس کو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرتِ یُوسُف جمالِ سَیِّدِ عالَم
تو فرمائیں قسم حق کی مَلاحت اس کو کہتے ہیں

بنایا ان کو مختارِ دوعالم ان کے مولیٰ نے
خلافت ایسی ہوتی ہے نِیابت اس کو کہتے ہیں

شبِ معراج یہ غُل تھا ملائک حور و غِلماں میں
حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اس کو کہتے ہیں

کوئی چوتھے فلک پر طور پر کوئی مگر آقا
گئے عرشِ مُعلّٰی پر وَجاہت اس کو کہتے ہیں

لگایا سرمۂ مَازَاغ حق نے اُن کی آنکھوں میں
وہ ہیں ہر چیز کے ناظِر بَصارت اس کو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہِ رُسُل خَتمِ نبوت اس کو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مُہرِ نبوت حق تعالیٰ نے
اُنہیں آخر میں بھیجا خاتَمِیَّت اس کو کہتے ہیں

بھکاری بن کے اس دَر پر جو مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ اَربابِ نظر بابِ اِجابت اس کو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیری غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اِعانَت اس کو کہتے ہیں

جو عالَم کے شِکَم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں
وہ خود فاقے کریں دو دو قناعت اس کو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اس کو کہتے ہیں

طُفیلِ سروَرِ عالَم مَدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہوکر کہ جنت اس کو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھ کر ہے عرش سکتہ میں
بلندی کس قدر پائی ہے رِفعت اس کو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرتِ موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیرِ اُمت اس کو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے اَنبیا ماہِ رسالت اس کو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جس وقت آئے گی
اُٹھے گا شور محشر میں کہ رحمت اس کو کہتے ہیں

رفیقِ مصطفٰے صدیقِ اَکبر غارِ تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اس کو کہتے ہیں

کٹا کر سر حُسینِ اِبنِ علی راہِ الٰہی میں
شہیدوں کے ہوئے سَروَر شہادت اس کو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیلِ قادری سب اہلسنّت اس کو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مُطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دُعا ہدایت کی ان کی کرتے
تمام اَوصاف میں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مَرَض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیبِ دل ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ ان پہ روشن ہے سب کی حالت
رسولِ اَکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

اُنہیں کے در کے ہیں ہم بھکاری اُنہیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
اُنہیں کے ہیں سَلسَبِیل وکوثر اُنہیں کے قصرِ نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار مولیٰ صِفت ہے یٰسٓ ثنا ہے طٰہٰ
غنی و مُعْطِی ہے نام اُن کا عرب کے دُرِّ یتیم بھی ہیں

ہر ایک گُل میں ہے رنگ اُن کا زبانِ بلبل پہ اُن کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور اُن کا وہ سب کے دل میں مُقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
اَمین بھی ہیں مَکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

میں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں ان کا بَردہ
خدا کے فَضل وکرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں

اُنہیں کے سر پر ہے تاجِ عزت انہیں کے باعث ہے ساری خَلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرشِ حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں

عَفُو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمہارے بندے ہیں ہم اگرچہ سَقیم بھی ہیں اَثیم بھی ہیں

جمیلؔ رضوی قادری کو غمِ عذابِ اَلیم کیوں ہو
مَدینے والے ہیں اس کے سر پر مدد پہ غوثِ عظیم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں

یہ وہ محفل ہے جس میں اَحمد مختار آتے ہیں
مَلائک لے کے رحمت کے یہاں اَنوار آتے ہیں

زیارت کے لیے بَن کر مَلک زُوّار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالبِ دِیدار آتے ہیں

غلامانِ شہِ دِیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بَر سرِ دَربار آتے ہیں

وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکارِ طیبہ سے
مَعاصی کے جو مومن لے کے یاں طومار آتے ہیں

چلو ہے میزبانی جوش پر سرکارِ طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں مَلک اَنوار آتے ہیں

نگاہِ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہِ کون و مکاں ہر دِل میں سوسو بار آتے ہیں

منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزمِ اَقدس کو
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے مکار آتے ہیں

مخالف بے اَدب اس ذِکر کی رِفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہلِ سُنَن دِیں دار آتے ہیں

قیامِ محفلِ مَوْلِد سے جلتے ہیں بہت مُنکِر
مگر مومن پہن کریاں اَدب کے ہار آتے ہیں

یہ اُن کے سبز گنبد پر بخطِ نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں

اُٹھے گا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں

خریدیں گے جو رحمت کے عوض اَنبار عصیاں کے
خریدارِ گُنہ اَب بَر سرِ بازار آتے ہیں

جو کہتے ہیں مصیبت میں اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
مَدد کرنے کو ان کی سَیِّدِ اَبرار آتے ہیں

شبِ تاریک مَرقَد سے نہ گھبرائے دِلِ مُضْطَر
کوئی دَم میں نظر وہ چاند سے رُخسار آتے ہیں

خداوندا دَمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیلِؔ قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکوکاروں میں

نہ میں باغی ہوں نہ مُنکِر نہ نکوکاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر رگڑتے ہیں سلاطینِ زمانہ آ کر
دَبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

ان کا بندہ جو بنا ہوگیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

ان کا بندہ جو ہُوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیروِ نجدیِ لعیں
کل کو کُھل جائے گا اُٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر مہرِ قیامت مجھے آنکھیں نہ دِکھا
ان کو دیکھا ہے میں ہوں جن کے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھو نگہِ ایماں سے
شانِ وَالشَّمس نظر آتی ہے رُخساروں میں

خوبیِ بخت سے ہوجائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپ کے زَوّاروں میں

آپ کے صدقے میں اے رُوحِ جناں جانِ چمن
خرمنِ گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اِک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اَوصاف
جَمْع ہیں اے شہِ لولاک تیرے یاروں میں

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتادے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اُٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دے دو
اے کریمِ عَرَبی میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہِ غم کاہ نہ کیوں کر ہو جمیلِ رضوی
رحمتِ شاہِ عرب جب ہے گنہگاروں میں

کیسے کون و مکاں روشن تیری تنویر کے قرباں

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رُخ و زُلفِ نبی کو دیکھ کر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تیری تنویر کے قرباں

نبی کی خاکِ پا اِکسیرِ اَعظم سے بھی بڑھ کر ہے
میں کیوں اے کیمیا گر ہوں تری اِکسیر کے قرباں

فصیحانِ عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رَسُوْلُ اللّٰہ کی تقریرِ پُرتنویر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایکدم میں کرلیا بندہ
رَسُوْلُ اللّٰہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک اِنس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائبِ مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوبِ اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اس قدر یارب رُخِ مولیٰ کا نظّارہ
کہ ہوں آنکھیں مری وَالشّمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ ایسا تو نے دامِ مکر پھیلایا
کہ ہے اِبلیس بھی نجدی تری تزوِیر کے قرباں

وہ شیخ احمد رضا خاں جس نے راہِ راست دِکھلائی
جمیلِ قادِری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

عالم میں کیا ہے جس کی کہ تجھ کو خبر نہیں

عالَم میں کیا ہے جس کی کہ تجھ کو خبر نہیں
ذَرّہ ہے کون سا تری جس پر نظر نہیں

اَرض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں
کس چیز پر حبیبِ خدا کا اَثر نہیں

نجدی شقی خبیث لَعیں کا یہ قول ہے
مخلوق کی تو کیا انہیں اپنی خبر نہیں

قائل ہو علمِ غیبِ نبی کا وہ کیوں شقی
مُرتَد کے دِل میں حُبِّ نبی کا اثر نہیں

دنیا میں ہو ذلیل تو عُقبٰی میں خوار ہو
جو خاکپائے حضرتِ خیرالبشر نہیں

اَنوار کا وُرُود ہے بزمِ رسول میں
مُنکِر ہے بے بَصر اُسے آتا نظر نہیں

یہ علمِ غیب ہے کہ رسولِ کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش
تجھ سا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدا نے بلایا انہیں جہاں
واللہ اس جگہ پر کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالَم میں نعمتیں
ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں در بدر پھریں
کیا ہم کو بھیک کے لیے مولیٰ کا دَر نہیں

بیشک رہِ مَدینہ میں نجدی کو خوف ہے
سُنّی کو ان کی راہ میں مُطْلَق خَطَر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں
محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خَطَر نہیں

سن کر جمیلِؔ قادری تیرا کلامِ نعت
بُھولیں گے تجھ کو طالب حق عُمْر بھر نہیں

یارسول اللہ آکر دیکھ لو

یَارَسُوْلَ اللّٰہ آ کر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دِل مُنوَّر کردیئے
اِس طرف بھی آنکھ اُٹھا کر دیکھ لو

کُشتۂ دِیدار زندہ ہو اَبھی
جانِ عیسیٰ لب ہِلا کر دیکھ لو

کلِمہ پڑھتے جی اُٹھیں مُردے اَبھی
جانِ عیسیٰ لب ہِلا کر دیکھ لو

رَنج وغم دَرد و اَلم کی میرے گرد
بِھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر
چلمنِ مژگاں اُٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی اِنکار کرتے ہی نہیں
بے نواؤ آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامُرادو ہاتھ اُٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

دوجہاں کی سرفرازی ہو نصیب
اُن کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم
آج یاں پردہ اُٹھا کر دیکھ لو

اُن کی رِفعت کا پتا ملتا نہیں
مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیلِؔ قادری کو بھی حضور
اپنے دَر کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گُستر دیکھ لو
ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو

اُن کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے
چاہو جس دَم آنکھ اُٹھا کر دیکھ لو

عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں
بلکہ ہر ذَرَّہ کے اندر دیکھ لو

اس قدر رکھو تَصَوُّر ہر گھڑی
اُن کی صورت دِل کے اندر دیکھ لو

رُویَتِ حق کی تمنا ہے اگر
شاہ کا رُوئے مُنَوَّر دیکھ لو

چودھویں کا چاند بھی شرمائے گا
خاکِ طیبہ مُنہ پہ مَل کر دیکھ لو

خُلد آئے گی منانے کے لیے
آستاں پر اُن کے مَر کر دیکھ لو

چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں
آستاں پر اُن کے مٹ کر دیکھ لو

یوں مُنادیِ حشر میں دے گا نِدا
کَشتیِ اُمت کا لنگر دیکھ لو

پیاس سے باہر زبانیں آ گئیں
بہرِ حق یا شاہِ کوثر دیکھ لو

عرش وفرش ولا مکاں سب مِلک ہیں
ایسے ہوتے ہیں تَوَنگر دیکھ لو

عرضِ حاجت کی ضرورت ہی نہیں
حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیلؔ قادری
رَحم گُستر بندہ پرور دیکھ لو

باغِ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللّٰہ

باغِ دوعالم دم سے تمہارے ہے گلزار رَسُوْلُ اللّٰہ
کون ومکاں میں رُخ سے تمہارے پُرانوار رَسُوْلُ اللّٰہ

تم ہو حشر کے راج دُلارے نورِ الٰہی عرش کے تارے
نیا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رَسُوْلُ اللّٰہ

مولیٰ تم نے ہمارے غم میں شب بھر روکر کی ہیں آہیں
اُمت پر ہے روزِ اَزَل سے کتنا پیار رَسُوْلُ اللّٰہ

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمہاری چاروں طرف ہیں گُرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غم خوار رَسُوْلُ اللّٰہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو و لعب میں عُمر گنوائی
اب جو گھڑی پُرسش کی آئی تم ہو یار رَسُوْلُ اللّٰہ

چاہو بگاڑو یا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک و حاکم ہم لاچار رَسُوْلُ اللّٰہ

مولیٰ چشم و قلب میں آجا لِلّٰہ بختِ سیہ چمکا جا
اُجڑا بَن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رَسُوْلُ اللّٰہ

کر کے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامیٔ کار رَسُوْلُ اللّٰہ

راہ کٹھن اور دُور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں ہیں گھائل
ہائے چلیں ہم لے کر کیونکر یہ اَنبار رَسُوْلُ اللّٰہ

کھول دو گیسو بر سے رحمت دُھل کر عصیاں پاک ہو اُمت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رَسُوْلُ اللّٰہ

ڈُوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کر سکے کوئی کب اِنکار رَسُوْلُ اللّٰہ

چاہو جسے فردوس میں جا دو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں مِلک تمہاری ہو مُختار رَسُوْلُ اللّٰہ

خود ہی خدا نے تم کو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمہارے کھولے ہیں تم پر سب اَسرار رَسُوْلُ اللّٰہ

آج جمیلِ قادری دِل سے ذِکر اپنے آقا کا کرلے
دُور کریں گے بیشک تیرے سب اَفکار رَسُوْلُ اللّٰہ

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یارسول اللہ

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تمہیں تو ہو ہمارا دین و اِیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

نہ بھولے اور نہ بھولو گے قیامت تک غلاموں کو
نہ کیوں ہوں اہلسنّت تم پہ قرباں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

فقط یہ آرزو ہے نزع میں مَرقَد میں محشر میں
کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

لواءُ الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر رونگٹا تیرا ثنا خواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ترے حُسن و مَلاحَت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مکان و لامکاں حُور و مَلک عرش و فلک کرسی
تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

تری تُربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند اَفلاک سے ہے تیرا ایواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سلاطینِ زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاکِ دَر ہے تاجِ شاہاں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کروروں نعمتوں سے بے طلب اَدنیٰ اِشارے میں
بھرے عالم کے تم نے جیب وداماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مریضانِ جہاں کو تم شِفا دیتے ہو دَم بھر میں
خدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

میں اِک اَدنیٰ بھکاری آپ سلطانِ زمانہ ہیں
سلیماں آپ میں مورِ سلیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

تمہارے نور سے حق نے کیے کون ومکاں ظاہر
تمہیں ذَرّاتِ عالَم میں ہوتاباں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

لیا تھا روزِ میثاق اَنبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
تَوَسُّط سے ترے ہُوں عبدِرحمٰں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

خدا کے بعد اَفضل جاننا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دِین و اِیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ترے فضل وکَرم سے دُور کیا ہے گر میں بن جاؤں
تیری چوکھٹ کے دَربانوں کا دَرباں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

صدائے صُور سن کر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اُٹھوں قبر سے شاداں وخنداں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

غلاموں کی ہر اِک مشکل میں تم اِمداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہوجائیں آساں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جمیلِ قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیلِ حضرتِ احمد رضا خاں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ترے دربار کے جبریل درباں یارسول اللّٰہ

ترے دربار کے جبریل درباں یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تری سرکار کے خادم ہیں رِضواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اس کے
تمہارا مُصْحَفِ رُخ ہے کہ قرآں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

تری سیرت نے لاکھوں بُت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دَوائے دَردمنداں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

دُرِ دَندانِ اَقدس کی جھلک کا ایک پَرتَو ہے
جو ہیں اَفلاک پر اَنجُم درخشاں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مصیبت دور بھاگے مشکلیں آساں ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ترا اِک قطرۂ دَریائے رَحمت سُرخُرو کر دے
گناہوں نے کیا بے حد پشیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

شہیدِ کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا اَبرِ نیساں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَثر کیوں کر کرے گی آفتابِ حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا دَاماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

تجھے دیکھوں تیرے یاروں کو دیکھوں اور ترے رب کو
مجھے ہو عید گہ محشر کا میداں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافعِ محشر
بجُز تیرے وہاں ہے کون پُرساں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

براتی ساتھ ہوں دولہا کے جب میدانِ محشر میں
تو اس میں میں بنوں تیرا ثناخواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی فرمایئے شامل
کُھلے جب حشر میں رحمت کی دُکاں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَجل نزدیک ہے اُس سبز گنبد کی زِیارت کا
کہیں دِل ہی میں لیجاؤں نہ اَرماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
مُیَسَّر ہو مجھے لُطفِ فراواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جو مُنکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نامِ نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جمیلِ قادری دَربارِ حق میں پیش ہو جس دم
تو کہہ دینا یہ ہے میرا ثناخواں یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شانِ مدینہ

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شانِ مَدینہ
وہ جبکہ ہوا مَسکَنِ سلطانِ مَدینہ

مکّے کو شرف ہے تو مَدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربانِ مَدینہ

ہوتا ہے فلک کا سرِ تسلیم یہاں خَم
اللّٰہ رے بلندی تری ایوانِ مَدینہ

آتے ہیں سرِ عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہانِ جہاں پیشِ گدایانِ مَدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں اس نے گلستانِ مَدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچہ میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی اے جانِ مَدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے دَر پر مجھے یارب
لے جاؤں نہ دنیا سے میں اَرمانِ مَدینہ

سمجھوں گا ہوئی عید مبارک مجھے جس دم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربانِ مدینہ

اِتراتی ہے کیوں بادِ صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستانِ مدینہ

سر دے کے غلامانِ نبی راہِ خدا میں
آرام سے سوئے تہِ دامانِ مدینہ

شاہانِ جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطانِ مدینہ

کیا وصف کروں خوبیٔ اَخلاق کا اُن کے
بے مثل ہے دنیا میں ہر اِنسانِ مدینہ

سرسبز کسی کی بھی نہ ہو کشتِ تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسانِ مدینہ

مخلوقِ خداوند ہے سب زیرِ حکومت
ہے حاکمِ کونین سلیمانِ مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوّارِ نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسانِ مدینہ

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللّٰہ کے مہمان ہیں مہمانِ مدینہ

ہوجائے جو سرکار کی رحمت کا اِشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربانِ مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عُشّاق کی جنت ہے بیابانِ مدینہ

گھبرائیں گے سب مہرِ قیامت کی تپش سے
بے خوف مگر ہوں گے گدایانِ مدینہ

سلاطین کی جب حشر میں آئے گی سُواری
غُل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبانِ مدینہ

ہے عرضِ جمیلؔ رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابانِ مدینہ

عُشّاق یہ کہتے ہیں جمیلِؔ رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستانِ مدینہ

صحرائے مدینہ

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
اِن آنکھوں سے دِکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دِل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب میرے سودائے مدینہ

ہر ذرّہ میں ہے نورِ تجلائے مدینہ
ہے مخزنِ اَسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اُٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلالو ہمیں آقائے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاقِ زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پُرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

میں وَجد کے عالَم میں کروں چاک گریباں
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اُس کی طرف کو
ہے عرشِ الٰہی بھی تو جُویائے مدینہ

سرِ عرش کا خَم ہے ترے روضے کے مقابِل
اَفلاک سے اُونچے ہیں مکانہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں مَلائک
جبریل کے پر فرشِ مُعَلّائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اُس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گُل چَمَن آرائے مدینہ

سلطانِ دو عالم کی مرے دل میں ہے تُربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سُخن ہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اَسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردُود شیاطین ہیں اَعدائے مدینہ

بُلوا کے مدینے میں جمیلؔ رضوی کو
سگ اپنا بنالو اُسے مولائے مدینہ

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللّٰہ

کیا لکھوں میں بھلا رَسُوْلُ اللّٰہ
آپ کا مرتبہ رَسُوْلُ اللّٰہ

کوئی دِکھلا تو دے زمانے میں
آپ سا باعطا رَسُوْلُ اللّٰہ

کُھلی تفسیر ہے رَفَعْنَا کی
آپ کا تذکِرہ رَسُوْلُ اللّٰہ

سارا عالم بنا تمہارے سبب
تم ہو سب کی بِنا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
تم سے ہیں دوسرا رَسُوْلُ اللّٰہ

نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی
آپ سا دُوسرا رَسُوْلُ اللّٰہ

سب نے تجھ سے سُنا کلامِ خدا
تونے رب سے سنا رَسُوْلُ اللّٰہ

وصلِ حق کے لیے ملا واللہ
خوب یہ سلسلہ رَسُوْلُ اللّٰہ

میں رضا کا رضا تمہارے ہیں
یوں ہوا آپ کا رَسُوْلُ اللّٰہ

میں رضا پر فدا رضا تم پر
تم حبیبِ خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم کو پایا خدائے برتر سے
تم سے پایا خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

ماسوٰی اللّٰہ حق تعالیٰ نے
سب تمہیں دے دیا رَسُوْلُ اللّٰہ

سگِ در حُکم کے خلاف کرے
پھر بھی دو تم غذا رَسُوْلُ اللّٰہ

سب سلاطینِ دہر دیتے ہیں
تیرے در پر صدا رَسُوْلُ اللّٰہ

بادشاہانِ دہر پر بیٹھا
آپ کا دبدبہ رَسُوْلُ اللّٰہ

مَظہرِ ذاتِ حق تمہاری ذات
حق کے تم آئینہ رَسُوْلُ اللّٰہ

گو ہو ظاہر میں تم بشکلِ بشر
پر ہو نورِ خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم مرے بادشاہ بندہ نواز
میں تمہارا گدا رَسُوْلُ اللّٰہ

سارا عالم تمہارا پَرتَو ہے
تم ہو ظلِّ خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

سب ہدایت کے آپ کی محتاج
آپ ہیں رہنما رَسُوْلُ اللّٰہ

قدرتِ رب کا آئینہ ٹھہرا
تیرا ہر مُعجزہ رَسُوْلُ اللّٰہ

اَنبیا دیتے ہیں خدا کے حضور
آپ کا واسِطہ رَسُوْلُ اللّٰہ

حشر تک تم سے فیض پائیں گے
انبیا اولیا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہم غلاموں پہ ہے تمہارا فضل
تم پہ فضلِ خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

بُوالْبشر کیا کہ سارے عالم کے
تم ہو عُقْدہ کُشا رَسُوْلُ اللّٰہ

سب تمہارے حضور فریادی
تم حضورِ خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہاتھ خَلْقَت کا مانگنے کے لیے
تیری جانب اُٹھا رَسُوْلُ اللّٰہ

پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار
آپ ہی سے ضِیا رَسُوْلُ اللّٰہ

جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں
یا ترا نقشِ پا رَسُوْلُ اللّٰہ

تیرے دَر پہ مروں تو آ جائے
زندگی کا مزہ رَسُوْلُ اللّٰہ

خاک ہے تیرے آستانے کی
ہر مَرَض کی دَوا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ
آپ کی خاکِ پا رَسُوْلُ اللّٰہ

کلِمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
تم سے ظاہر ہوا رَسُوْلُ اللّٰہ

حق کی توحید کا دوعالم میں
تم سے ڈنکا بجا رَسُوْلُ اللّٰہ

دینِ اسلام کلِمۂ توحید
تم سے سب کو ملا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم سے اسلام کی مِلی دولت
تم سے ایماں مِلا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم نے بانٹا دیا ہوا رب کا
سب تمہیں سے ملا رَسُوْلُ اللّٰہ

کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو
اِختِیار آپ کا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم جو چاہو کرو کہ ہو مُختار
تم پہ پیارا خدا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر
حاجتِ عرض کیا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم ہو واقف تمام غیبوں سے
تم سے کیا ہے چُھپا رَسُوْلُ اللّٰہ

ذَرّہ ذَرّہ نہ کیوں ہو تم پہ عِیاں
رب نہ تم سے چُھپا رَسُوْلُ اللّٰہ

کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے
حال سب کچھ مرا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو
تم ہو شمسُ الضُّحٰی رَسُوْلُ اللّٰہ

ہے تو ہی قاسِمِ حیات و ممات
دِلِ مُردہ جِلا رَسُوْلُ اللّٰہ

نور دے قلب و چشم روشن کر
میرے بَدْرُالدُّجٰی رَسُوْلُ اللّٰہ

چشمِ رحمت کے اِک اشارے سے
آنکھ والا بنا رَسُوْلُ اللّٰہ

جدھر اُٹھے نگاہ آئے نظر
تم ہو جلوہ نما رَسُوْلُ اللّٰہ

ذاتِ اَقدس میں اپنی کر کے فنا
مَرحَمت ہو بقا رَسُوْلُ اللّٰہ

تو ہی تو میرے قلب میں بس جائے
ایسی دے دے فنا رَسُوْلُ اللّٰہ

میرے قلب و دِماغ میں مولیٰ
اپنی خوشبو بسا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہم پہ برسا دو فضل کی بارش
تم ہو اَبرِ سَخا رَسُوْلُ اللّٰہ

کھول گیسو کہ تیری امت پر
برسے نوری گھٹا رَسُوْلُ اللّٰہ

اپنی رحمت سے کیجیے لِلّٰہ
سُنّیوں کا بھلا رَسُوْلُ اللّٰہ

رہنمائی کرو کہ مل جائے
آپ کا راستہ رَسُوْلُ اللّٰہ

پیشِ رب جس سے ہوں نہ شرمندہ
ایسی دے دو حیا رَسُوْلُ اللّٰہ

بھر دو کشکول میرا رحمت سے
تم ہو بحرِ عطا رَسُوْلُ اللّٰہ

المدد المدد پریشانم
فضل بر حالِ ما رَسُوْلُ اللّٰہ

بھر دو جھولی کہ دیر سے ہے کھڑا
آپ کا بے نوا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم کو قاسم کیا ہے رَازِق نے
تم نے سب کچھ دیا رَسُوْلُ اللّٰہ

رِزق رب کا ہے تم کِھلاتے ہو
سارے عالَم کو یارَسُوْلُ اللّٰہ

تم ہو مُختار جس کو چاہو دو
نائبِ کبریا رَسُوْلُ اللّٰہ

تم سوا کون ہے زمانے میں
میرا حاجت رَوا رَسُوْلُ اللّٰہ

بہ طفیلِ حُسین کردو رہا
ہُوں اَسیرِ بلا رَسُوْلُ اللّٰہ

کون بخشائے گا بروزِ جزا
ہم کو تیرے سوا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہے دعا تیرے نامِ نامی پر
ہو مرا خاتمہ رَسُوْلُ اللّٰہ

تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے
تیرے بندے کا یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بہرِ تسکین ہاتھ رکھ دیجے
میرے دل پر ذرا رَسُوْلُ اللّٰہ

نَزع میں اور گور میں مجھ کو
پیاری صورت دکھا رَسُوْلُ اللّٰہ

پیشِ منکر نکیر مجھ کو جواب
کردو تلقین یا رَسُوْلُ اللّٰہ

پار بیڑا مرا لگا دیجے
آپ ہیں ناخدا رَسُوْلُ اللّٰہ

وہ ہے مُنکِر خدائے برحق کا
جو ہے مُنکِر ترا رَسُوْلُ اللّٰہ

وہ جہنم کا بن گیا کُنْدَہ
تجھ سے جو پھر گیا رَسُوْلُ اللّٰہ

جو ترے دوستوں سے بُغض رکھے
اس پہ قہرِ خُدا رَسُوْلُ اللّٰہ

جو تیرے دشمنوں کو سمجھے دوست
اس پہ بجلی گرا رَسُوْلُ اللّٰہ

جو کہ گنگوہی کی کرے تعریف
اس کو اندھا اٹھا رَسُوْلُ اللّٰہ

تھانوی کو جو پیشوا جانے
اس کو نیچا دکھا رَسُوْلَ اللّٰہ

قادیانی کو جو کہے مومن
بھیج اس پر بَلا رَسُوْلَ اللّٰہ

پیرِ نیچر کو سمجھے جو مسلم
خُوک اس کو بَنا رَسُوْلَ اللّٰہ

ان خبیثوں کو جو کہے کافر
اس پہ فضلِ خدا رَسُوْلَ اللّٰہ

ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت
اس پہ رحمِ خدا رَسُوْلَ اللّٰہ

گاندھِویہ وہابیہ کے عَدو
چین پائیں سدا رَسُوْلَ اللّٰہ

میرے احبابِ اہلسنّت سے
دُور کر ہر بَلا رَسُوْلَ اللّٰہ

کرلو مقبول یا رسول اللّٰہ

کر لو مقبول یا رَسُوْلَ اللّٰہ
یہ مری اِلتجا رَسُوْلُ اللّٰہ

بانیِ مجلسِ مبارک کو
دیجے بہتر صِلہ رَسُوْلُ اللّٰہ

جتنے سُنّی شریکِ مجلس ہیں
سب پہ کر دو عطا رَسُوْلُ اللّٰہ

آپ کے آستاں کے بندے ہیں
بخش دو ہر خطا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہر مصیبت میں کیجیے اِمداد
جب پکاریں کہ یارَسُوْلُ اللّٰہ

اس کی فوراً مُراد بر آئی
جس نے دل سے کہا رَسُوْلُ اللّٰہ

قبر میں حشر و نشر و میزاں پر
ہر اَلم سے بچا رَسُوْلُ اللّٰہ

خُلد میں اپنے ساتھ لے لینا
اپنے بندوں کو یارَسُوْلُ اللّٰہ

تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں
تیرا ہی آسرا رَسُوْلُ اللّٰہ

پیر و مرشد مرے جنابِ رضا
ان پہ سایہ ترا رَسُوْلُ اللّٰہ

ان کی اولاد سب پھلے پھُولے
حَشر تک دائما رَسُوْلُ اللّٰہ

حامد و مصطفٰے رضا کے پھول
مہکیں تا حشر یا رَسُوْلُ اللّٰہ

ان کی اَولاد کا قِیامت تک
رہے گلشن ہَرا رَسُوْلُ اللّٰہ

ان کے اَعدا پہ رکھ انہیں غالب
اور عزت بڑھا رَسُوْلُ اللّٰہ

ان کے اَعدا پہ قہر کی بارش
تا اَبد دائما رَسُوْلُ اللّٰہ

شاد و آباد ان کے دوست رہیں
پھلیں پُھولیں سدا رَسُوْلُ اللّٰہ

نیچری گاندھوِی وہابی سے
سُنّیوں کو بچا رَسُوْلُ اللّٰہ

سب مریضانِ اہلسنّت کو
دے دو کامل شِفا رَسُوْلُ اللّٰہ

اہلسنّت کے ناتُوانوں کو
کر دو طاقت عطا رَسُوْلُ اللّٰہ

ہر جگہ میرے والدین پہ ہو
رحم و فَضل آپ کا رَسُوْلُ اللّٰہ

میرے اہل و عِیال پر رحمت
آپ کی دائما رَسُوْلُ اللّٰہ

کریں احمد حمید اور حمّاد
حمد تری سدا رَسُوْلُ اللّٰہ

عُمْر و عِلْم و عَمَل دوامی عیش
ان کو کیجے عطا رَسُوْلُ اللّٰہ

رَنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی
تیری رحمت سے یارَسُوْلُ اللّٰہ

میرے اَحباب پر بھی فضل رہے
ہر گھڑی آپ کا رَسُوْلُ اللّٰہ

غوثِ اعظم کا واسطہ ہو قبول
میری ہر اِلتجا رَسُوْلُ اللّٰہ

اپنے بندے جمیلِ رضوی کو
خاص بندہ بنا رَسُوْلُ اللّٰہ

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی

بیاں ہو کس سے کمالِ محمدِ عربی
ہے بے مثال جمالِ محمدِ عربی

دُرُود کیوں نہیں پڑھتے خَموش کیسے ہو
بیان ہوتا ہے حالِ محمدِ عربی

مجال کیا ہے کہ اِنس وملک کریں تعریف
خدا سے پوچھیے حالِ محمدِ عربی

یہ جان کیا دو جہاں گر مجھے مُیَسَّر ہوں
کروں فِدا بجمالِ محمدِ عربی

نَرَفت لا بزبان مبارَکش ہرگز
عجب ہے جُود و نَوالِ محمدِ عربی

زمانہ پلتا ہے اس آستانِ عالی سے
عجب ہے جُود و نَوالِ محمدِ عربی

نبی کے نام سے تھرّاتے ہیں شہانِ جہاں
بڑا ہے رُعب و جلالِ محمدِ عربی

زیارتِ نبوی دیدِ حق تعالیٰ ہے
وِصالِ حق ہے وِصالِ محمدِ عربی

الٰہی اُمتِ عاصی مری مجھے دے ڈال
یہی ہے رب سے سوالِ محمدِ عربی

لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر
ملا نہ کوئی مثالِ محمدِ عربی

بجائے سرمہ لگاؤں اسے میں آنکھوں میں
ملے جو خاکِ نِعالِ محمدِ عربی

میں لے کے کیا کروں حُور و قُصور اے رضواں
کُھبا نظر میں جمالِ محمدِ عربی

فرشتو قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال
میں ہوں غلامِ بلالِ محمدِ عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد کی کبھی
میں ہوں غلامِ بلالِ محمدِ عربی

گیاہ و خار و خَس و خاک سے وہ بدتر ہے
نہیں ہے جس کو خیالِ محمدِ عربی

جمیلؔ قادری شُکرِ خدا کہ تو بھی ہوا
غلامِ عِترت و آلِ محمدِ عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی
خدا کرتا ہے خود قرآں میں مِدحت محمد کی

پسندِ حق ہوئی صَلِّ عَلٰی صورت محمد کی
نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی

ہے مُژدہ مومنوں کو مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقَّ
خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رُؤیت محمد کی

بشر جن و مَلَک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں
خدا ہی جانتا ہے رِفعت و شوکت محمد کی

خدا سے اپنی اُمت کے لیے پوچھا جو موسیٰ نے
تو فرمایا کہ اَفضل سب سے ہے اُمت محمد کی

ہوئے بُت سرنگوں آتش کدہ میں زَلزلہ آیا
دِلوں پر چھا گئی کُفّار کے ہیبت محمد کی

الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دُعا یہ ہے
ترقی پر رہے دِل میں سدا اُلفت محمد کی

بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی
مساکینِ جہاں پَر وَقف ہے دولت محمد کی

یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالَم سے ہے ہر عادت محمد کی

چمکتی تھی وہ بجلی تیغِ سلطانِ رِسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صَولت محمد کی

بھرے ہیں جیب وداماں نعمتوں سے دونوں عالَم کے
مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی

محبت رکھتے ہیں محبوبِ حق اپنے غلاموں سے
خدا کو اس لیے محبوب ہے اُمت محمد کی

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزمِ محشر کو
کہ دیکھیں اَولین و آخریں عزت محمد کی

دِکھائی اپنی تیزی آفتابِ حَشر نے جس دم
غلامانِ نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی

گنہگارو کہاں پھرتے ہو سرگرداں اِدھر آؤ
تمہاری جُستجُو میں پھرتی ہے رحمت محمد کی

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اَہلسنّت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی

بنائے جائیں گے مہماں غلامانِ رسول اللہ
ٹھہرنے کو ملے گی حشر میں جنت محمد کی

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اس طرح دم نکلے
زمیں پر میرا سر ہو سامنے تُربَت محمد کی

دعا ہے یہ جمیلِؔ قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزُوں شفقت محمد کی

غزل اِک اَور بھی پڑھ اے جمیلِؔ قادری رضوی
کہ برسے جھوم کر خُطّار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عُشّاق کو فُرقت محمد کی
رہے دونوں جہاں میں یاخدا قُربت محمد کی

زہے قسمت اِشارہ پا کے اُن کی چشمِ رحمت کا
غلاموں کو لُبھا کر لے چلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈتی رحمت محمد کی

اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کے نعرے ہیں محشر میں
رَفَعْنَا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جانِ جہاں فکرِ دوعالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اس لیے اَوروں کو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خُلد میں اُمت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی اُمت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا ان کا خدا جانے
جو ہے درگاہِ حق میں عزت و وَقعت محمد کی

علومِ اَولین و آخریں کا کردیا مالک
خدا نے دُھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رَسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عَقْلِ عالم کی
حضورِ حق ہے جتنی منزلت وَقعت محمد کی

اِشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہے اَشہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمانِ هُوَ الْمُعْطِیْ اَنَا الْقَاسِم

بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیرو بے نواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو

جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

اَزل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے

لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سَنَد ہمراہ لایا ہوں

یہ دیکھو دِل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیونکر نہ ہو جانِ جہاں اس سبز گنبد پر

کہ اس میں ہے سجی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر

ہزاروں آرہے ہیں چومنے تُربت محمد کی

اَجل جلدی نہ کر اتنی مَدینے آ ہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تُربت محمد کی

خلافِ اَہلسنّت سینکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب اَدیان پر ملت محمد کی

ابوجہلی کہے بدعت و لیکن ذِکرِ مَوْلِد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہے اُلفت محمد کی

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں اُلفت محمد کی

قیامِ ذِکرِ مَوْلِد میں کھڑے ہوتے ہیں منکر بھی
یہ ہے اس ذِکر کی رِفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیلِ قادری رضوی تجھے کیوں خوفِ محشر ہو
کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے

آئینہ مُنْفَعِل ترے جلوے کے سامنے
ساجِد ہیں مہر و مَہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
اَنگُشتِ مُصطفٰے کے اِشارے کے سامنے

کیوں دَر بدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعا لے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہِ مَدینہ قبول ہو
تُربت بنی ہو آپ کے روضے کے سامنے

ربِّ کریم ہے یہ دُعا میری روزِ حشر
شرمندہ میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے[1]

وزنِ عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اَثیم کو
سرکار ہوں گے خود مرے پلّے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان لے چلا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطین رُوزگار
موجود ہے ہر اِک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دُعا دِل میں ہو دُرُود
پھیلے ہوں ہاتھ آپ کے قُبّے کے سامنے

۱: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں مُنہ ہو مَدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاکِ مَدینہ پہ میں مَروں
موجود تم بھی ہو مرے مُردے کے سامنے

توقیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدَر
کعبہ کا مُنہ کیا ہے مَدینے کے سامنے

اَہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کُھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مَدینے کے سامنے

وہ دن جمیلؔ قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپ کے روضے کے سامنے

شہنشاہ زمانہ با ہزاراں کرّوفر آئے

شہنشاہِ زمانہ باہزاراں کرّوفر آئے
کیا عالَم پہ قبضہ مِلک میں سب خشک وتر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہوجاؤں روضے پر نہ واپس میرا سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قَصرِ جنت ہی نظر آئے
جو میری قَبْر میں ماہِ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عُمْرِ اَبد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جانِ خضر وعیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یاوَری پر میری قسمت ہو
جو اُن کی راہگزر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

فرشتہ سے قضا کے راہِ طیبہ میں یہ کہہ دوں گا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا دَر آئے

لحد میں دیکھ کرتم کو یہ کہہ دوں گا فرشتوں سے
میں جن کا نام لیوا ہوں یہ وہ جانِ قمر آئے

مُنَوَّر دِل کلیجہ شاد آبادی مُیَسَّر ہو
جوان کی رہگذر میں میری آنکھوں کا کھنڈر آئے

حیاتِ باطنی حاصل ہو میری رُوحِ مُضْطَر کو
اگر خوابِ عَدَم میں آپ کا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زِیارت ان کی حاصل ہو
الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بے ہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دُور سے جس دم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے ان کے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے اِدھر آئے

سگانِ دَر تمہارے گر بنالیں مجھ کو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمہارا نامِ نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف وخطر آئے

جو ہو خورشیدِ محشر لاکھ روشن مُنْفَعِل ہوگا
قِیامت میں لیے جس وقت ہم داغِ جگر آئے

تمہارے دَر کے ذَرّوں کی ضیا ہو جس کی آنکھوں میں
بھلا اس کی نظر میں کیا کوئی رَشکِ قمر آئے

تمہارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمہیں نورِ نظر آئے تمہیں نورِ بَصَر آئے

نہ دیکھا مِثْل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں اَنبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوندِ جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نِیابت کے لیے محبوبِ حق خَیرُ الْبَشر آئے

تمہارے نام سے روشن ہیں اِکّے بزمِ وَحدت کے
تمہارے آستاں پر بھیک لینے تاجْوَر آئے

پڑھا خطبہ انہیں کے نام کا حور و مَلائک نے
جو وہ محبوبِ خالق بن کے دولہا عرش پر آئے

مَدینے کی زِیارت سے نہ کر اِنکار اے جاہل
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو مکے عُمْر بھر آئے

وہابی قادیانی نیچری سب رہ گئے تکتے
غلامانِ شہِ دیں پُل سے اِک پَل میں اُتر آئے

جمیلِ قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصفِ خَیرُ الْبَشر آئے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حالِ دِل بیاں کروں سروَر کے سامنے

جالی پکڑ کے عرض کروں حالِ دِل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دَم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے دَر کے سامنے

جنّت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے دَر کے سامنے

ہے آرزوئے دِل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہِ مدینہ طیبہ میں مجھ کو بلا تو لیں
لوٹوں گا خاکِ پاک پہ میں دَر کے سامنے

طیبہ بلا کے اپنا سگِ دَر بنایئے
بادِ صبا یہ کہنا پیمبر کے سامنے[1]

یوں میری موت ہو تو حیاتِ اَبد ملے
خاکِ مَدینہ سر پہ ہو سر دَر کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اَطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطینِ رُوزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے دَر کے سامنے

دونوں جہاں کو نعمت کونین بانٹنا[2]
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں اَنبیا میں شاہِ دوعالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند اَنجم و اَختر کے سامنے

۱: یہ شعر بریلی شریف والے مطبوعے میں ہے باقی دونوں مطبوعوں میں نہیں۔

۲: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:

دونوں جہاں کی نعمت کونین بانٹنا

خوشبوئے مشک زُلفِ مُعَنْبَر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار و باغ و گل کی نہ خواہش رہے تجھے
اے عندلیب میرے گُلِ تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھ کو ملائکہ
اچھا چلو تو شافِعِ محشر کے سامنے

جاری ہے اَلْعَطَش کی صدا ہر زبان پر
میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دِکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقیِ کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ ان کے پاس
یہ ہیں شفیع داورِ محشر کے سامنے

اِنکار کر نہ فضلِ نبی سے تو اے شقی
جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے

ہے قادری جمیلؔ کی یہ عرضِ آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

دوعالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اَللّٰہُ اَکْبَر سے
اَذانوں کی صدائیں آ رہی ہیں ہفت کِشْوَر سے

کروں یادِ نبی میں ایسے نالے دِیدۂ تر سے
کہ دُھل جائیں گناہِ لَا تَعُدّ میرے رِجسٹر سے

خدا نے نورِ مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مُشْتَق ہوئے اس ایک مَصْدَر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارا ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ واَختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقَّ
خَجَل ہیں مہر و مہ بھی آپ کے رُوئے مُنَوَّر سے

نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے بعد ان کے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مُہرِ انور سے

جہاں میں آ کے ایسا خنجرِ توحید چمکایا
کہ بت بول اُٹھے اَللّٰہُ اَحَد ہر ایک مندر سے

مٹی تاریکیٔ کُفر و ضَلالَت روشنی پھیلی
ابوبکر و عُمَر عثماں علی شبیر و شَبَّر سے

بنایا حق تعالیٰ نے اُنہیں کونین کا مالک
فقیرو مانگ لو ہر شے مرے محتاج پرور سے

کَرَم سے ان کے لاکھوں بن گئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے اُن کی نگاہِ بندہ پَروَر سے

مجھے ایسا گُما دے اپنی ذاتِ پاک میں مولیٰ
کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مَدینہ کیا ہے اور اس میں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلبِ مُضطَر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرادے یاخدا ایسا
نہ اُٹھیں ہم قیامت تک رَسُوْلُ اللّٰہ کے دَر سے

الٰہی راہِ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے
کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے

چھپائیں گے سیہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامانِ نبی خورشیدِ محشر سے

شہِ کوثر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حُسینِ پاک کا صدقہ ملے اِک جامِ کوثر سے

اُتارا جب نبی کو قبرِ اَنور میں تو آتی تھی
صدائے اُمَّتِیْ یَا اُمَّتِیْ لب ہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرتِ صِدِّیق کا لائے
چلے آؤ مرے پیارے نِدا آئی یہ اندر سے

جمیلِ قادری جس دَم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند مل جائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہوجائے

جو صدقِ دل سے تمہارا غلام ہوجائے
تو اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہوجائے

نُزولِ رحمتِ حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرورِ عالی مقام ہوجائے

الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش وفرش بنے
اُسی کا میرے بھی دِل میں قیام ہوجائے

خدا کرے کہ مدینے کا ہو سفر ہر سال
ہماری عُمْر اِسی میں تمام ہوجائے

تمہارے روضۂ اَقدس پہ میرا دم نکلے
فِراق و وَصْل کا قصہ تمام ہوجائے

نہ کیوں ہو مجھ کو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگانِ طیبہ میں میرا بھی نام ہوجائے

نظر سے دُور ہو اِک پَل اگر جمالِ حضور
مریضِ عشق کو جینا حرام ہوجائے

یہ کہہ رہا ہے فَتَرْضٰی کہ غیر ممکن ہے
خلافِ مرضیِ محبوب کام ہوجائے

اَدب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہِ تمام ہوجائے

شکار مجھ کو نہ کر نفس ہوں غلامِ حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہوجائے

جمیلِ قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیلِ حضرتِ خَیرُ الْاَنام ہوجائے

عمل سب سے بڑا طاعت حبیب کبریا کی ھے

عمل سب سے بڑا طاعت حبیبِ کبریا کی ہے
ہے اِیماں نام جس کا وہ محبت مصطفٰے کی ہے

تمہارے دشمنوں پر تا اَبد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفٰے ہے اس پہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھ پر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سے شہرت چار یارِ باصَفا کی ہے

کہیں مُزَّمِّل و مُدَّثِّر و طٰہٰ کہیں یٰسٓ
ترے مولیٰ نے قرآں میں تیری کیا کیا ثنا کی ہے

زہے شانِ جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ
تو اَقصیٰ میں رسولوں نے انہیں کی اِقتدا کی ہے

نہ پھیرا ہے کبھی خالی مُرادیں دی ہیں منہ مانگی
تمہارے آستاں پر جس گدا نے اِلتجا کی ہے

اسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اس کو
توسُّل سے تمہارے جس کسی نے جو دُعا کی ہے

محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے وِلایت نے
نمازِ عصر آرام محمد پر فدا کی ہے

اُویس اَللّٰہُ اَکْبَر ہوگئے عاشق بلا دیکھے
ابوجَہْل آپ کا تابع نہ ہو قدرت خدا کی ہے

سفینہ میرا چکراتا ہے گردابِ مَعاصی میں
اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ گھٹا سر پر بلا کی ہے

وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائبِ مُطْلَق
تو پھر کیوں فکر تم کو عاصیو روزِ جزا کی ہے

گنہگارو سیہ کارو خطاوارو نہ گھبراؤ
سُواری آنے والی شافِعِ روزِ جزا کی ہے

جمیلؔ قادری نازاں نہ کیوں ہو اپنی قسمت پر
نوازِش اس پہ ہر دَم حضرتِ اَحمد رضا کی ہے

مچی ھے دھوم تحمید و ثنا کی

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی
صدائیں آتی ہیں صَلِّ عَلٰی کی

محبت جس کو ہے خَیْرُالْوَرٰی کی
عنایت اس پہ ہے ہر دم خدا کی

جنھوں نے خَلْق کی حاجت روا کی
انہیں سے ہم نے اپنی التجا کی

مدد کرنا مری اے ناصرِ خَلْق
کہ میرے نفسِ کافر نے دغا کی

مدد کی ہر مصیبت سے بچایا
دُہائی جب بھی دی شاہِ ہُدیٰ کی

میں ہوں جن کا وہی ہیں میرے شافع
تو پھر کیوں فکر ہو روزِ جزا کی

گنہگاروں مبارک باد تم کو
وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی

خدا فرمائے جب قرآں میں یٰسین
ثنا پھر کیا ہو دُرِّ بے بہا کی

ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں
ضیا ہے عارضِ بَدْرُ الدُّجیٰ کی

تمامی انبیا آئے مُبَشِّر
خبر اَوّل سے تھی اس مُبْتَدا کی

شبِ معراج جب اقصیٰ میں پہنچے
رسولوں نے انہیں کی اِقتِدا کی

دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے
بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو
یہ شانِ حِلْم ہے کانِ سخا کی

اسی در کے ہیں ہم منگتا بھکاری
جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

سمیع ناصر جن کے ہیں القاب
وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی

ہیں سب ارض و سما و عرش روشن
چمک ہے جلوہ ہائے جانفزا کی

کہا جاؤ کے نے آؤ یہاں پر
معافی ملتی ہے ہر اِک خطا کی

تصوّف چاہیے گر تجھ کو صوفی
اطاعت کر اِمامُ الاَصْفیا کی

عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا
یہاں حاجت اگر کی ہے نہ لا کی

اَزَل کے روز سے کون و مکاں میں
انہیں کے نام کی نوبَت بجا کی

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ
یہ تھی تعظیم نورِ مصطفٰے کی

ہوا مَرْدُود لعنت کا پڑا طوق
عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی

کرم ان کا عنایت ہے یہ ان کی
خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی

مجھے بندہ کیا شاہِ ہدیٰ کا
بڑی رحمت ہوئی رَبُّ الْعُلا کی

ہو مُژدہ عاصیوں کو روزِ محشر
صدائیں آئیں گی اِنّیْ لَھَا کی

بدولت نقش پائے مصطفٰے کے
بڑھی عزت حریمِ کبریا کی

تمہارا آستانہ مل گیا جب
مجھے خواہش ہو کیوں دارالشفا کی

ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں
عنایت تم نے مجھ پر دائما کی

خدا نے کرلیا محبوب اپنا
خوشا قسمت محبِّ مصطفٰے کی

مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے
کرم حق کا شفاعت مصطفٰے کی

تمہارا روئے انور دیکھتے ہی
نظر آنے لگی قدرت خدا کی

یہ فرمایا شبِ اَسریٰ خدا نے
کہ تیری اُمتِ عاصی رہا کی

کیا اَفلاک کو دو گام میں طے
یہ تیزی ہے براقِ برق پا کی

سلاطینِ زمانہ نے بصد عجز
تمہارے در پہ عرضِ مدعا کی

وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر
تمہارا نام لے کر جو دعا کی

ابھی جی اٹھے مُردے کلمہ پڑھتے
ہوا پہنچے جو دامانِ قبا کی

اُٹھا کر لے گئیں حوریں جناں میں
قدم پران کے جس نے جاں فدا کی

اندھیری رات ہے وقتِ مدد ہے
گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی

لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا
خدارا لو خبر اس بے نوا کی

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری
دوہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیلِ قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل میں غلامانِ رسول عربی

آؤ محفل میں غلامانِ رسولِ عربی
آج ہے جوش پہ فیضانِ رسولِ عربی

جھومتے پھرتے ہیں مستانِ رسولِ عربی
ہے مہک پر چمنستانِ رسولِ عربی

کیسے عشاق تھے یارانِ رسولِ عربی
اپنے سر کردیے قربانِ رسولِ عربی

ایسی وسعت سے بچھا خوانِ رسولِ عربی
سارا عالم ہوا مہمانِ رسولِ عربی

کعبہ و اَرض و سما شمس و قمر حور و مَلک
ہیں سبھی تابعِ فرمانِ رسولِ عربی

حور و غِلماں کی تمنا ہو نہ شوقِ جنت
جس نے دیکھا ہے بیابانِ رسولِ عربی

اپنی قسمت پہ نہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار
دیکھوں جب گنبدِ ایوانِ رسولِ عربی

اُس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظّارہ
جس نے دیکھا رُخِ تابانِ رسولِ عربی

اُن کی مدحت نہیں کچھ اِنس و مَلک پر موقوف
ذرّہ ذرّہ ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

کس کو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ
جو نہیں بندۂ احسانِ رسولِ عربی

رَمزِ محبوب و محبّ کون سمجھ سکتا ہے
حکمِ رحمٰن ہے فرمانِ رسولِ عربی

قبر و محشر کا انہیں غم ہی نہیں کچھ اَصلاً
جن کے ہاتھوں میں ہے دامانِ رسولِ عربی

ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا
صاف فرماتا ہے قرآنِ رسولِ عربی

تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے
اے ضیائے دُرِ دَندانِ رسولِ عربی

دِین و دُنیا کی مُیَسَّر ہوئی اُن کو شاہی
جو ہوئے دِل سے گدایانِ رسولِ عربی

چھوڑ کر سلطنتیں ان کے بنے خاک نشیں
آفریں باد فقیرانِ رسولِ عربی

رُوبرو مِثلِ کفِ دَست ہیں دونوں عالم
کیسی پُرنور ہیں چشمانِ رسولِ عربی

بادۂ حُبِّ نبی خوب جمائی رنگت
ہوگئے مست غلامانِ رسولِ عربی

چشمِ دِل گورِ غریباں کو مُنوّر کردے
میں فدا شمعِ شبستانِ رسولِ عربی

قبر میں جب کہ نکیرین کریں مجھ سے سوال
میں کہوں بندۂ دَربانِ رسولِ عربی

داخلِ خلد کیے جائیں گے اَہلِ عِصیاں
جوش پر آئے گی جب شانِ رسولِ عربی

فاتحِ بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا
جائیں جنت میں گدایانِ رسولِ عربی

یاالٰہی یہ دعا ہے کہ بروزِ محشر
سر پہ ہو سایۂ دامانِ رسولِ عربی

اے جمیلؔ رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

یہ رضا کا ہے تَصَدُّق کہ جمیلؔ رضوی
ہوا مشہور ثناخوانِ رسولِ عربی

ہاں سنا کوئی غزل اَور جمیلؔ رضوی
کہ ہیں مشتاق محبانِ رسولِ عربی

عزت عرش و فلک پائے رسول عربی

عزتِ عرش و فلک پائے رسولِ عربی
عرشِ رحمٰن بنا جائے رسولِ عربی

سر میں یارب رہے سودائے رسولِ عربی
اور آنکھوں میں تجلّائے رسولِ عربی

جن کے دل میں ہے تَوَلّائے رسولِ عربی
کیوں نہ بھائے اُنہیں صحرائے رسولِ عربی

داغِ عشقِ شہِ دِیں روز ترقی پہ رہے
میری آنکھیں رہیں جُویائے رسولِ عربی

اس قدِ پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اَعضائے رسولِ عربی

تِشنہ کاموں تمہیں مُژدہ کہ بروزِ محشر
جوش پر آگیا دَریائے رسولِ عربی

عید ہو مجھ کو کہ دیکھوں کبھی دِیدارِ خدا
اور کبھی صورتِ زیبائے رسولِ عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہرِ قیامت ہم کو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسولِ عربی

اب برستی ہے شفاعت کی جھڑن اُمت پر
بخشوانے کے لیے آئے رسولِ عربی

اُمتی وِردِ زباں تاجِ کرامت بَر سر
یوں شفاعت کے لیے آئے رسولِ عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسولِ عربی

حکم ہوگا کہ اُسے داخلِ جنت کردو
جس کے دِل میں ہے تمنائے رسولِ عربی

زیرِ دامانِ نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نار میں اعدائے رسولِ عربی

چشمِ صدیق سے دیکھے کوئی اُن کی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسولِ عربی

اپنی آنکھوں کو مَلوں جان تصدق کردوں
دیکھوں گر نقشِ کفِ پائے رسولِ عربی

گر سُوالاتِ نکیرین سے وحشت ہو مجھے
مُنہ سے نکلے کہ ہُوں شیدائے رسولِ عربی

حور وغلماں و جناں کیوں نہ ہوں تیرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسولِ عربی

ہے تمنائے جمیلِ رضوی یااللہ
میرا مسکن بنے صحرائے رسولِ عربی

یاخدا ہر دم نگہ میں ان کا کاشانہ رہے

یاخدا ہر دَم نگہ میں اُن کا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیالِ رُوئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے ذرّے کا ذرّہ ہوں میں
تا اَبد پُرنور میرے دِل کا کاشانہ رہے

کیوں مُعطّر ہو نہ خوشبو سے دوعالم کا دِماغ
پنجۂ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی اپنے پائے پاک سے عزت بڑھائیں
کیوں نہ سب اَمراض کا وہ گھر شِفاخانہ رہے

زندگی میں بعدِ مُردَن اُن کے نام پاک سے
یاخدا آباد میرے دِل کا وِیرانہ رہے

عینِ ایماں ہے یہی اور ہے ہر اِک مومن پہ فرض
ان کے نامِ پاک کا دُنیا میں مستانہ رہے

وِردِ لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسے تیرے
ساقیِ کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست اُن کے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے
ساقیِ کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جَلائے نارِ دوزخ اس کو اے شمعِ ہدیٰ
جو فدا دنیا میں تم پر مثلِ پروانہ رہے

محوِ نظّارہ رہیں تا حشر آنکھیں یاخدا
اور دلِ وحشی رُخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا عَلَم اِسلام کا اے شاہِ دیں
مسجدیں آباد ہوں وِیران بُت خانہ رہے

ہے جمیلِؔ قادری کے وِردِ لب نعتِ نبی
بعد مُردن بھی لحد میں ذِکرِ جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے

یہ دِل عرشِ اَعظم بنا چاہتا ہے
گھر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط ایک تیری رضا چاہتا ہے[1]

عجب کیا جو اِنس و ملائک ہیں شیدا
تمہیں تو تمہارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیونکر نہ تیرا کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب بُرا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اِک اُن کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:

فقط اِک تمہاری رضا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا تیرا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم بنیں اس کے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اِک پیشِ خالق اَزَل سے اَبد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیارا مُژدہ ہے یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
کہ بندوں کو ان کے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دُور کشتی شکستہ
مَعاصی کا دَریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ کوہِ گناہاں
سرِناتواں پر گِرا چاہتا ہے

عطا اس کو ہوتی ہے فِی الْفَور صحّت
جو اس دَر سے آ کر دوا چاہتا ہے

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب
فقط اِک تمہاری رضا چاہتا ہے

رہے وِردِ دنیا میں نامِ مبارک
قیامت میں ظِلِّ لِوا چاہتا ہے

سہارا لگا ناخدائے غریباں
کہ اب غَرْق بیڑا ہوا چاہتا ہے

خدارا بُلا لو کہ بندہ تمہارا
مَدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے

مَدینے پہنچ کر دعا یہ کروں گا
کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے

دَمِ نزع لِلّٰہ صورت دکھا دو
کہ دنیا سے بندہ اُٹھا چاہتا ہے

غلاموں کی قبروں کو پُرنور کردو
کہ بندوں کا اَب دَم گُھٹا چاہتا ہے

نکیرین پردہ اُٹھا کر یہ کہہ دو
کہ بندہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے

فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ
مدینہ سے پردہ اُٹھا چاہتا ہے

مُنادی پکارے گا روزِ قیامت
کہ دربارِ رحمت کُھلا چاہتا ہے

فَتَرْضٰی ہے شاہد کہ روزِ قیامت
وہی ہوگا جو مُصطفٰے چاہتا ہے

تو ہو پہلے بندہ حبیبِ خدا کا
اگر بندۂ حق بنا چاہتا ہے

جمیلؔ اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ مِلا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپ کی

دستِ قدرت نے عجب صورت بنائی آپ کی
وَالِہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی

آپ پر صدقے نہ کیونکر ہوں حَسینانِ جہاں
صانِعِ مُطلَق کو شکلِ پاک بھائی آپ کی

آپ محبوبِ خدا کونین کے مُختار ہیں
جب خدا ہے آپ کا ساری خدائی آپ کی

بادشاہانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سنا
سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی

نار والے ایک دم میں نور والے ہوگئے
رحمتِ عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی

ساری مخلوقِ الٰہی آپ کی فرماں پذیر
میں بھی بندہ آپ کا ساری خدائی آپ کی

اُمتِ عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے
مُخلَصی دِلوائے گی مشکل کشائی آپ کی

جمع ہوں گے روزِ محشر اَولین و آخرین
سب پہ روشن ہوگی شانِ مُصطفائی آپ کی

اب تو بُلوا لو مَدینے میں خدا کے واسطے
پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی

یاالٰہی روزِ محشر لب پہ جاری ہو مرے
المدد اے شافعِ محشر دُہائی آپ کی

جَمع کرلے توشۂ عُقبیٰ جمیلِ قادری
کام دے گی حشر میں مِدحت سَرائی آپ کی

حبیبِ خدا عرش پر جانے والے

حبیبِ خدا عرش پر جانے والے
وہ اِک آن میں جا کے پھر آنے والے

خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے
وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے

وہ اَقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر
اِمامت نبیوں کی فرمانے والے

وہ اُمّی ہیں ایسے کہ فضلِ خدا سے
ہیں علمِ مُغیبات سکھلانے والے

انہیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت
یہی ہیں درختوں کے بُلوانے والے

اِشارے سے ان کے قمر کے ہوئے دو
یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے

انہیں کا لقب ہے شفیعِ غلاماں
یہ ہیں اَہلِ عصیاں کے بخشانے والے

رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا
یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے

یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے
زمانے میں تقسیم فرمانے والے

نہ کیونکر غنی دل ہوں ان کے کہ جو ہیں
حضورِ نبی ہاتھ پھیلانے والے

جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ
نہیں ہیں یہ اِنکار فرمانے والے

تمنا کُجا سلطنت چھوڑتے ہیں
ترے دَر پہ جھولی کو پھیلانے والے

نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر
ترے نامِ اَقدس پہ مٹ جانے والے

پہنچتے ہیں مقصود کو اپنی جلدی
قدم راہِ مولیٰ میں دوڑانے والے

اَجل سر پہ ہے تیز چل سُوئے طیبہ
مَدینے کے رَستے میں سستانے والے

کریں آ کے نظّارۂ سبز گنبد
جو اُونچا فلک کو ہے بتلانے والے

ہمارے ہی ہیں مُنتظِر حور و غلماں
ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے

ہمیں ناز ہے دشتِ طیبہ پہ زاہد
جو ہیں آپ جنت پہ اِترانے والے

گُلِ خُلد سے بدلوں میں خارِ طیبہ
ارے واہ شاباش للچانے والے

میں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے
نہ روکیں گے مجھ کو کہیں تھانے والے

ہے سایہ فَگَن سر پہ پرچم نبی کا
نہیں مہرِ محشر سے گھبرانے والے

مُنادی کہے گا نہ گھبرائیں مجرم
اب آتے ہیں اُمت کے بخشانے والے

گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی
تری ذات پر فخر فرمانے والے

جگا دے خدارا مرا بختِ خُفتہ
غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے

جو عالَم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور
وہ ہیں تیرے ذَرّوں سے شرمانے والے

اِدھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے اَبرِ رحمت کے برسانے والے

جو اَچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بَدوں کو بھی اِک بوند میخانے والے

ہے جن کا وظیفہ اَغِثْنِیْ حَبِیْبِی
یہ ہیں ان کی اِمداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکرِ اِستعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

اَدب دل سے لازم ہے اے اہلِ محفل
حبیبِ خدا ہیں یہاں آنے والے

جَلیں اور توصیفِ سرکار سُن کر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآن مُوتُوا کا مُژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کُندہ
ارے نائبِ حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دُعا ہے کہ اَحباب میں ہو یہ چرچا
جمیؔل اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رَہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دَفنانے والے

کس سے ممکن ھے صفت حضرت رسول اللّٰہ کی

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رَسُوْلُ اللّٰہ کی
جب کہ خالق خود کرے مِدحت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

مَنْ رَّاٰنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقّ کے جلووں پر نثار
ہے بلاشک دِیدِ حق رُویت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

یوں تو ان کی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہِ مُرسَلاں
اس گلی میں بس گئی نَکہت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جُویائے محبوبِ خدا
رہبرِ عُشّاق ہے نَکہت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

دامنِ اُمید بھر کر کیوں نہ لائیں نامُراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

جانور سنگ و شجر اِنس و مَلک عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اس کو لوٹایا تو ایک اِیما سے اس کے دو کیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

واہ وا زورِ یَدُاللّٰہی کہ مُشتِ خاک سے
چھا گئی کُفّار پر ہیبت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

سب فرشتوں میں انہیں اس واسطے اَفضل کیا
کرتے تھے رُوح الامیں خدمت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

جمع ہوں گے روزِ محشر اَوَّلین و آخریں
اور دِکھائی جائے گی عزت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

ہم بھکاری بھول جائیں گے مَصائِب حَشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اِک اکیلی جان خود معصوم فِکرِ دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اَنبیا و اَولیا و اَوّلین و آخرین
کون ہے جس کو نہیں حاجت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اے زہے رحمت سِیہ کارانِ اُمت کے لیے
ہوگئی آراستہ جنت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

داوَرِ محشر بروزِ حَشر یوں فرمائے گا
جائے پہلے خلد میں اُمت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اَہلِ محشر کی نظر ان کی طرف کو کیوں نہ ہو
دیکھتا ہے خود خدا صورت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اُس کو حاصل ہوگیا قربِ خدا کا مرتبہ
جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

ختم کردی جاں نثاری حضرتِ صدیق نے
جب کہ مکے سے ہوئی ہجرت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

قُرب دنیا میں تھا اس سرکار سے صدیق کا
بعد رِحلت بھی رہی قربت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

اے غلامِ چار یار و باصفاؤ غوثِ پاک
ہے حمایت پر تری عِترت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

راستہ پوچھو نجومِ مُصطفٰے سے گم رہو
اور سفینہ نُوح کا عِترت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے
ظاہری صورت سے تھی رحلت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللّٰہ سے
ہم بھی دیکھیں گے کبھی تُربت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

آتے ہیں لاکھوں مَلک جس کی زِیارت کو انہیں
جانِ مومن کہیے یا تربت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

پیشِ منبر خارِجِ مسجد اَذانِ خطبہ ہو
ہے مسلمانو یہی سنت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

دیکھ لو اے نجدیو وَقعت رَسُوْلُ اللّٰہ کی
عرشِ اَعظم پر ہُوئی دعوت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

ڈھل گئے سانچے میں بُوجہلِ لَعیں کے جو قلوب
کیا نظر آئے اُنہیں قدرت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

دل کے اندھو نجدیو دنیا میں جو چاہو کہو
حشر کے دن دیکھنا عزت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

جھونک دے گی نار میں تنقیصِ شانِ مصطفٰے
خُلد میں لے جائے گی اُلفت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

علمِ مولیٰ سے بڑھایا علمِ شیطانِ لَعیں
اس پہ دعویٰ یہ کہ ہوں اُمت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

مُنکرِ علمِ نبی کے واسطے نارِ جحیم
اور غلاموں کے لیے جنت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

کردیا تیرا لقب مرشد نے مَدّاحُ الحبیب
کر جمیلِ قادری مِدحت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے

یانبی لب پہ آہ و زاری ہے
روز و شب تیری یادگاری ہے

آستانے پہ تیرے سر رگڑیں
ایسی قسمت کہاں ہماری ہے

تیرا دربار دیکھنے کے لیے
ایک عالم کو بے قراری ہے

سارے عُشّاق ہیں کمربستہ
حُکم کی تیرے اِنتظاری ہے

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم
ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے

جو ترا ہوگیا بنا مومن
تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے

ہم کو بندہ بنادیا تیرا
واہ کیا شانِ کردگاری ہے

تم ہو قاسم تمہارا رب مُعْطی
دَین رب کی عطا تمہاری ہے

کردیا تاجْوَر جسے چاہا
واہ کیا تیری تاجدَاری ہے

تیرے صدقے میں یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تیری اُمت بھی حق کو پیاری ہے

نہ اُتارا عذاب دنیا میں
حق کو تیری یہ پاسداری ہے

عقلِ کل بھی رہے جہاں حیراں
حق سے تیری وہ راز داری ہے

بلبل اس جا وطن بنا کہ جہاں
دائما موسمِ بَہاری ہے

دُرِ دَنداں میں ہے چمک جیسی
کس گہر میں یہ آبداری ہے

کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی
مجھ کو آقا کی اِنتظاری ہے

مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یارب
کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے

میں کروں عرض یَارَسُوْلَ اللّٰہ
سر پہ گٹھری گنہ کی بھاری ہے

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عِصیاں سے
اس سبب سے فُغاں و زَاری ہے

پھر تو فرمائیں یوں شفیعِ اُمَم
بحرِ بخشش ہمارا جاری ہے

تُو ہمارا ہی نام لیوا ہے
تجھ کو ہر غم سے رَستگاری ہے

شور ہو حشر میں کہ صَلِّ عَلٰی
کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیلِ رضوی کی
یہ بھی اَدنیٰ ترا بھکاری ہے

محمد مصطفٰے جب حشر میں تشریف لائیں گے

محمد مصطفٰے جب حشر میں تشریف لائیں گے
تو اپنے نام لیووں کو اِشارے میں چُھڑائیں گے

جو محشر میں پکاریں گے اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تو ان کی دَستگیری کے لیے سرکار آئیں گے

رہا ہے وِرد جن کا یَارَسُوْلَ اللّٰہ دنیا میں
وہ محشر میں طفیلِ شاہِ دِیں اِنعام پائیں گے[1]

اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں یہ ہے
رَسُوْلُ اللّٰہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے

جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا
سیہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں چھپائیں گے

گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا اُن کے سر سہرا
شفاعت کا رَسُوْلُ اللّٰہ کو دولہا بنائیں گے

---

[1]: یہ شعر بریلی شریف والے مطبوعے میں ہے باقی دونوں مطبوعوں میں نہیں۔

محمد وِردِ لب دامانِ اَحمد دونوں ہاتھوں میں
گدایانِ نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

گزر جائیں گے پُل سے رَبِّ سَلِّم کی صدا سن کر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اَہلِ محشر اَنبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آ کر مُرادیں اپنی پائیں گے

بِحَمْدِ اللّٰہ بچا کر نار سے فردوسِ اَعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کر کے ہر امت کی دَرگاہِ الٰہی میں
خدائے پاک سے ماہِ مَدینہ بخشوائیں گے

گُنہ اُمت کے اُڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈال کر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے اُن کے دامنِ اَقدس پہ جب عاصی
انہیں تشریف لا کر حضرتِ رِضواں منائیں گے

بجا ہے جس قدر روئیں غمِ عشقِ محمد میں
وہ رو کر پیشِ خالق ہم غلاموں کو ہنسائیں گے

جو ہوں گی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہِ خلد و کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ محشر میں مدد کیجے
ترے بے دَست و پا کس طرح بارِ غم اُٹھائیں گی

وہ جب آئیں گے محشر میں فَتَرْضٰی کی سَنَد لے کر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سن کر صدائے یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وہاں اُن کو فرشتے نارِ دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یانبی کہہ کر
وہاں اُن کو فرشتے نارِ دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچ کر ہم
دُرُودوں کے پِرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیشِ حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیلِ قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائیں گے

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی
کرے پھر نہ کیوں ناز اُمت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سُنّیوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائیں گے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روزِ قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں اُلفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اِس واسطے ہے
کہ دِکھلائیں اُس روز عزت نبی کی

یہ رِضواں کو حکمِ خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں اُمت نبی کی

فقط ایک عالَم نہیں اُن پہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں مَنْ رَّانِیْ رَاَ الْحَقَّ
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خُلد میں زُہد والے
گنہگار دیکھیں گے صُورت نبی کی

زمانہ ہے شاہِ عرب کا بھکاری
دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی

نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں
کہ اس میں بنی پیاری تُربت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تُربت نبی کی

نہ لگتا تھا سِدْرَہ پہ جبریل کا دِل
گوارا نہ تھی ان کو فُرقت نبی کی

فرشتوں میں اَفضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی

بلایا خدا نے اُنہیں لامکاں میں
ہوئی عرشِ اَعظم پہ دعوت نبی کی

نہ ہوگا کوئی بعد اُن کے پیمبر[1]
بتاتی ہے مُہرِ نبوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثلِ اَنجم دَرخشاں
سفینہ ہے اُمت کا عِترت نبی کی

ابوبکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعد رحلت بھی قُربت نبی کی

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ اور ضیاء الدین پبلی کیشنز کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:
نہ ہوگا کوئی بعد اُن کے پیغمبر

دوشنبہ کو اَفضل کیا یوں خدا نے
کہ اس میں ہوئی ہے وِلادت نبی کی

بحکمِ اَحادِیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھ کر مَحبت نبی کی

ہے تصدیقِ وَحدانیت جزوِ اِیماں
مگر اَصلِ اِیماں ہے اُلفت نبی کی

کتابِ الٰہی یہ فرما رہی ہے
ہے طاعت خدا کی اِطاعت نبی کی

نبی کے محبّ ہو تو محبوبِ رَب ہو
خدا کو ہے اِتنی محبت نبی کی

کسی کی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

وہ آئی وہ آئی وہ آئی وہ آئی
شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی

نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو
یہ کہتی ہے ہم سے وَجاہت نبی کی

رَاٰنِیْ رَاَ الْحَقّ یہ فرما رہا ہے
ہے رُویَت خدا کی زِیارت نبی کی

دَمَک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت
کہ جلوہ خدا کا ہے طَلْعَت نبی کی

مِلا جس کو جو کچھ یہیں سے مِلا ہے
ہے مشہورِ عالَم سخاوَت نبی کی

نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی
عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی

خدا نے دیا ہے مگر ان کے ہاتھوں
عطا تو خدا کی ہے قِسمت نبی کی

عذابِ خدا مُنکِروں پر اُترتا
نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی

عِوَض ظُلْم کے دشمنوں کو دُعا دی
جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی

اِشارے سے اِک چاند کے دو بنائے
ہے تا عرش نافِذ حکومت نبی کی

مَہ و مہر اَرض و سما عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آ کے اَشجار قدموں پہ ان کے
جَمادات نے دی شہادت نبی کی

دَمِ نَزْع مَرقَد میں روزِ قیامت
خدایا مُیَسَّر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دستِ عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عَدو کے جَلانے کو اے سُنّیو تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیلؔ اپنے اِیماں کا اِیمان یہ ہے
کہ ہو دِل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ھے

نہ چھیڑو ذِکرِ جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دِل کی آنکھوں میں سمایا ہے

مِلا کرتی ہیں منہ مانگی مرادیں تیرے روضے پر
غلاموں نے ترے دَر سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اُونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرشِ مُعَظَّم سے تری تُربت کا پایا ہے

نہ ہوتا تُو اگر تَو اِین وآں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغِ عالم لہلہایا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شبِ اَسرا مبارکباد تھی یہ حُور و غِلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دُولہا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مِثْل ہے تیرا
تو ہے سایہ خدا کا دوجہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں اَذاں میں کلِمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علومِ اَوّلین و آخریں سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھ کو ہر اِک بات کا عالِم بنایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اِشارہ آپ کا جس وقت پایا ہے

اِجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دُعا کے واسطے جس وقت لب تم نے ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں بیڑی نہ کاٹو تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے

تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالَم کو
گنہگاروں کو تم نے نارِ دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پُرسانِ حال اپنا نہیں ہے یَارَسُوْلَ اللّٰہ
جو اپنا ہے تو تو ہے اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفےٰ وہ بھی رِوایاتِ صحیحہ سے
جمیلِ قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

مدینہ میں بلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینہ میں بلا اے رہنے والے سبز گنبد کے
بَدوں کو بھی نِبھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا
وہیں آئے قضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عُشّاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہلِ حق
وہ ہے صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گرے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بارِ عصیاں سے
تو گرتوں کو اُٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دُور ہے کشتی شکستہ اور بھَنْوَر حائل
خبر لے میں چلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالَم کی مُرادوں کے لیے کافی و وافی ہے
ترا دَستِ عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر مِل جائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالَم کو
تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کِھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دل کی
چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ
تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں
مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دُرِ دَنداں کا صدقہ قبرِ تیرہ کو بنا روشن
ذرا پردہ اُٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مہِ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بَدْرُ الدُّجٰے اے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ہے اِبتدا پیارے
تو ہی ہے اِنتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مَدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عُقبیٰ میں
تیری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف سے کُفر کی اِسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہِ مَدینہ تو ہے حاکم سارے عالَم کا
جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطینِ جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو
ترے دَر پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیاتِ جاوِداں بخشی تو میرا بھی
دلِ مُردہ جِلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کِھلا دیتی ہے مُرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

تیری خوشبو ہے جب رہبر تو زائر کس لیے پوچھیں
ترے دَر کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازارِ محشر میں نہ میرے عیب کُھل جائیں
تو دامن میں چھپا اے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جس پہ ہیں جبریل بھی سو جان سے قرباں
اِن آنکھوں سے دِکھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جنابِ نُوح نے کی ناخُدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دِکھائے آفتابِ حشر جب تیزی غلاموں کو
تو لے زیرِ لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تیری چشمِ عنایت کے اِشارے میں
ہوئے عاصی رِہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جمیلؔ قادری کیونکر
کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اے دل تو درودوں کی اول تو سجا ڈالی

اے دِل تو دُرُودوں کی اَوّل تو سجا ڈالی
پھر جا کے مَدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نَذر کروں تیرے دَربارِ مُقدّس میں
توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی

اَحمد کو کیا آقا اور ہم کو کیا بندہ
اللّٰہ نے رحمت کی کیا خوب بِنا ڈالی

بس جائے دِماغِ جاں عُشّاق کا خوشبو سے
لا باغِ مَدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک اُن میں اے نورِ خدا ڈالی

تم سے نہ کہوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شبِ غم نے کیا مجھ پہ بلا ڈالی

شرمندہ کیا مجھ کو آگے میرے آقا کے
اے نفسِ لَعیں تو نے مجھ پر یہ بلا ڈالی

مولیٰ مرے نامہ سے دُھل جائیں گے سب عصیاں
اِک بُوند اگر تو نے اے اَبرِ سخا ڈالی

مجرم تیرے اَرمانوں کا ہے باغ پھلا پھولا
لے فردِ گناہوں کی مولیٰ نے مٹا ڈالی

سب بھر دیئے زخمِ دِل سرکارِ مَدینہ نے
قلبوں میں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نوری اُمنڈی کہ تیری امت
پاک ہوگئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللّٰہ مَدد ان کی ہر دم ہے کمربستہ
جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صِلہ دیجیے
لایا ہے جمیلؔ اپنے اَرماں کی سجا ڈالی

جو داغِ عشقِ شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے

جو داغِ عشقِ شہِ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلدِ بَریں کی سَنَد ہیں پائے ہوئے

تمہارے دَر کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بِہِشت لائے ہیں رِضواں دلہن بنائے ہوئے

اُٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جس کی ہیں ماہِ عرب سمائے ہوئے

ہے عاشقوں کی نظر تیرے رُخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن میں ہیں مُنہ چھپائے ہوئے

ہے ان کے دَفْن پہ قربان جان عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سُلائے ہوئے

ٹھہر ذرا مَلَکُ الْمَوْت دیکھ لینے دے
شہِ مَدینہ ہیں بالیں پہ میری آئے ہوئے

اَجل ہے سر پہ کھڑی دیر کر نہ اے غافِل
رَہِ مَدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ہِل کر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہِ طیبہ ترے بلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامے
کھڑے ہوں ہم تیرے روضے پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کرتے ہیں یوں زائروں کا اِستقبال
کہ یہ حبیبِ مکرّم کے ہیں بُلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں درِ نبی کے گدا
قمرؔ بھی داغِ غلامی ہے دِل پہ کھائے ہوئے

خدا نے اُن کو کیا سربلند عالَم میں
ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے

فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسمِ شریف
خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے

گلاب بلکہ سبھی پھول یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تیرے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے

بہشت و خُلد ہیں کیا بلکہ کُل خزانوں کا
خدا کے گھر سے ہیں وہ اِختیار پائے ہوئے

عجب ہے کیا جو کُھلے اُن پہ غیب کے اَسرار
خدا کے ہیں وہ سکھائے ہوئے پڑھائے ہوئے

سنا ہے جب سے کہ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ تَرْضٰی
تمہاری اُمتِ عاصی کے دِل سوائے ہوئے

ترا کرم کہ تو فرمائے اُمتی ہر دم
ہمارا ظُلم کہ ہم ہیں تجھے بُھلائے ہوئے

زہے نصیب کہ اُمت کی مغفرت کے لیے
وہ ہیں جنابِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے

غلام اُن کے گرفتار کیوں ہوں محشر میں
وہ سب کو دامنِ اَقدس میں ہیں چھپائے ہوئے

اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس
مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے

سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا
عزیز جن کو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گنہگار ہیں ہم
مگر بدوں کو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے

حضور حشر میں بگڑی گنہگاروں کی
بنے گی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے

سفید نامۂ اَعمال کیوں نہ ہوں اُن کے
ترے کرم کی جو بارِش میں ہیں نہائے ہوئے

ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عُشّاق
نِقاب وہ رُخِ اَنور سے ہیں اُٹھائے ہوئے

ہے منکروں کے لیے روزِ حشر نارِ جحیم
قُصورِ خُلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے

مَدد کرو کہ تمہارے غلام کے پیچھے
ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے

جمیؔلِ قادری نعت نبی سنائیں گے
خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیؔلِ قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جنابِ رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ھے

اَحمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے
مرضیِ خدا مرضیِ شاہِ دوسرا ہے

ہوتا ہے فَتَرْضٰی کے اِشارات سے ظاہر
مرضیِ خدا وہ ہے جو اَحمد کی رضا ہے

اَعدائے رضا جوئے نبی ہوتے ہیں رُسوا
اور اُن کے غلاموں کا دو عالم میں بھلا ہے

چاہے جو رضا ان کی خدا اس سے ہے راضی
طالب جو رضا کا نہیں مَرْدُودِ خدا ہے

محبوبِ الٰہی سے تمہیں بُغض و عداوت
اے دشمنو اللّٰہ کے گھر اس کی سزا ہے

اللّٰہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بدایوں
جس طرح کہ اَعدائے سِیَہ رُو کا بدا ہے

اَچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اَچھا
اَچھوں سے جو پھر جائے بُروں سے وہ بُرا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے
ہاں اس کی رضا خالقِ عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی
وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا
یہ نامِ مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اَعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت
اللہ تعالٰی نے تجھے فضل دیا ہے

اِیمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے اِیماں
اور قول ترا وہ ہے جو فرمانِ خدا ہے

ہر مُلک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ
اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے

اللہ کا بندہ ہے ترا تابِع فرمان
حق سے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے

اَعدائے لَعیں ظُلم و ستم کرتے ہیں ہر دَم
اور حِلْم ترا یہ کہ تو مصروفِ دُعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو منصور
یا شاہِ مَدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیلِ رضوی کو تو عطا کر
مختار ہے تو اور وہ راضی برضا ہے

مچی ہے دُھوم پیمبر کی آمد آمد ہے

مچی ہے دُھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیبِ خالقِ اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز عَلَم نصب بامِ کعبہ پر
کہ دو جہان کے سَروَر کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کُفر کی ظُلمت
خدا کے ماہِ مُنوّر کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکمِ خدا خبر کردو
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کُناں
چمن میں آج گُلِ تَر کی آمد آمد ہے

دو زانو ہو کے اَدَب سے پڑھو صلوٰۃ وسلام
عزیزو خَلْق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیلِ قادری کہہ دے کھڑے ہوں اہلِ سُنَن
ہمارے حامی و یاوَر کی آمد آمد ہے

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ (برائے قیام)

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

عَلَم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر
بلند اس کا شُہرہ ہوا چاہتا ہے

نہ کیوں آج کعبہ بنے رَشکِ گلشن
وہ گُل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

تَری ہے سماوا میں ساوا میں خشکی
نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے

نِدا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اُجالا ہوا چاہتا ہے

وُحوش و طُیُور آج گویا ہیں باہم

کہ رحمت کا دَورا ہوا چاہتا ہے[1]

خریدے گا عصیاں کو رحمت کے بدلے

خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے

یہ عالَم بنایا ہے جس کا بَراتی

ہُویدا وہ دولہا ہوا چاہتا ہے

جو عالَم کو قطرے سے سیراب کردے

رَواں ایسا دَریا ہوا چاہتا ہے

فلک کے ستارے جھکے آرہے ہیں

کہ پیدا وہ مولیٰ ہوا چاہتا ہے

---

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ، ضیاءالدین پبلی کیشنز اور بریلی شریف کے مطبوعوں میں یہ مصرعہ اسی طرح ہے لیکن ہند کے ایک مطبوعے (سن طباعت ۲۰۱۴ء) میں یہ مصرعہ یوں لکھا ہے:

کہ رحمت کا در وا ہوا چاہتا ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

خدا کے خزانوں کا مُختار و حاکم
شہِ دِین و دنیا ہوا چاہتا ہے

سلاطینِ عالَم گدا ہوں کہ اس کا
دوعالَم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے

کہانَت کے دَفتر پہ آئی تباہی
مَلائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے

یہ کہتے ہیں اَشجار و اَحجار باہَم
نبی زیبِ دنیا ہوا چاہتا ہے

مَلائک مُؤَدَّب رہیں حُکمِ حق ہے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے

اُٹھو بہرِ تعظیم اے اَہلِ محفل
نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلوۃ و سلام عرض کر اے جمیلؔ اب
اِجابت کا دَر وا ہوا چاہتا ہے

ایضاً برائے قیام

مومنو وقت اَدَب ہے ‏ آمدِ محبوبِ رَب ہے
جائے آداب وطَرَب ہے ‏ آمدِ شاہِ عرب ہے

غُنچے چٹکے پھول مہکے ‏ شاخِ گُل پر مرغ چہکے
روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے ‏ آمدِ شاہِ عرب ہے

خواہشِ زُلفِ نبی میں ‏ مَست ہیں گل کی شمیمیں
جھوم کر آئیں نسیمیں ‏ آمدِ شاہِ عرب ہے

بَدلیاں رحمت کی چھائیں ‏ بُوندیاں رحمت کی آئیں
اب مُرادیں دِل کی پائیں ‏ آمدِ شاہِ عرب ہے

بج رہے ہیں شادیانے ‏ بُت لگے کلمہ سنانے
ہر زباں پہ ہیں ترانے ‏ آمدِ شاہِ عرب ہے

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے ‏ کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے

بابِ رَحمت آج وا ہے　　آمد شاہِ عرب ہے

قصرِ کسریٰ کانپتا ہے　　خُشک ساوَا ہوگیا ہے

ہر طرف سے یہ صدا ہے　　آمد شاہِ عرب ہے

آتا وہ ماہِ لقا ہے　　جس پہ پیارا کبریا ہے

دو جہاں میں غُلْغَلَہ ہے　　آمد شاہِ عرب ہے

آنے والا ہے وہ پیارا　　دونوں عالَم کا سہارا

کعبے کا چمکا ستارہ　　آمد شاہِ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت　　فَرض ہے جس کی اِطاعت

ہر نبی نے دی بشارت　　آمد شاہِ عرب ہے

ہونے والی وہ سَحَر ہے　　جو سَحَر رَشکِ قمر ہے

مَقْدَمِ خَیرُ الْبَشَر ہے　　آمد شاہِ عرب ہے

اُٹھو آیا تاج والا　　عرش کی آنکھوں کا تارا

سب کہو اے ماہِ طیبہ　　صَلَوٰتُ اللہِ عَلَیْک

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ ۔۔۔ یَارَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْک

یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْک ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

آمنہ بی بی کا جایا ۔۔۔ بارھویں تاریخ آیا

صبحِ صادِق نے سُنایا ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اَلسَّلام اے جانِ عالَم ۔۔۔ اَلسَّلام ایمانِ عالَم

شاہِ دِیں سلطانِ عالَم ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

خاتَمِ دورِ رِسالت ۔۔۔ اَخترِ بُرجِ ہدایت

فاتِحِ بابِ شَفاعت ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اَلسَّلام اے شاہِ عالی ۔۔۔ اَلسَّلام اُمت کے والی

عرض کرتے ہیں سُوالی ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

نُوح کے تم ناخُدا ہو ۔۔۔ خَلق کے مشکل کُشا ہو

سب کے تم حاجت روا ہو ۔۔۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

بخش دو میری خطائیں دُور ہوں غم کی گھٹائیں
بھیج دو اپنی عطائیں صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

ہوں پھنسا اَفکارِ غم میں گِھر گیا رَنج و اَلم میں
دیر کیا ہے اب کرم میں صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

کُفر کو تم نے مٹایا خاک میں اس کو ملایا
دِین کا ڈَنکا بجایا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اب تو طیبہ میں بلالو حسرتیں دِل کی نکالو
اپنے بد کو بھی نبھالو صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

دِل میں رَنگ اپنا جمادو پردۂ غفلت اُٹھا دو
بختِ خوابیدہ جگا دو صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

جان نکلے اس طرح پر آپ کا دَر ہو مِرا سر
سامنے ہو قبرِ اَنور صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

جانکَنی کے وقت آنا کلمۂ طیب سکھانا
چہرۂ اَنور دکھانا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اے شفیعِ روزِ محشر ہیں سیہ عصیاں سے دفتر
غوث کا صدقہ کرم کر صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

کچھ نہ کی ہم نے کمائی عُمر سب یوہیں گنوائی
اے عرب والے دُہائی صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

حشر میں تم بخشوانا اپنے دامن میں چھپانا
ہر مصیبت سے بچانا صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اے شہنشاہِ رِسالت ہیں یہاں جو اہلسنّت
تا اَبد سب پر ہو رحمت صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

دِین کا ہو بول بالا سُنّیوں کا رُخ اُجالا
دشمنوں کا مُنہ ہو کالا صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

بانیِ محفل کی آقا اِلتجا مقبول فرما
پوری ہو ہر اِک تمنا صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

اس جمیلِ قادری پر ہو کرم محبوبِ داوَر
چشم و دِل کردو منوّر صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْک

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا وِیران ہے برباد ہے

رَنج و اَلَم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا
بے فکر وہ غم سے رہا جس دِل میں تیری یاد ہے

اے بندگانِ مُحیِ دِیں دِل سے ذرا فریاد ہو
بغداد کا فریاد رَس تو بَر سرِ اِمداد ہے

محبوبِ سبحانی ہو تم مقبولِ رَبانی ہو تم
بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے

ہوں نام لیوا آپ کا عاصی سہی مجرم سہی
مجھ پُر خطا کے واسطے سرکار کیا اِرشاد ہے

بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا
ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندۂ آزاد ہے

کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دم بدم
لو دِل کے اندر دیکھ لو غوثُ الوریٰ کی یاد ہے

جب رُوبرو قہّار کے دَفتر کھلیں اَعمال کے
کہنا خدائے پاک سے یہ بندہَ آزاد ہے

مشکل پڑی جو سامنے آئی نِدا بغداد سے
میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے

اَفکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا
یاعبدِ قادِر مُحْیِ دِیں فریاد ہے فریاد ہے

اُٹھ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکا دے بخت اِسلام کا
یاعبدِ قادِر مُحْیِ دِیں فریاد ہے فریاد ہے

تاریک شب چوروں کا بن ساتھی نہ کوئی راہبر
بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیلِ قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ھے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے ۔۔۔ رضا احمد کی مرضیِ خدا ہے

کمالات و عُلومِ مصطفےٰ سے ۔۔۔ شہِ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے

تو آئینہ جمالِ مصطفےٰ کا ۔۔۔ تو حق گو حق شناس و حق نما ہے

جنابِ مصطفےٰ ظلِّ خدا ہیں ۔۔۔ تو ظلِّ مصطفےٰ نورِ خدا ہے

ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا ۔۔۔ خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے

جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر ۔۔۔ جو بندہ ہے ترا عبدِ خدا ہے

ترا منگتا ہے مقبولِ الٰہی ۔۔۔ ترے مُنکر پہ قہرِ کبریا ہے

مُحییُّ الدِّیں نہ کیوں ہو نام تیرا ۔۔۔ کہ تو نے دینِ حق زندہ کیا ہے

کوئی بغداد والے سے یہ کہہ دے ۔۔۔ کہ وقت اِسلام پر آ کر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا ۔۔۔ کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے

کدھر ہو قادری دولہا کدھر ہو ۔۔۔ یہ ہر مجرم کے لب پر اِلتجا ہے

شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا ۔۔۔ وَلی کا تاج تیرا نقشِ پا ہے

قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پر | وہ بے شبہہ وَلیِّ باخدا ہے
نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ | کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے
ولی کہتے ہیں جن کو ہیں رعیت | شہِ بغداد شاہِ اولیا ہے
تو ہے وہ پھول باغِ مصطفےٰ کا | کہ خوشبو سے تیری عالم بسا ہے
تو زہرا و علی کا نورِ عَینَین | تو شمعِ بزمِ شاہِ کربلا ہے
حَسَن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد | حُسینی عطر تو سب میں بسا ہے
شہیدِ عشق کر رنگت رَچا دے | کہ تو ابنِ شہیدِ کربلا ہے
سلاطینِ جہاں ہیں اُس کے منگتا | جو تیرے آستانے کا گدا ہے
مریضانِ جہاں کی فضلِ رَب سے | تمہارے ہاتھ میں کامل دَوا ہے
شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو | دَرِ غوثُ الورٰی دَارُ الشِّفا ہے
لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے | مُرِیدِی لَاتَخَفْ جب سے سنا ہے
ترے دربار پُر انوار سے غوث | کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے
جو دَم میں چور کو اَبدال کر دے | وہ رُتبہ غوثِ اَعظم کو ملا ہے
جہاں پھیلا دے جھولی اُن کا منگتا | وہیں موجود داتا کی عطا ہے

ہماری مشکلیں آسان کر دے	کہ تو اِبنِ علی مشکل کُشا ہے
مٹا دے زورِ اَعدائے لَعِیں کا	کہ تو اِبنِ علی شیرِ خدا ہے
جو دربارِ الٰہی میں ہو پُرسِش	تو کہہ دینا کہ یہ بندہ مرا ہے
عمل والے تو ہیں نازاں عمل پر	مجھے یاغوث تیرا آسرا ہے
بلاؤں میں گِھرا ہے تیرا بندہ	خبر لے غوث تیرا آسرا ہے
بَھنْور میں پھنس گیا میرا سفینہ	مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے
نکیرَین آگئے میری لحد میں	مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے
ہے نیک و بد کی پُرسِش اور میں عاصی	مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
سیہ ہیں نامۂ اَعمال میرے	مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
میں مجرم اور دَربارِ عدالت	مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر	کہ تو شاہِ عطا بحرِ سخا ہے
غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا	کہ ان کے ہاتھ میں دامن ترا ہے
گلی ہو غوث کی اور میرا بستر	الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے
جمیلؔ قادری پھیلا دے جھولی	کہ ان کے دَر سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتحِ مقدمہ بدایوں پر حضورِ پُر نور مرشدِ برحق اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہلِ اسلام مبارکیاں بڑی دھوم سے لاتے رہے اس موقع پر حضرت مولانا نے ہر دو قصائدِ ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کے لیے فرحت بخش مَسَرَّت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیرِ آبدار ہوئے۔

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم میں بحرِ رَواں احمد رضا خاں قادری
دِین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گُلستاں احمد رضا خاں قادری
باغِ دِیں کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری

حق شناس و حق نما و نائبِ شمسُ الضُّحیٰ
وارثِ پیغمبراں احمد رضا خاں قادری

باغِ دِیں میں نغمہ خوان وخوش بیاں شیریں زباں
طوطیِ شکر فشاں احمد رضا خاں قادری

چشمِ ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایماں کی جان
جانِ جاں رُوحِ رَواں احمد رضا خاں قادری

تیرا عِلْم و فَضْل و شان و شوکت و جاہ و حَشَم
شَشْ جِہَت پر ہے عَیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مَدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مَدح خواں احمد رضا خاں قادری

تم سے گلزارِ شریعت میں کِھلے خوش رنگ پھول
باغِ دیں میں گُلْفِشاں احمد رضا خاں قادری

روز اَفزوں حشر تک یارب ترقّی پر رہے
لہلہاتا بُوستاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ شاہِ عرب یوماً فیوماً ہو بلند
تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دِین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے
ہے تیری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائیں گے غلام
کل وہاں باغِ جِناں احمد رضا خاں قادری

حق تعالیٰ نے کیے بے حد کمالات و علوم
تیرے سینہ میں نہاں احمد رضا خاں قادری

سیفِ اَعدا کے لیے مومن کے حق میں ہے سِپَر
آپ کی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

اہلسنّت کے سروں پر دائما رکھے خدا
تجھ کو با اَمن و اَماں احمد رضا خاں قادری

عالمانِ مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند
ہیں وہ تیرے قدر داں احمد رضا خاں قادری

کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اَعدا مرشدا
حق ہے تجھ پر مہرباں احمد رضا خاں قادری

پڑ گیا ہے پُشت پر اَعدا کی اب کیا جائے گا
تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دیکھ کر جلوہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار کا
ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری

چیر کر بدمذہبوں کے دل میں گزری وار پار
تیرے نیزے کی سِناں احمد رضا خاں قادری

آ چلی تھی شیخِ نجدی کے بیاباں میں بہار
بھیج دی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری

فتح دی حق نے تجھے اَعدائے دیں پر دائما
تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری

حق اسے کہتے ہیں دیکھو رَد نہ کوئی کرسکا
تیرا فتوائے اَذاں احمد رضا خاں قادری

کیا[1] ستاتے تجھ کو اَعدا تھی یہ حکمت خلق کا
ہو رہا تھا اِمتحاں احمد رضا خاں قادری

دعوئ اَعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں
دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری

تھے وصی احمد مُحدِّث[2] رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ
آپ کے اِک رُتبہ داں احمد رضا خاں قادری

---

[1] : مقدمۂ بدائیوں کی طرف اِشارہ ہے کہ جو بعض حاسدین مفسدین نے علمی مُباحث سے تھک کر حق سے منہ موڑ کر اہلِ حق پر جھوٹا دعوی کیا تھا بحمدہٖ تعالٰی وہاں بھی منافقین رُوسیاہ ہی ہوئے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی ۱۲. [2] : محدث سورتی پیلی بھیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ۱۲.

خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ
کہتے تھے نوری میاں[1] احمد رضا خاں قادری

شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر[2] خاں
تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

رامپوری صابری چشتی میاں ناصر[3] ولی
جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری

حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لیے
عُمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری

آپ کا حامد ہے حامد سَیِّدِ کونَین کا
ہے وہ تیری عز و شاں احمد رضا خاں قادری

۱: حضور پرنور شاہ سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ۱۲۔

۲: حضرت قبلہ شاہ محمد شیر میاں صاحب نقشبندی مجددی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیلی بھیتی اعلیٰ حضرت قبلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہت تعریف فرماتے اور صدہا دعاؤں سے یاد کرتے۔

۳: صوفی مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ناصر ابن حضرت خواجہ طفیل علی شاہ صاحب چشتی صابری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا متوطن رامپور ضلع سہارنپور ہر مجلس میں جہاں کہیں ہوتے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ کے لیے دعائیں کرتے اور فرماتے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب دین کے ستون ہیں ۱۲۔

مُحْیِ سنت اور مُجَدِّد اس صدی کے آپ ہیں
اے اِمامِ مُفْتِیاں احمد رضا خاں قادری

یاد رکھیں گے قیامت تک غلامانِ رسول
تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری

اے میرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا
صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ سرکار جیلانی[1] پھلیں پھولیں مُدام
مصطفٰے حامد میاں[2] احمد رضا خاں قادری

دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

---

[1]: اس مصرعہ کو دومرتبہ پڑھو: پہلی بار لفظ سرکار کو بغیر اضافت پڑھو کہ جیلانی میاں صاحب کے لیے دعا ہوجائے۔اور دوسری مرتبہ لفظ سرکار کو اضافت سے پڑھو کہ حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مراد ہوں۔۱۲

[2]: حضرت مولانا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب مُدَّظِلُّہ الْعَالٰی حضرت قبلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور حضرت قبلہ مولانا مولوی مفتی حامد رضا خان صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ بڑے صاحبزادے ہیں اور حضرت جیلانی میاں صاحب قبلہ ان کے فرزند یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے گلزار کو سرسبز وشاداب رکھے۔۱۲

طبیعَت آج کیوں ایسی رَسا ہے
کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے

صبا کیوں اس قدر اِترا رہی ہے
چمن میں کون سا غُنچہ کِھلا ہے

عَنادِل گارہی ہیں کیوں ترانے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے

یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
یہ کیوں بابِ مَسَرَّت آج وا ہے

تَحَیُّر جب بڑھا ہاتِف پکارا
رضائے قادری دولہا بنا ہے

براتی ہیں تمامی اہلسنت
رضائے قادری دولہا بنا ہے

تَوَکُّل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

ترانے گارہی ہیں قُمریاں آج
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

امیدوں کے کِھلے ہیں آج غنچے
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

بریلی کا نَصیبہ جگمگایا
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

براتی آرہے ہیں وَجد کرتے
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

یہ دیکھو صدقۂ صدیقِ اکبر
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

یہ ہے فاروقِ اعظم کی کرامت
کہ عبدالمصطفٰے دولہا بنا ہے

کرم عثمان ذُوالنُّورَین کا ہے — کہ عبدالمصطفےٰ دولہا بنا ہے
سخاوت ہے علیِّ مُرتَضٰی کی — کہ عبدالمصطفےٰ دولہا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اُٹھی کرم کی — کہ عبدالمصطفےٰ دولہا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تَصَرُّف — کہ عبدالمصطفےٰ دولہا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک — رضائے قادری دولہا بنا ہے
کہیں کیونکر نہ اچھے تجھ کو اچھا — حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
بھکاری آرہے ہیں بھیک لینے — رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
جَلیں اَعدائے دیں نارِ حسد میں — کہ یوں ہی اُن کی قسمت کا بدا ہے
رضا کیونکر نہ ہو اَعدا پہ غالب — کہ وہ تو نائبِ شیرِ خدا ہے
منافق ہے عدو اس آستاں کا — جو سُنّی ہے وہ اس در کا گدا ہے
رُخِ قبلہ اگر پوچھو تو کہہ دوں — درِ احمد رضا قبلہ نما ہے
بِحَمْدِ اللہ خوشبوئے رضا سے — دِماغِ اَہلسنت بس رہا ہے
پھلے اُن کا الٰہی باغِ اولاد — یہ ہر سُنّی کے لب پر اِلتجا ہے
جمیلِ قادری اَلْحَمْدُ لِلّٰہ — کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ مکہ ہو قرباں
کہ ہیں جلوہ گر اُس میں محبوبِ یَزداں
برستے ہیں ہر وقت انوارِ سُبحاں
ہے ہر ایک گوشہ وہاں کا گُلِستاں
عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

سَرِ طُور پر تھے جو جلوے نمایاں
ہیں اَنوار وہ ہی یہاں پر درخشاں
جنابِ کَلیم آ کے دیکھیں اگر یاں
کہیں غش میں آ کر کہ یارب تری شاں
عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مَدینے کی جانب چلوں پا بَجَولاں
نکلتے ہی گھر سے بنوں اُن کا مہماں
پہنچ کر وہاں پر کروں یہ دل و جاں
سنہرے کَلَس سبز گُنبد پہ قرباں

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعَطَّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مَدینے کی ہر شے نَفاست بھری ہے
مَدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے
وہیں کی تو پھولوں میں خوشبو بسی ہے
صبا وَجد میں جھوم کر کہہ رہی ہے

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعَطَّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے
کہ سارا زمانہ وہاں مِیہماں ہے
حقیقت میں وہ حور و غِلماں کی جاں ہے
جہاں اُس کی تعریف میں تر زباں ہے
عجب دل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعَطَّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
مَدینے سے ہوتی ہے تقسیمِ نعمت
وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت
فِدا اُس پہ ہوتی ہے ہر وقت جنت
برستی ہے دن رات واں حق کی رحمت
عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعَطَّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں
سلاطیں یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں
بَشر کیا مَلائک یہاں آ رہے ہیں
جھکا کر سرِ عجز فرما رہے ہیں

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر مَلک سر جھکائیں
وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں
وہ گلیاں کہ ہیں جن کی پیاری ادائیں
کسی کو ہنسائیں کسی کو رولائیں

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت
وہ گلیاں کہ عُشّاق کے دل کی راحت
وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت
وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جن کی نکہت

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مَدینے کی گلیوں کی گر خاک پاؤں
مَلوں منہ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں
حَسینانِ عالم کو آنکھیں دکھاؤں
غزالانِ چیں کو یہ مُژدہ سناؤں

عجب دِل کُشا ہیں مدینے کی گلیاں
مُعطّر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مَدینے کو جس وقت گھر سے چلوں گا
تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکوں گا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنوں گا
جو اَحباب پوچھیں گے فوراً کہوں گا
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دِماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس زمیں کا
کہ روضہ ہے اس میں شہنشاہِ دِیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرشِ بَریں کا
یہ کہتا ہے ہر ایک ذَرّہ یہیں کا
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیلؔ اب مَدینے میں جا کر
برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر
کہ ہے اُس میں باغِ اَحد کا گُلِ تر
ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا مُعَطّر
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نظم بوقت ذکر ولادتِ سید رُسل صلی اللہ علیہ وسلم

مومنو ہے رحمتِ حق کا وُرُود
با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے دُرُود

ہے ملائک کا یہاں پر اِزدِحام
دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام

با ادب ہے با نصیب اے اَہلِ دِیں
بے ادب سے بد نصیبی ہے قریں

مُژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا
جس نے عالَم کو مُعطّر کر دیا

آج کعبہ کس لیے ہے شادماں
بند ہے آتش کدوں کا کیوں دھواں

بُت کدوں میں کس لیے کہرام ہے
کُفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے

دو جہاں میں کس کا لطف عام ہے
بٹ رہا اسلام کا اِنعام ہے

صف بصف ہیں کیوں فرشتے باادب
شور کیسا ہے عجم سے تا عرب
جنّتیں آراستہ ہیں کس لیے
شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے
کون سا ماہِ منوّر آئے گا
چاندنا پھیلا ہے جس کے نور کا
زلزلہ کیوں قصرِ کسریٰ میں پڑا
کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ
کیوں کہانت پر تباہی آ گئی
کونسے سلطاں کی ہے جلوہ گری
جب تحیّر اہلِ حیرت کو بڑھا
ہاتفِ غیبی نے یوں مژدہ دیا
آمد آمد سرورِ عالَم کی ہے
آمد آمد رحمتِ اعظم کی ہے
آنے والا مالکِ دارین ہے
جس کے باعث خلقتِ کونین ہے

ہو رہا ہے آج کعبے کا سِنگار
اور شیاطیں رو رہے ہیں زار زار
کوئی کہتا ہے کہ اے اَہلِ جہاں
نائبِ رحمٰن آتا ہے یہاں
کوئی کہتا ہے کہ آئیں گے یہاں
وہ نبی الانبیا باعز و شاں
جن کی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی
ذِکر فرماتے رہے جن کا نبی
نائبِ حق بادشاہِ دوجہاں
جانِ ایمان و مکینِ لامکاں
ہے نبی الانبیا اُن کا لقب
خاتمِ پیغمبراں فخرِ عرب
شافعِ محشر انہیں کا نام ہے
دین و دنیا میں انہیں سے کام ہے
دَر پر اُن کے مانگتے ہیں تاجدار
دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار

ذرّہ ذرّہ کا ہے ان کو اختیار
بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نَہار

سُنتے ہیں یہ ہی غریبوں کی پکار
سارے عالم کے یہی ہیں غمگُسار

کرتے ہیں فریاد ان سے جانور
بیکسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر

سر پر ان کے دونوں عالم کا ہے تاج
ان کو دیتے ہیں شَہانِ دَہر باج

مَظْہرِ علمِ خدا اُمّی لقب
مُخْبِرِ صادِق شہنشاہِ عرب

ان کی عزت کون جانے جُزْ خدا
خود وہ فرماتا ہے لَوْلاکَ لَمَا

سَنگ ان کے پائے اَقدس دیکھ کر
کھنچتے ہیں ان کا نقشہ قلب پر

کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم
کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم

خاکِ پا اِکسیر کا بھرتی ہے دم
کھاتا ہے قرآن بھی جس کی قسم

جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا

کر رہے ہیں عرض با ذَوق و طَرَب
اے مرے مہرِ عجم ماہِ عرب

گاہ دَر دِل ساز و گہ دَر دِیدہ جا
ہر دو جائے تُست یا بَدْرُالدُّجےٰ

رُوسیاہ و بیکس و خاطی مَنَم
چشمِ رحمت بَرکُشا عاصی مَنَم

مَن نِیَم مُنکر خطاوارِ تو اَم
بندۂ رُسوا و ناکارِ تو اَم

کارواں رَفت و پریشانَم بَسے
رحم کُن یا شاہ بر مَن بے کسے

دستگیرِ ما سیہ کاراں توئی
اے شفائے دردِ بیماراں توئی

لو وہ اٹھا ابرِ رحمت جھومتا
رحمتِ عالم کی چوکھٹ چومتا

قحط سالی خاک میں مل جائے گی
دل کی عالم کے کلی کھل جائے گی

ہے سواری آنے والی عنقریب
آنے والے ہیں یہاں رب کے حبیب

شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں
یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں

سب مَلَک ہیں اِیستادہ باادب
جلوہ فرمائیں گے اب محبوبِ رب

سُنّیو تم بھی بہت تعظیم سے
جھولیاں پھیلائے ہو جاؤ کھڑے[1]

[1]: مکتبہ نوریہ رضویہ کے مطبوعے میں یہ مصرعہ یوں ہے: جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے

اور کہو اے شاہِ شاہاں السلام
میرے آقا جانِ جاناں السلام

اے شفیعِ روزِ محشر السلام
ساقیِ تسنیم و کوثر السلام

احمد و محمود نامی السلام
اُمتِ عاصی کے حامی السلام

اے مرے معراج والے السلام
رِفعتِ دیں تاج والے السلام

عرش کی آنکھوں کے تارے السلام
دونوں عالم کے سہارے السلام

اُمتی فرمانے والے السلام
پیشِ رب بخشانے والے السلام

لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام
پیاری پیاری زُلفوں والے السلام

میرے والی میرے مولیٰ السلام
میرے وارث میرے آقا السلام

سَروَرِ عالَم محمد ذِی وَقار
ہوں دُرودیں تم پہ نازِل بے شمار

اے خدا کر مجھ کو عَبدِ مُصطفٰے
تب یقیں جانوں کہ ہُوں بندہ ترا

آل و اَصحابِ نبی کا رکھ غلام
اور نہ چھوٹے دامنِ غوثِ اَنام

قادری مے سے مجھے سَرشار کر
مست بے خود بے خبر ہُشیار کر

ہیں مشائخ سلسلے میں جس قدر
میں نہ بھولوں یاد اُن کی عُمر بھر

دائما برکات کے برکات سے
مجھ کو حصہ ہر جگہ ملتا رہے

مجھ پہ اچھے کی رہے اچھی نظر
نورِ عرفاں سے ہو دِل رَشکِ قمَر

میرے مرشد حضرتِ احمد رضا
کردے مجھ کو ذات میں ان کی فنا

اُن کے فیض و لطف سے مَسْرُور رکھ
قادری رَضوی مجھے مَشْہور رکھ

دوست اُن کا حشر تک پھولے پھلے
دشمنوں پر قہَر کی بجلی گرے

اُن کی سب اولاد اور خُدّام کا
یاخدا کر دونوں عالَم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فَضْل دے
حَشْر تک یہ سلسلہ جاری رہے

ہو جمیلِ قادری کی ہر دُعا
یاخدا مقبول بہرِ مُصطفٰے

رُباعیات

ہیں مظہرِ ذاتِ حق رسولِ اکرم
مُختار و خلیفۂ خدائے عالَم
صرف اُنکے سبب سے سب اُلوالعزم ہوئے
عیسیٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدَم

عالَم کا اُنہیں خدا نے سلطان کیا
جبریلِ اَمیں کو ان کا دربان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر
کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا

یارب مرے دل میں عشق اپنا دے دے
حُبِّ نبی کا سر میں سودا دے دے
ہے بے سرو سامان جمیلِ رَضوی
رہنے کا مَدینے میں ٹھکانا دے دے

سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا
ہر چیز میں نورِ شاہِ والا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ
جب غور کیا مدینے والا دیکھا

شاہا تری رحمت کا اِشارہ ہوجائے
روشن مرے بخت کا ستارہ ہوجائے
اس صانعِ مُطلَق کو جو آئی ہے پسند
وہ شکل مری آنکھ کا تارا ہوجائے

بتلائے کوئی نبی کا دیکھا سایہ
سایے کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
جب سایۂ نورِ اَزَلی وہ ٹھہرا
پڑتا کیوں کر زمین پر اُس کا سایہ

کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایانِ نبی
کیوں قبر میں گھبرائیں گدایانِ نبی
دنیا میں جو ہیں حبیبِ حق کے بندے
تا حشر ہے ان کے سر پہ دامانِ نبی

ہیں کعبۂ کونین رسولُ الثَّقَلَین
ہیں قبلۂ دارین نبیُّ الحرمین
کیوں دونوں جہاں نہ اُن کے دَر پر مانگیں
ہیں قاسمِ کُلِّ شَیْءٍ جدُّ الحسنین

کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی
کب اُن کے غلاموں پہ قیامت ہوگی
کیا خوف کریں نارِ جہنم سے جمیلؔ
ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

تواریخ

تاریخِ وِصالِ مرشدی و مَلجائی زُبدۃُ العارفین سَنَدُ المحققین حضور پُرنور اَعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ اِمام اَہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی قُدِّسَ اللّٰہ تعالٰی سِرُّہٗ

مرشدِ برحق شہِ احمد رضا
عالمِ دیں وارثِ پیغمبراں

عکسِ جمالِ شہ اٰلِ رسول
آئینۂ حضرتِ اچھے میاں

غوث کے اَنوار و فُیوض و عُلوم
سینۂ پُرنور میں جن کے نِہاں

واقفِ اَسرارِ خفی و جلی
عاشق و محبوبِ شہِ مُرسلاں

مُتّبعِ سنتِ خیرُ الورٰی
سیرت و اَخلاقِ نبی کا نشاں

ماحیِ بدعاتِ و ضلالات و کُفر
بیخ کنِ شجرۂ بدمذہباں

مانیں جنہیں اہلِ عرب بھی امام

نیّرِ دیں تاجِ سرِ مُفتیاں

جمعہ کو پچیس صفر وقتِ ظہر

واصلِ حق ہوگئے باعزّ و شاں

مصرعِ تاریخ یہ لکھ اے جمیلؔ

داخلِ جنت ہوا قُطبُ الزّماں

۱۳۴۰ھ

ایضاً

پیر و مرشد مرے جنابِ رضا

حافظ و حاج عالِم و فاضِل

مفتیِ دیں مُجدّدِ ملّت

عُلما جن کے فیض کے سائل

اہلِ ایمان بلکہ اَعدا بھی

جن کے فضل و علوم کے قائل

جمعہ کے دن صفر کی تھی پچیس

اپنے رب سے وہ ہوگئے واصل

عرض کر اے جمیلؔ سالِ وِصال
گیا باغِ جِناں میں وہ کامل

۱۳۴۰ھ

تاریخِ وفات جناب حاجی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ والدِ ماجد مصنف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم جنت میں

۱۳۳۹ھ

بندۂ حق عُمر نہ کھو لَہْو میں
ہوش میں آ عَقْل کو اپنی سنبھال

سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی
باقی و دائم ہے بس اِک لایزال

وقتِ مُعَیَّن پہ اَجل آئے گی
موت کے چنگل سے ہے بچنا محال

آئی شب اُنیسویں ذِی الحجہ کی
رات کے بارہ بجے کا سن یہ حال

والدِ ماجد مرے رخصت ہوئے
عالمِ دنیا سے سوئے ذُوالجلال

بدھ کا دن ، اُنیسویں ، بارہ بجے
دفْن ہوئے قبر میں وہ خوش خِصال

مِصرع میں لکھ دے سِنِ رحلت جمیلؔ
عاشقِ صادِق نے کیا اِنتقال

۱۳۳۹ھ

قطعۂ تاریخِ اِنتقال مُنشی عاشق حسین خان صاحب مرحوم بریلوی

اے جمیلؔ قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو
ذاتِ باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے

پیر کی شب ، بست و یک ماہِ صَفَر بارہ بجے
کر گئے عاشق حسین اس منزلِ دنیا کو طے

سالِ رحلت کی مجھے تھی فِکْر ہاتِف نے کہا
گُلشنِ فردوس عاشق کی دلھن تاریخ ہے

۱۳۳۹ھ

تواریخِ انتقال برادرِ خورد مصنف مسمّٰی محمد حبیب الرحمٰن مرحوم

عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحبِ قبر
تیرے لیے کس طرح کریں صبر

یوں سر پہ پیامِ موت پہنچا
جیسے کہ قمر پہ آ گیا اَبر

تاریخ تھی ساتویں محرم
جاں بارگہِ خدا میں کی نذر

تاریخِ جمیل ہو ہُویدا
قصرِ شہوار منزلِ قبر

۱۳۳۱ھ

اَیضاً

ساتویں ماہِ محرم کو ہوئے رخصت حبیب
بن گیا کھگر کے گورستان میں اُن کا مزار

پورے مصرع میں کہو تاریخ مدّاحُ الحبیب
کُھل گیا اُن کے لیے بابِ بہشتِ پُر بہار
۱۳۳۱ھ

اَیضاً

یہ صدا سنتا ہوں میں قبرِ برادر سے جمیلؔ
پڑھ لو بھائی روح پر اس بے نوا کی فاتحہ
۱۳۳۱ھ

اَیضاً

گیا میں قبر پہ اِک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب
بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتِفِ غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب
جمیلؔ چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طِفلِ غریب
۱۳۳۱ھ

تاریخ مُحِبی و مُخلِصی جناب حاجی شیخ عَلِیمُ اللّٰہ صاحب رَضوی بریلوی

حاج عَلیمُ اللّٰہ مُحِبی
شُد اَز عالَمِ دُنیا رخصت

دِیدَم بعد نماز رُخِ اُو
صاف عیاں بُد رنگِ شہادت

چُوں شُد فِکْرِ سالِ وفاتش
گُفت جمیل چنین در عجلت

یک کم کُن[1] از مصرعِ ثانی
گرْد رفیقِ ہمدم رحلت

۱۳۴۰ھ

---

[1]: مصرعِ ثانی کے اعداد ۱۳۴۱ ہوتے ہیں ایک کم کرنے کے بعد ۱۳۴۰ رہے یہی سن وفات ہے ۱۲

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سیّد واحد علی صاحب رضوی بریلوی شاگردِ حضرتِ مصنف

میرے استادِ مُعظَّم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشقِ نبوی ہے تاباں
طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واحد کو
بولا ہاتِف کہ لکھو دفترِ نورِ عرفاں
۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے اُستاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارمان
طبع کا سِن عزیزِ رَضوی نے
لکھ دیا دفترِ گہر افشاں
۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب شیخ جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی

شاگرد حضرت مصنف

شکرِ خدائے بُزُرگ و برتَر
آج مُرادیں دل کی بر آئیں
غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں
خوب کلام چھپا نَعتیہ
ہو مقبولِ خدایا امیں
اس کا صِلہ اُستادِ مکرم
پائیں بحقِ طٰہٰ یٰسیں
طبع کا سِن برجستہ لکھ دے
اَحمدِ رَضوی شمس مضامیں

۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب حشمت اللہ خان صاحب حشمت رضوی شاگرد حضرتِ مصنف

خدا کا شکر کہ اُستاد کا کلام چھپا
خوشی ہو میرے لیے اس سے اور کیا بڑھ کر

ہر ایک سَطر ہوئی اس کی موتیوں کی لَڑی
ہر ایک لَفْظ بنا اُس کا بے بہا گوہر

جو مجھ کو فِکْرِ سِن طبع کی ہوئی حَشْمَت
تو بولا ہاتِفِ غیبی نَوالِ پیغمبر

۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرتِ مصنف

شکرِ خدا کلامِ اُستاد چھپ گیا وہ
جس کا ہر ایک مصرع ہے مَخْزنِ مضامیں

تاریخِ طبع کی تھا میں فکر میں ولایت
ہاتِف نے یہ ندا دی لکھ گلشنِ مضامیں
۱۳۴۱ھ

تواریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مِدحتِ سَرورِ دیں میرے مُحِبّ نے لکھی
بالیقیں گلشنِ فردوس کی ہوگی یہ سبیل
واہ واہ کہہ کے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن
چَمَنِ نعت کا گلدستہ ہے دیوانِ جمیل
۱۳۴۲ھ ۱۳۴۱ھ

اَیضاً

یہ گلدستۂ نعت کیسا چھپا ہے
کہ خوشبو سے جس کی مُعَطَّر زَمَن ہے
ثنائے نبی مدحتِ غوثِ اعظم
کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسَمَن ہے

خیالِ سِنِ طبع آیا رضا کو
کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے
سرِ باغ سے لے کے تاریخ لکھی
مہک ہے رضا کی تو رنگِ حَسَن ہے
۱۹۲۰

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے اُستادِ مُعَظَّم کا کلام
چھپ گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْم
اَہلسنت دیکھ کر ہیں باغ باغ
اور دُشمن داخلِ نارِ جَحِیْم
فکرِ سالِ طبع تھی دِل نے کہا
زیورِ اِیمانِ رَضوی لکھ رحیم
۱۳۴۱ھ
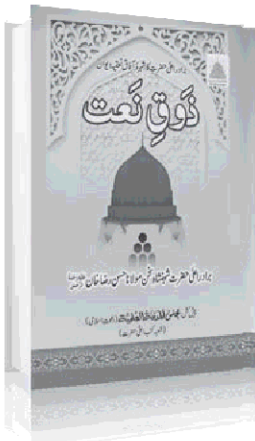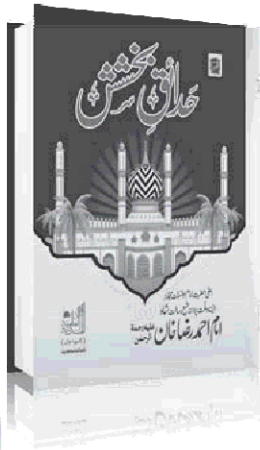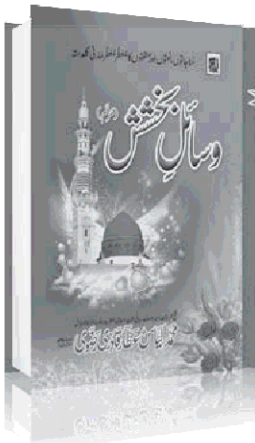
قبالۂ بخشش
حدائقِ بخشش
امام احمد رضا خان
ذوقِ نعت
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے ◉ سنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ◉ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

978-969-722-097-7
01012980

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net